www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ

المرشد

لاہور

اگست 2000

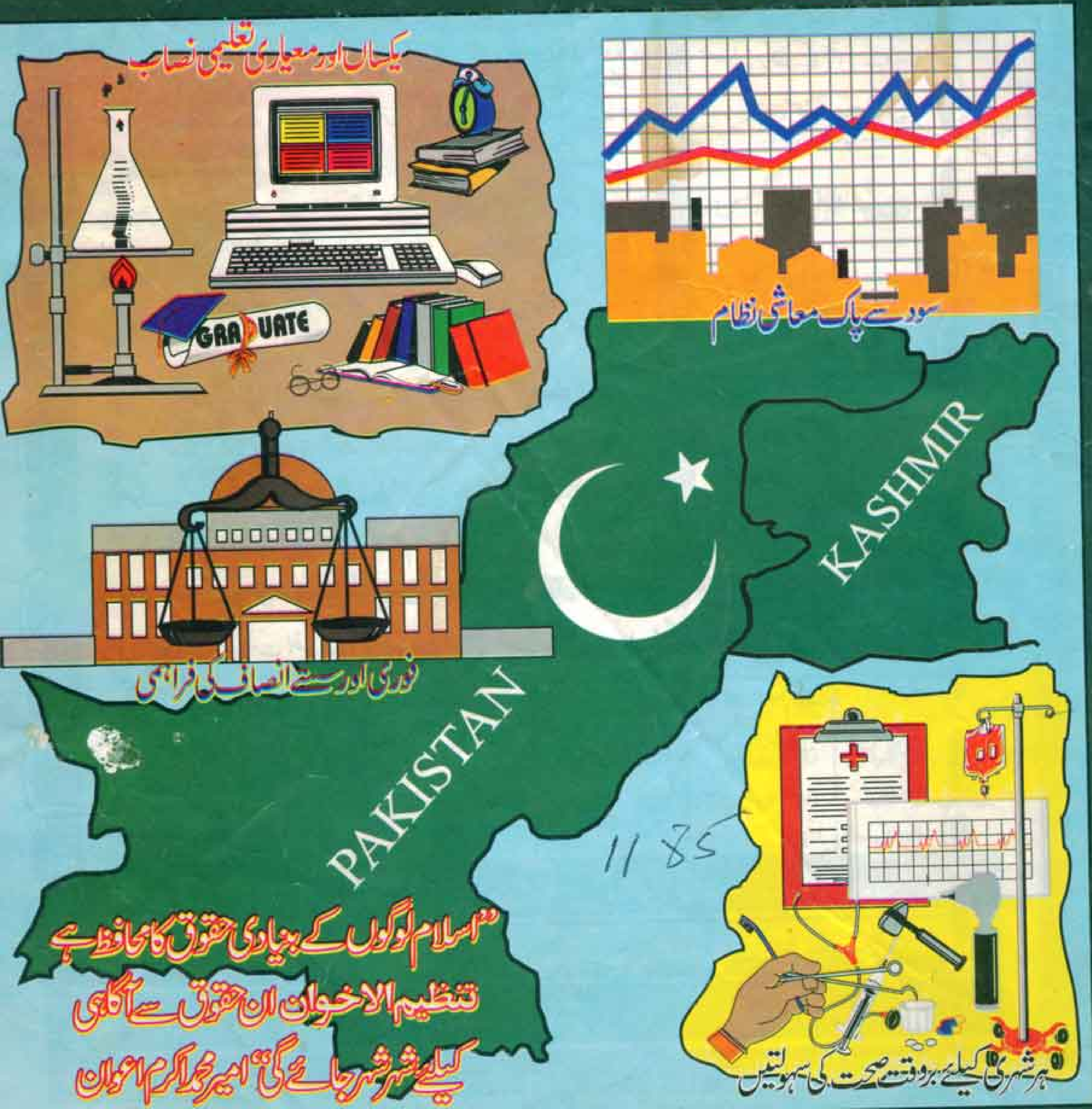

www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ
المُرشد
لاہور

بانی : حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ مجدد سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

سرپرست: حضرت مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

ناظم اعلیٰ : کرنل (ریٹائرڈ) مطلوب حسین　　نشرواشاعت : چوہدری غلام سرور

اگست 2000ء

جلد نمبر 22　شمارہ نمبر 1

مدیر ــــ چوہدری محمد اسلم

نائب مدیر ــــ الطاف قادر گھمن

سرکولیشن منیجر ــــ رانا جاوید احمد

کمپیوٹر گرافکس ــ اعجاز احمد اعجاز

CLP No. 3

قیمت 20 روپے

اس شمارے میں

-1	(اداریہ) کیسی آزادی...... کیسا جشن......	محمد اسلم	3
-2	دعویٰ اسلام اور وفا	امیر محمد اکرم اعوان	4
-3	عزت کا معیار	امیر محمد اکرم اعوان	11
-4	انٹرویو۔ امیر محمد اکرم اعوان	عظیم ایم میاں	18
-5	ادھوری آزادی اور ہم	حافظ محمد عتیق الرحمن	25
-6	مجاہد نہیں ہے تو	نورزماں اویسی	27
-7	باتیں ان کی خوشبو خوشبو	حضرت مولانا اللہ یار خانؒ	28
-8	میری سنو......	محمد الطاف قادر گھمن	30
-9	کلام شیخ	سیماب اویسی	32
-10	الکفر ملت الواحدہ	امیر محمد اکرم اعوان	33
-11	انٹرویو میجر مقبول احمد شاہ		38
-12	معجزات رسولؐ		41
-13	برکت چلی گئی	عبدالرزاق اویسی	43
-14	من الظلمٰت الی النور	احمد نواز	44
-15	سیاست اور عوام	سید انور قدوائی	49
-16	خالد بن ولید		52
-17	والدین کے حقوق	امیر محمد اکرم اعوان	63

بدل اشتراک	سالانہ	تاحیات	بدل اشتراک	سالانہ	تاحیات
پاکستان	175 روپے	2700 روپے	برطانیہ اور یورپ	25 سٹرلنگ پاؤنڈ	130 سٹرلنگ پاؤنڈ
بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش	400 روپے	4000 روپے	امریکہ	45 امریکن ڈالر	300 امریکن ڈالر
مشرق وسطیٰ کے ممالک	90 سعودی ریال	700 سعودی ریال	کینیڈا	50 امریکن ڈالر	350 امریکن ڈالر

رابطہ آفس۔ دارالعرفان' عقب عبداللہ پور ویگن سٹینڈ' ریلوے کالونی' فیصل آباد۔ فون 542284

ناشر　پروفیسر حافظ عبدالرزاق　　انتخاب جدید پریس لاہور 6314365

ہیڈ آفس۔ ماہنامہ المرشد' اویسیہ سوسائٹی' کالج روڈ ٹاؤن شپ' لاہور۔ فون 5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

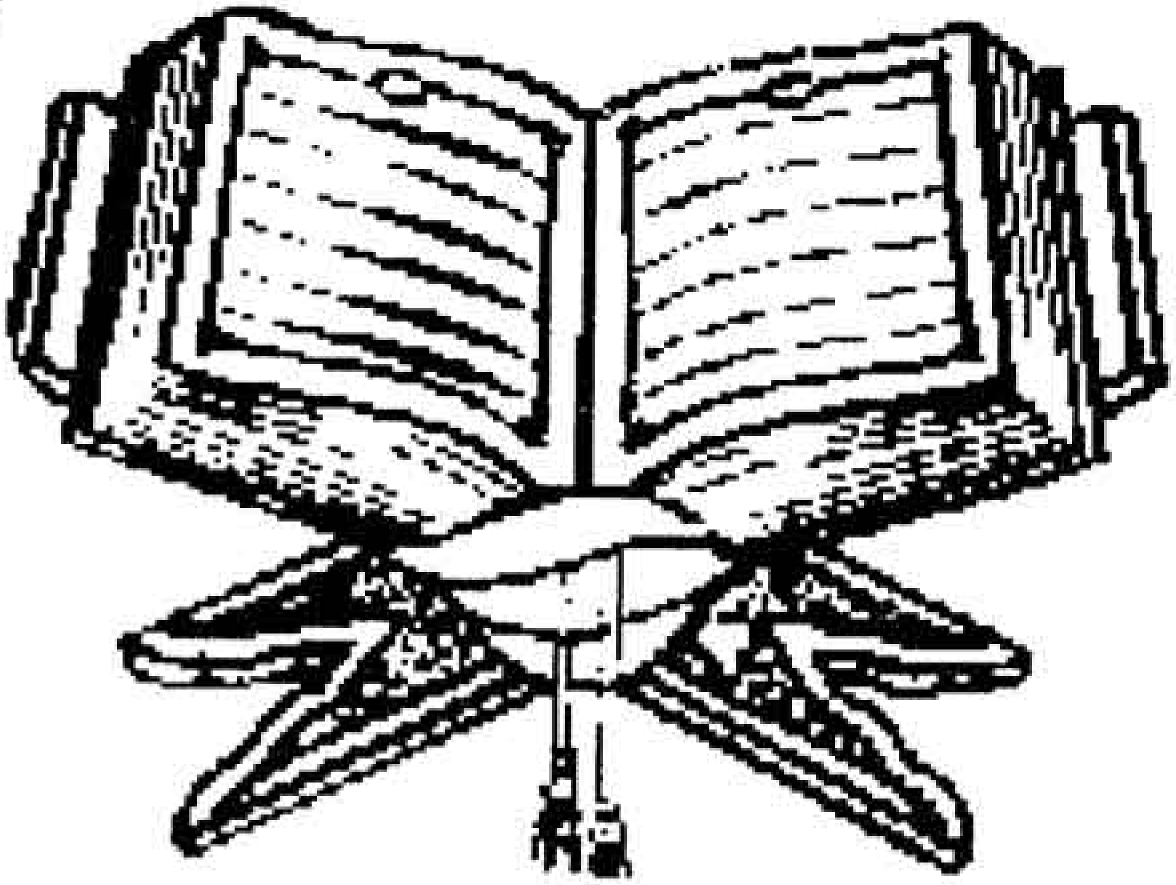

رب کے نزدیک شہید اور صدیق کون ہے؟

''کیا ایمان لانے والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف دکھا دی ہیں شاید کہ تم عقل سے کام لو۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے ان کو یقیناً'' کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں۔

(الحدید 15 تا 19)

www.naqshbandiaowaisiah.com

کیسی آزادی ---- کیسا جشن

ہر سال 14- اگست کو پاکستانی قوم آزادی کا جشن مناتی ہے---- بظاہر تو پاکستان کو 14- اگست 1947ء
کو آزادی حاصل ہوئی لیکن عملاً ہم ابھی تک غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں---- ذرا سوچیں کہ کیا ہم آزاد
ہیں---- اور پھر فیصلہ کریں کہ جیسی آزادی ہمیں میسر ہے اس پر ہمیں جشن منانے کا حق ہے----؟
ذرا اپنے ارد گرد نظر دوڑائیے---- جن کے آباؤ اجداد نے "آزاد پاکستان" کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر
دیا انہیں آج پاکستان میں پینے کے صاف پانی، صحت عامہ اور تعلیم جیسی بنیادی سہولیات فراہم
نہیں---- ستر فیصد لوگ غربت کی لکیر کے کہیں نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں- ذرا غور کریں، دیکھیں کہ
یہ پاکستان ہے---- جہاں کے تاجر اور صنعتکار ابھی تک سودی معاشی نظام میں جکڑے ہوئے ہیں---- آزاد
پاکستان کے نوجوان بے روزگاری کے شکنجے میں قید ہیں---- ہماری عدالتیں 53 سال بعد بھی انگریز کے رائج کردہ
قواعد و ضوابط سے آزادی حاصل نہیں کر سکیں---- تعلیم اور تعلیمی نظام گورے انگریزوں کی جگہ اب کالے
انگریزوں کا قبضہ ہے---- طبقاتی نظام تعلیم نے قوم کو تقسیم در تقسیم کر دیا ہے---- یہ "آزاد پاکستان" ہے
---- جہاں حکومتوں پر جاگیرداروں وڈیروں اور لوٹ مار کرنے کے ماہر خاندانوں کا تسلط قائم ہے---- ہم نے
کیسی آزادی حاصل کی کہ 53 سال میں ہم اپنے "آزاد وطن" میں اسلامی نظام رائج نہ کر سکے----
تھوڑا وقت نکالیں، سنجیدگی سے سوچیں، ہاں ! غور کریں---- اور پھر فیصلہ کریں کہ ہمیں ادھوری
آزادی کا جشن منانے کا حق ہے---- اگر جواب نہ میں ہو تو پھر اٹھیں اور اس ادھوری آزادی کو مکمل
کرنے کے لئے میدان میں آئیں اور اسلام کے نام پر حاصل کئے پاکستان میں عملاً "اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے
جدوجہد کریں---- کیونکہ پاکستان میں نفاذ اسلام کی بدولت ہی ہر فرد کو مفت اور فوری انصاف مل سکتا ہے
---- تعلیم کی یکساں سہولتیں میسر آسکتی ہیں---- صحت کی بنیادی ضرورتیں بروقت مل سکتی ہیں
---- ہمارا سیاسی ماحول شفاف ہو سکتا ہے---- تو پھر دیر کیوں کریں---- ان کا ساتھ دیں جو ملک میں
نفاذ اسلام کی جدوجہد کر رہے ہیں---- جن کا مطلوب صرف اور صرف پاکستان کو عملاً "اسلامی جمہوریہ پاکستان"
بنانا ہے-
کے بغیر ہماری آزادی ادھوری ہی رہے گی-

www.naqshbandiaowaisiah.com

دعویٰ اسلام اور وفا

آج ہر بندہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں میں آقائی کا غلام ہوں۔ میں محمد رسول اللہ کا امتی ہوں مگر دلیل کہاں سے لائی جائے دعویٰ کو کیسے سچا ثابت کیا جائے۔ کیسے وفا کیا جائے۔ دعویٰ تب ہی وفا ہو سکے گا جب مسلمان وطن عزیز میں اسلام کے معاشی نظام کیلئے کوشش کریں۔ اسلام کے عدالتی نظام اسلام کے سیاسی نظام کے لئے تگ ودو کریں کیونکہ نفاذ اسلام ہی کی وجہ سے ہم اپنے دعویٰ مسلمانی کو سچا ثابت کر سکتے ہیں سودی نظام معیشت کا منہ کالا کر کے ہی ہم اپنے آپ کو مسلمان ثابت کر سکتے ہیں۔ نفاذ اسلام وطن عزیز کا مقدر ہے۔

خطاب۔امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان 26-5-2000

بسم اللہ الرحمان الرحیم

○وماآتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا العشر

بحمد اللہ ہم مسلمان ہیں اللہ کریم ہمیں اسلام پہ زندہ رکھے اسلام پہ موت دے اور مسلمانوں میں ہمارا حشر فرمائے۔ اسلام کی مختصر اور سادہ تعریف جو اللہ کی کتاب نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ جو اللہ کا حبیب ﷺ کرنے کو کہیں وہ کرو اور جہاں سے منع فرمادیں وہاں سے رک جاؤ یہ اسلام ہے۔ اسلام ایک مکمل دین ہے مکمل ضابطہ حیات ہے اسلام صرف چند عبادات کا نام نہیں ہے۔

عبادات بنیاد ہیں ایمان کی سبب ہیں ایمان کی ترقی کا سبب ہے قرب الٰہی۔ لیکن ایمان، ایمان کی ترقی قرب الٰہی کے نتائج کیا ہیں سبب اور ہوتا ہے نتیجہ اور ہوتا ہے۔ سبب ہے کاشتکار کا کھیت میں ہل چلانا سبب ہے کھیت میں کھاد ڈالنا سبب ہے بیج ڈالنا لیکن نتیجہ ہوتا ہے فصل کی صورت میں۔ عبادات اگر سبب ہیں تو نتیجہ کیا ہوتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ اللہ کی کائنات پر اللہ کی حاکمیت قائم ہو اور اللہ کی مخلوق جھوٹے خداؤں کی خدائی سے غیر ضروری بوجھ سے رسومات کی زنجیروں سے اور دوسروں کے تسلط سے آزاد ہو اور اللہ کے بندے صرف اللہ کے بندے ہوں بندوں کے بندے نہ بنیں۔

وطن عزیز اللہ کی عطا ہے اس لئے برصغیر تقسیم ہوا تھا کہ مسلمان اپنی الگ ریاست حاصل کر کے اپنا ضابطہ حیات اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے لیکن انتہائی بدقسمتی یہ ہے کہ نصف صدی گذر جانے کے باوجود ہزاروں انقلاب آنے کے باوجود ہزاروں تبدیلیاں آنے کے باوجود بار بار مارشل لاء آنے کے باوجود وزرا اعظموں کو پھانسی اور صدور کے بہیمانہ قتل کے باوجود اصل معاملہ اصل مرض اصل بیماری وہیں موجود ہے اصل بیماری ہے غیر اسلامی یا اگر زیادہ صحیح کہا جائے تو کافرانہ نظام جو مسلمانوں پر مسلط ہے۔

اسلام یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے جہاد فرما کر اس کافرانہ نظام سے کافروں کو بھی آزاد کرایا سودی معیشت سے کافروں کو بھی گلو خلاصی ملی غیر عادلانہ عدالتی نظام سے کافروں کو بھی چھٹکارا ملا۔ فرعونوں اور بندوں کی خدائی سے کافروں کی گردنیں بھی آزاد ہوئیں چہ جائیکہ مسلمانوں کو کافروں کی غلامی میں دیا جائے اور اس ملک کی بدقسمتی دیکھئے کہ جو کوئی بھی اقتدار میں آتا ہے وہ اس کافرانہ نظام کو تھوڑا سا مرمت کر کے مزید اسے لیپ پوت کر اسی کو جاری رکھنے کے لئے اپنی ساری محنت صرف کر دیتا ہے۔ یہ بات طے ہے کہ قوموں کی حیات کا مدار، قوموں کی آزادی کا مدار، قوموں کی حیثیت کا تعین، ان کی معاشی حیثیت سے ہوتا ہے اور مسلمانوں کے لئے معاش کا نظام ہے جو اللہ کے حبیب ﷺ نے عطا فرمایا اور وہ نظام دنیا میں وارد ہوا تو دنیا کے تمام نظام ہائے باطلہ کے خلاف تھا لیکن اس نظام میں اتنی جان تھی کہ اس سے ٹکرانے والا ہر نظام پاش پاش ہو گیا اور ربع صدی میں وہ روئے زمین پر چھا گیا۔ انتہائی بدقسمتی ہے کہ کئی دنوں سے سن رہے تھے کہ ہمارے چیف ایگزیکٹو صاحب بڑا اہم اعلان کریں گے وہ اہم اعلان کیا ہوا۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔ اہم اعلان یہ کیا گیا کہ ملک پر غیر ملکی قرضے بہت زیادہ ہیں لہٰذا لوگوں کو مزید ٹیکس دینے ہوں گے خدا کے لئے آپ نظام کو نہ بدلیں اگر ہماری یہی سزا ہے تو ہمیں کافرانہ نظام میں ہی عذاب بھگتنے دیں لیکن تھوڑا اتنا غور تو فرمالیں کہ یہ غیر ملکی قرضے کس نے کھائے؟ یہ جو اربوں روپے کے غیر ملکی اربوں ڈالر کے قرضے ہیں یہ کہاں خرچ ہوئے؟ اگر قرضے لینے والے حکمرانوں نے

www.naqshbandiaowaisiah.com

قرضوں سے اپنے گھر بنائے' قرضے لینے والے
حکمرانوں نے قرضوں سے غیر ملکی بنکوں میں
دولت جمع کی اگر قرضے لینے والے حکمرانوں
نے اپنی عیش و عشرت پر صرف کئے تو ان سے
وصول کیوں نہیں کئے جاتے۔ اس موجودہ
آنے والے انقلاب کی تو بڑی دھمک یہی تھی
ناکہ جو لوگ قومی سرمایہ کھاگئے ان سے واپس
لیاجائے گا کتنا سرمایہ واپس لیاگیا آصف علی
زرداری سے کتنا سرمایہ واپس لیاگیا، محترمہ بے
نظیر صاحبہ اور میاں نواز شریف سے کتنی
دولت فوجی حکومت نے واپس لے لی۔ کتنی
دولت ان سرکاری ملازموں سے واپس لی گئی
جن کاعہدہ تو ڈی ایس پی کاہے لیکن جائیداد
اربوں کی ہے کسی سے ایک دھیلا واپس نہ ہوا
اور غیر ملکی قرضے دینے کے لئے عام آدمی پر
ٹیکسوں کا بوجھ بڑھادیا گیا بڑے عجیب انصاف کی
بات ہے۔ حیرت کی بات ہے یہ تو درست ہے
جن لوگوں سے جن ممالک سے قوم نے ملک
نے قرض لئے ہیں انہیں واپس دینے چاہیں
لیکن جن لوگوں نے لے کر کھالئے ہیں اگر ان
کا سرمایہ باہر ہے تو ان کی ہر شے ہر بڑے شہر
میں ان کی پتہ نہیں کتنی کتنی کوٹھیاں ہیں ایک
ایک محل پہ کتنی کتنی گاڑیاں کھڑی ہیں ملکی
بنکوں میں بھی ان کا سرمایہ کم نہیں ہے یہاں تو
لوگوں کی بیویاں ایسے جوتے پہنتی ہیں جن کی
ہیلز پر ہیرے اور ڈائمنڈ لگے ہوتے ہیں ان
سے تو کسی نے ایک پائی وصول نہیں کی
۔حکمران فرماتے ہیں کہ عام آدمی کو کچھ نہیں
ہوگا دکاندار پر ٹیکس لگے گا دکاندار باپ کی
قبر سے پیسے لاکر دے گا جو ٹیکس دکاندار پر لگے گا
دکاندار کہاں سے دے گا وہ ٹیکس گاہک کی جیب
سے نکلے گا وہ ٹیکس کارخانہ دار پر لگے گا وہ کس
پر لگے گا کنزیومر پر لگے گا کارخانے کی بنی ہوئی
چیز جو استعمال کرے گا جو خریدے گا وہی ٹیکس
دے گا اگر تیل مہنگا ہوتا ہے اگر بجلی مہنگی ہوتی
ہے اگر کارخانوں پر ٹیکس بڑھتا ہے تو اس کا
نشانہ ہمیشہ غریب بنتا ہے صارف بنتا ہے اور یہ
بڑی عجیب بات ہے حکومت نے پچاس
ادارے اور بنادیئے جگہ جگہ عدالتیں قائم
ہوگئیں لیکن معاشی بوجھ جو تھا وہ غریب پر ہی
بڑھادیا گیا۔ اللہ کے بندوں نے عدالت میں فریاد
کی کہ اس سودی نظام سے ملک کو نجات دی
جائے یہ حرام ہے باطل ہے شرعی عدالتیں بنائی
گئی تھیں اور دستور پاکستان میں یہ جملہ موجود
ہے کہ

Islam Will Be The Syprreme
Law Of The Country

کہ سب سے اعلی ملکی قانون جو ہوگا وہ
اسلام ہوگا میں تو پہلے بھی کہتا ہوں اور آج بھی
کہہ رہا ہوں کہ اس جملے میں بھی بدمعاشی ہے
۔اسلام اعلی قانون نہیں ہے اسلام اکیلا قانون
ہے اس کے ساتھ کوئی دوسرا قانون چل ہی
نہیں سکتا اعلی تو وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ کچھ
ادنی بھی ہوں سپریم تو وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ
کچھ انرری بھی ہوں کچھ اس سے کم درجے
کے بھی ہوں لیکن Is The Only Law
Islam اسلام اکیلا قانون ہے حق اکیلا ہوتا ہے
حق سمجھوتے نہیں کرتا چاہیے تو یہ تھا کہ آئین
میں دستور پاکستان میں بھی یہ جملہ ہوتا کہ

Islam Will Be The Syprreme
Law Of The Country

ملک کا قانون صرف اور صرف اسلام ہوگا لیکن
بدمعاشی کی گئی اسلام کو سپریم کہہ کر دوسرے
قوانین کی گنجائش نکالی گئی۔ اس کے باوجود بھی
اسلام کے سپریم ہونے کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی
یا شرعی بنچ کا یا شرعی عدالت کا فیصلہ آخری ہوگا
چونکہ یہ سپریم ہے لیکن ایسا ہوا نہیں شرعی
عدالت نے جو فیصلہ کیا اسے عام ہائی کورٹ میں
چیلنج کردیا گیا آئین بیٹھا دیکھتا رہے دستور پاکستان
دیکھتا رہ جائے لیکن سپریم تو وہ ہے جو پھر اس
مقدمے کو سن رہی ہے بڑی وہ عدالت ہے یا وہ
ہے جس نے فیصلہ کردیا آئین کہتا ہے کہ شرعی
عدالت بڑی ہے لیکن ہمارا عمل کہتا ہے کہ ہائی
کورٹ بڑی ہے۔ اللہ بھلا کرے ہائی کورٹ کے
ان ججوں کا جنہوں نے تائید کی شرعی بنچ کے
فیصلے کی اور جنہوں نے یہ کہا کہ سود حرام ہے
۔ہمارے معصوم سابقہ وزیراعظم میاں نواز
شریف صاحب جو اتنے سادے ہیں کہ آج بھی
اللہ سے انصاف مانگتے ہیں اور پوچھتے ہیں میں
نے کیا کیا ہے گویا کچھ کیا ہی نہیں شان بے
نیازی ہے "کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری"
کیا شان استغنا ہے قوم تباہ ہوگئی چودہ کروڑ
بندوں کو لاکر آپ نے 2000ء میں 1958ء
والے مارشل لاء کی صورتحال میں ڈال
دیا۔ اربوں روپے لوٹ کر آپ نے اپنے
محلات بنالئے اور غریبوں کو کوڑی کوڑی کا محتاج
کردیا ہزاروں لوگ پولیس مقابلوں میں مارے

www.naqshbandiaowaisiah.com

گئے بسوں سے لڑکیاں اتار کر لوگوں نے عزتیں لوٹیں اور تار تار کیں ہر گھر پر ڈاکہ پڑا ہر شریف آدمی کی پگڑی اچھالی گئی اور یہ فرماتے ہیں میں نے کیا کیا ہے ماشاءاللہ اور فرماتے ہیں کہ اللہ انصاف کرے گا۔ اللہ انصاف کرتا ہے اور اللہ انصاف ہی کرے گا۔ لیکن اللہ کا انصاف بڑا سخت ہوتا ہے اس میں رورعایت نہیں ہوتی ۔رشوت نہیں چلتی سفارشیں نہیں چلتی وہ انصاف ہوتا ہے اس لئے بڑے سے بڑے اللہ کے بندے اللہ سے رحم مانگا کرتے ہیں انصاف نہیں۔

قرآن حکیم فرماتا ہے کہ جن کے پہلو راتوں کو بستر سے آشنا نہیں ہوتے اللہ کے وہ بندے جن کی ساری ساری رات اس کی یاد میں گذر جاتی ہے وہ بھی اس سے بخشش طلب کرتے ہیں انصاف نہیں۔

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیل امین نے یہ بات بیان کی کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا بہت نیک تھا لوگوں کو چھوڑ کر ایک ٹاپو پہ چلا گیا سمندر کے درمیان سوائے اللہ اللہ کرنے کے کوئی کام نہیں تھا جنگل سے پھل کھاتا چشمے سے پانی پیتا اور اللہ کو یاد کرتا چار سو سال زندگی بسر کی اس نے اور اللہ کا ایسا مقرب تھا کہ چار سو سال بعد جب موت آئی تو اللہ نے ملک الموت سے کہا کہ اس سے پوچھ لینا کوئی اس کی ایسی خواہش جو وہ موت سے پہلے چاہتا ہو اس نے دعا کی اللہ مجھے اس حال میں موت آئے کہ میں تیری عبادت کر رہا ہوں اور حالت سجدہ میں ہوں اور میں تسبیحات پڑھ رہا ہوں اور میری روح قبض ہو جائے اور میدان حشر میں میں اس طرح سجدے میں اٹھوں اور میری زبان پر سبحان ربی الاعلی ہو۔ اس کی دعا قبول ہوئی حضور ﷺ فرماتے ہیں مجھے جبرائیل امین علیہ السلام نے بتایا کہ میں اب بھی جب آسمان سے اترتا ہوں تو میں اس ٹاپو پر نظر کرتا ہوں تو اس کا وجود سجدے میں پڑا ہے بارش آندھی طوفانوں سے اللہ اس کی حفاظت فرماتا ہے اس کا وجود سلامت ہے خراب نہیں ہوا لیکن فرماتے ہیں عجیب بات ہے مجھے بتایا گیا کہ جب میدان حشر ہوگا یہ بندہ بھی عدالت میں پیش ہوگا تو حکم ہوگا۔

اذھبو لعبدی الی جنتی

بر حمتی میری بخشش سے میری رحمت سے میرے اس بندے کو میری جنت میں بھیج دو تو وہ بندہ رک جائے گا وہ کہے گا اللہ تیری بخشش کا تو کوئی حساب نہیں ہے بے حساب ہے لیکن کچھ تو میری نیکیاں بھی ہوں گی میں نے چار سو سالہ زندگی قربان کی دنیا کا کوئی عیش آرام نہیں دیکھا کسی سے رشتہ نہیں رکھا صرف تیری ذات کے ساتھ بیٹھ کر تیرا نام لیتا رہا کچھ تو میرا حق بھی ہوگا ہاں فرمایا بالکل تیری عبادت ہے اور چار سو سال کی ہے تو ارشاد ہوگا کہ اس کا حساب کرو میری نعمتوں کو ایک پلڑے میں رکھو اور اس کی عبادت کو دوسرے پلڑے میں رکھو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ صرف ایک نعمت جو چار سو سال اس نے نظر استعمال کی ایک نعمت دیکھنے کی نعمت پلڑے میں رکھی جائے گی تو اس کی چار سو سالہ عبادت کم پڑ جائے گی ۔ارشاد ہوگا یہ انصاف کا طالب ہے ابھی تو بے شمار نعمتیں باقی ہیں جب تک سب کی قیمت پوری نہیں ہو جاتی اسے جہنم میں بھیج دو۔ اب اتنی سزا بھگتے حضور ﷺ فرماتے ہیں تب وہ گڑگڑا کر کہے گا بار الہا میں نے غلط کہا تھا مجھے حساب نہیں عدل نہیں چاہئے مجھے رحمت چاہئے تو فرمایا وہ ایسا کریم ہے وہ کہے گا کہ اگر تو رحمت کا طالب ہے تو میں تجھے اب بھی جنت میں بھیج دوں گا لیکن اگر حساب کرنا ہے تو حساب پورا ہوگا۔

اور اس سے پوچھو بو(ڑ)ی سے یہ حساب طلب کرتا ہے اللہ سے انصاف مانگتا ہے الو کا چرخا۔ اپنے کردار کو دیکھو تم تو قوم کے قاتل ہو بے شمار مفلسوں کی آہ تمہارا کلیجہ چھلنی کئے جا رہی ہے اب تو اللہ سے بخشش مانگ لو یہ ایسے نامراد ہیں ایسے واہیات لوگ ہیں کہ انہوں نے لوگوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور فرعونوں کی طرح کچہریاں سجا کر بیٹھ گئے لوگوں کی عزتیں لٹ رہی ہیں لوگوں کی جان لٹ رہی ہے لوگوں کے مال لٹ رہے ہیں اور یہ فرعون بنے ہوئے اپنے دربار سجائے بیٹھے ہیں اب وہی پولیس کا ایک عام سپاہی ایک عام چور کی طرح گھسیٹے پھر رہا ہوتا ہے اور ابھی شرم نہیں آتی اللہ انصاف کرے گا کمال ہے کھربوں روپے انہوں نے قرضوں میں لئے اور ہڑپ کر گئے اب چاہئے تو یہ تھا کہ ان سے وصول کئے جاتے ان کی جائیدادیں قرق کی جاتیں ان

www.naqshbandiaowaisiah.com

کی گاڑیاں نیلام کی جاتیں ان کے محلات چھینے جاتے انہیں کسی نے نہیں پوچھا عام آدمی پر ٹیکس بڑھادو معاملہ ہائی کورٹ سے یہی نواز شریف جو آج اللہ سے انصاف طلب کرتا ہے یہی نواز شریف سپریم کورٹ میں لے گیا کہ نہیں جی سود کے بغیر کام نہیں چل سکتا اس کے عہد میں معاملہ سپریم کورٹ میں رہا بے نظیر آئی اس کے عہد میں سپریم کورٹ میں رہا پھر یہ آیا جو اس کی سماعت کرتا۔ ان کے جانے کے بعد یہ فوجی حکومت آئی تو سپریم کورٹ میں بنچ بنا تو اس نے کہا سود کی ہر شکل حرام ہے اب ہمارے وزراء خزانہ فرماتے ہیں سپریم کورٹ نے کہہ دیا ہے سود حرام ہے اگر سپریم کورٹ متبادل نظام دے۔ سپریم کورٹ تمہیں کیا نظام دے گی اللہ نے دیا اللہ کے رسول ﷺ نے دیا وہ تمہیں راس نہ آیا سپریم کورٹ اور نظام دے گی۔

اگر ملک مقروض ہے تو ملکی خزانے کو بیت المال بنائیے ملکی معیشت کو سود سے پاک کیجئے جبکہ سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی آپ کے پاس موجود ہے آپ اس پر عمل درآمد کیجئے مسلمانوں پر ٹیکس اللہ نے لگادیا ہے مالدار پر زکوۃ فرض ہے کاشتکار پر زمین کا عشر فرض ہے آپ بیت المال بنائیے اور دیکھئے ملک میں سرمایہ کس کس کے پاس ہے وہ زکوۃ دے بیت المال میں جمع کیجئے کتنی برداشت کس کس نے زمین سے کی ہے اس پر عشر لیجئے بیت المال میں جمع کیجئے پہلی بات تو یہ ہے کہ بیت المال میں اتنا مال آجائے گا کہ آپ کو ٹیکس لگانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ بلکہ جو لگے ہوئے ٹیکس ہیں وہ معاف کیجئے کہ عام آدمی کی زندگی آسان ہو۔ اور اگر اس کے باوجود وقتی طور پر حکومت سمجھے کہ اسے ٹیکس کی ضرورت ہے تو شرعاً" جب تک وہ ضرورت ہے تب وہ ٹیکس لگا سکتی ہے جب ضرورت ختم ہو جائے تو وہ ٹیکس ختم ہو جاتا ہے یہاں عالم یہ ہے کہ کسی زمانے میں راوی پر پل بنا موسیٰ خان گورنر ہوا کرتے تھے انہوں نے افتتاح کیا کروڑوں روپے کا ٹھیکہ ہر سال ہوتا ہے کئی دفعہ اپنی قیمت پوری کر چکا ہے لیکن پیسے لئے جا رہے ہیں عام آدمی پر حکومت کو جو ٹیکس دیتا ہے اس کے بعد پھر جب وہ دکان پر جاتا ہے تو دکاندار نے گارڈ رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس تیس تیس ہزار پچاس پچاس ہزار کی بندوقیں ہیں بندوقوں کی قیمت ایمونیشن کی قیمت اور گارڈ کی تنخواہ دکاندار باپ کی جیب سے لاکر دیتا ہے اسی دکان سے کماتا ہے اسی گاہک سے لیتا ہے جو وہاں سے سودا خریدتا ہے تو تف ہے ایسی حکومت پر کہ جو ملک کی حفاظت کا دعویٰ تو کرے لیکن ہر دکان پر غیر سرکاری گارڈ بھی ہوں عجیب اسلامی ریاست ہے کہ آدھے بندے نماز پڑھتے ہیں اور آدھے بندوقیں تان کر کھڑے ہوتے ہیں کہ کوئی سجدے میں قتل نہ کردے۔ اس حفاظت پر حکومت ٹیکس لینا چاہتی ہے عام آدمی سے یہ جو تحفظ فراہم کیا جارہا ہے ایک آدمی سکون سے سجدہ نہیں کرسکتا مساجد پر بھی پہرہ ہے۔

مجھ سے رات اخبار والے پوچھ رہے تھے کہ جی آپ کا کیا تاثر ہے میں نے کہا صبح جمعے پر بتادوں گا اب اگر کوئی سننے والا ہے تو سن لے ہمارا تاثر بڑا صاف ہے ہم کسی غیر اسلامی ضابطے کی حمایت ہرگز نہیں کریں گے اور جیسا کہ جنرل پرویز مشرف کا اعلان میں نے پڑھا ہے کہ میں بحمد اللہ مسلمان ہوں اور میں قادیانی نہیں ہوں اگر مسلمان ہو تو اسلام کو اپناتے ہوئے ڈرتے کیوں ہو؟ کس قسم کے مسلمان ہو آپ۔ آپ کہتے ہیں میں نے امریکہ کو للکارا کیسے للکارا وہی کافرانہ نظام یہاں جاری رکھنے سے للکارا انہی سے قرض لے کر کھانے سے للکارا کس طرح للکارا آپ نے اگر للکارا ہے تو اس غیر اسلامی نظام کو اٹھا کر باہر پھینک دو ۔وطن عزیز کو اسلام کا معاشی نظام دو اسلام کا عدالتی نظام دو اسلام کا سیاسی نظام دو تب تو بات مانی جائے کہ آپ بھی مسلمان ہیں اور ہماری مسلمانی کی پہچان یہ ہے کہ کیا ہم اس کافرانہ نظام کو اپنی گردن سے اتارنے کی سعی کرتے ہیں یا اس میں ہم بھی اپنی جیبیں بھرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں مسلمان ثابت کرنا تو نہ میرے لئے آسان ہے نہ آپ کے لئے نہ پرویز مشرف کے لئے وہ بااختیار ہے لیکن اپنے اختیار کو نفاذ شریعت کے لئے استعمال نہیں کر رہا ہم اختیار دینے والے ہیں ہر بے دین کو اختیار دیتے ہیں ہم بھی آج تک کوئی اپنا دین دار نمائندہ آگے نہیں لاسکے ۔ملک کا ہر تیسرا بندہ مولوی اور عالم دین ہے ہر دوسرا بندہ پیر ہے کوئی عالم کوئی پیر کوئی متقی کوئی نیک کوئی پرہیزگار اس کافرانہ نظام کی رسائی سے باہر

www.naqshbandiaowaisiah.com

نہیں ہے اور کوئی اس کے خلاف بات کرنے کی جرات نہیں کرتا یہی اسلام ہے ہمارا یہی مسلمانی ہے ہماری۔ آپ زبردستی ٹیکس لیں گے آپ ضرور لیجئے آپ کے پاس حکومت ہے اتنی بڑی فوج ہے پولیس ہے جوڈیشری ہے آپ لے سکتے ہیں یہاں تو ایک ایک آدمی جو مغرور بن کر جنگلوں میں بیٹھا ہوا ہے وہ کئی کئی شہروں سے ٹیکس لے رہا ہے آپ کیوں نہ لیں؟ آپ بھی لیں لیکن عرصہ محشر میں چھوٹا بڑا ہونا الگ بات ہے ڈاکو ڈاکو ہی ہوں گے آپ کو بھی ڈاکوؤں کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا یہ لوٹ ہے یہ ڈاکہ ہے غریب عوام کی جیبوں پر' اور یہ ڈاکہ ہے غریب عوام کے رزق پر ہم اس کی تائید نہ کرتے ہیں نہ کریں گے۔

ہمارا جینا مرنا اسلام کے لئے ہے اور ہماری بہترین کوشش ہوگی کہ اللہ اس ملک کو اس کافرانہ نظام سے نجات دے اللہ کرے ہمارے حکمرانوں کو ارباب اقتدار کو اس کی سمجھ آجائے اور یا پھر وہ وقت آجائے کہ انہیں سمجھایا جاسکے لیکن یاد رکھئے جتنا جتنا کفر کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے آپ ردعمل کا بھی انتظار کیجئے۔ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبادیں گے ایک پریشر ہے جو بڑھتا جارہا ہے انشاءاللہ وقت قریب ہے جب ردعمل بھی ہوگا جب اس کا جواب بھی آئے گا مولوی نہ سہی پیر نہ سہی سیاست دان نہ سہی اللہ کا کوئی تو مجاہد بھی اترے گا اور یہ بات روز روشن کی طرح نظر آرہی ہے کہ نفاذ اسلام جب بھی ہوگا قوت بازوئے مسلم سے ہوگا۔ نوک شمشیر سے ہوگا جہاد سے ہوگا الیکشنوں سے بیانوں سے مجلسوں سے اتحادوں سے سیاسی صورتحال تو شاید بدلتی رہے اقتدار کی تبدیلی تو شاید ہوتی رہے اس کافرانہ نظام کی تبدیلی نہیں ہوگی آج ہو یا دس سال بعد ہو۔

پاکستان کی فوج ایک جہادی قوت ہے مسلمان ملک کی مسلمان فوج ہے اس کا منصب ہی جہاد کرنا ہے سب سے پہلا جہاد یہ ہے کہ فوج کافرانہ نظام کے خلاف میدان عمل میں اترے اسے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دے اور اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کرے اگر فوج کو یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ جنرل صاحب خود فرمارہے تھے کہ بیرونی دشمنوں اور اندرونی خطرات سے بچانا فوج کی ذمہ داری ہے تو آپ ہمیں کس سے بچارہے ہیں ہمیں تو کافرانہ نظام نگل رہا ہے پوری قوم کو۔ محنت ہمارا کسان کررہا ہے' محنت ہمارا مزدور کرتا ہے محنت پاکستانی کرتا ہے جو پھل آتا ہے وہ آئی ایم ایف والے ورلڈ بنک والے لے جاتے ہیں اور اس پر عیش یہودی کرتے ہیں تو فوج کہاں سے بچارہی ہے ہمیں۔ کون سا جہاد ہورہا ہے یہی کہ ان کافروں کے لئے مزید محنت کریں یہی جہاد ہے ان چوروں کا پیٹ بھرنے کے لئے اور کماؤ اور انہیں مزید دو یہی جہاد ہورہا ہے ہم تو اس سارے فلسفے کی سرے سے تردید کرتے ہیں سارا غلط ہورہا ہے اور ہر وہ حکمران جو وطن عزیز پر اقتدار میں آتا ہے۔

اور یاد رکھیں اقتدار اللہ کی امانت ہے کسی کے باپ کی جاگیر نہیں نہ پہلوں کی اور نہ اب والوں کی۔ ان الارض للہ یورثھامن یشاء ملک اللہ کے ہیں جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے اگر آپ کو اس نے ملک عطا کردیا تو خدا کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ پر رحم فرمائیں میرا دامن پکڑنے والے بھی بہت لوگ ہوں گے لیکن آپ کا دامن تو چودہ کروڑ ہاتھوں میں ہوگا چودہ کروڑ پاکستان کے مرد اور خواتین بچے آپ کا دامن پکڑ کر روز حشر سوال کریں گے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوتا رہا ہے۔ رات بڑے فخر سے یہ کہا جارہا تھا فوج یہ کردے گی فوج یہ کردے گی فوج گھروں کا سروے کرکے ٹیکس لگادے گی بڑی بات ہے اللہ فوج کو یہ مبارک کرے لیکن فوج ان کا سروے کرکے پیسہ وصول کیوں نہیں کرتی جو لوٹ کر کھا گئے جنہوں نے ملک کو اس حال تک پہنچادیا اور اب بھی جن کے کتے سونے کے پٹے پہنے ہوئے پھرتے ہیں جن کے صحنوں میں سونے کے فوارے لگے ہوئے ہیں اور جن کے غسل خانوں میں سونے کی ٹوٹیاں ہیں ان بے ایمانوں کی وہ ٹوٹیاں وہ فوارے اتارلے فوج۔ فوج کو بھی غریب ہی نظر آتا ہے فتح کرنے کے لئے یہ پاکستان کی ہی فوج ہے جو ہر بار اپنے ملک کو ہی فتح کرنے نکل کھڑی ہوتی ہے اگر اندرونی خلفشار سے بچانے کے لئے فوج آئی ہے تو اندرونی خلفشار پیدا کرنے والوں کی سرکوبی کرے جس جس نے ملکی خزانہ لوٹا ہے ان کے مربعے' ان کی جاگیریں ان کی جائیدادیں ان کی کوٹھیاں نیلام کرے' ان کے

www.naqshbandiaowaisiah.com

بنک بیلنس ضبط کرے۔ ان کی بیویوں کے زیور اتارے ان کے گھروں سے سوناچاندی کے برتن اکٹھے کرے اوروہ بیت المال میں جمع کرے قومی خزانے میں جمع کرے قومی خزانے کو بیت المال قرار دیاجائے۔ قومی معاشی نظام کو سود سے پاک کیاجائے پھر تو ہم سمجھیں گے کہ پاک فوج جہاد کر رہی ہے فوج کوئی فرشتوں کی آگئی ہے ہم میں سے ہیں ایک بھائی پولیس میں ہے ایک فوج میں ہے ایک یہاں ڈھکے ہنکاتا پھرتا ہے بڑے بڑے جرنیلوں کے باپ ابھی جھاڑیاں کاٹ کر گھر کا بالن جمع کرتے ہیں اور بڑے بڑے جرنیلوں کی مائیں گھڑے اٹھاکر کنوؤں سے پانی کی تلاش کئے پھرتی ہیں یہیں سے گئے ہیں سارے لوگ۔ ہمیں میں سے ہیں ہمارے ساتھ کے لوگ ہیں وہ ہماری تکلیفوں سے کس طرح باخبر نہیں ہیں اور دعویٰ اسلام کے ساتھ اسلام سے وفا بھی شرط ہے۔

مااتکم الرسول فخذوہ چمٹ جاؤ اس بات سے جو محمد رسول اللہ ﷺ فرمائیں وما نھکم عنہ فانتھوا جہاں سے روک دیں وہاں سے رک جاؤ۔ اللہ فرماتا ہے کہ جو سود سے باز نہیں آتا اس کا میرے ساتھ میرے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ پھر تیار ہوجاؤ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے۔ ایک طرف معاشی نظام میں آپ نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ کر رکھا ہے اور دوسری طرف مسلمانی کا دعویٰ بھی ہے۔

ہمارا ردعمل یہ ہے کہ ہم ناامید ہیں اس طریقے سے کہ غریبوں پہ مزید بوجھ ڈال کر پیسہ لوٹ کر آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کو دے دیاجائے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک سوئیر بنک ہوں یا امریکن بنک ہوں آپ انہیں کیوں نہیں کہتے کہ جتنی دولت تم نے قرضوں میں دی اس سے زیادہ دولت تمہارے بنکوں میں ان لوگوں کی جمع پڑی ہے جنہوں نے قرضہ لے رکھاہے وہاں سے وصول کیوں نہیں کرتے۔ جو غیر ملکی قرضے حکمرانوں نے لئے وہ کس غریب آدمی تک پہنچے ان بے ایمانوں نے وہی پھر غیر ملکی بنکوں میں جمع کرادیئے وہ ملک اپنا قرضہ وصول کرناچاہتے ہیں تو ان کی جو دولت وہاں پڑی ہے وہ ضبط کیوں نہیں کرلیتے ان کا قرضہ پورا ہو کر بچ بھی جائے گی۔ فوج کو اگر جہاد کرنا ہے تو اس محاذ پر کرے۔ اللہ فوج کو بھی توفیق دے اور جنرل صاحب کو بھی توفیق دے اور ہمیں بھی ہدایت دے ہم بھی دین سے بہت دور جاچکے ہیں۔

دین کی قوت تو میں اور آپ ہی ہیں ہم اپنا اندازہ کرلیں کہ ہم دین کو کیادے رہے ہیں یہاں تو آدھی مخلوق ایسی آتی ہے جی دعاکریں مجھ سے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ لو کرلو گل۔ جس بندے نے اللہ کو سجدہ تب کرنا ہے کہ آپ دعاکریں ورنہ اس کا تو اللہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرناچاہتا اللہ سے اسے کچھ مل نہیں رہاکچھ لے نہیں رہا اسے اللہ کے پاس جانا نہیں ہے آپ دعاکریں تو وہ سجدے کرے گا تف ہے ایسی قوم پر ایسی قوم کو اسلامی نظام کب نصیب ہوتا ہے۔

اسلامی نظام تو اللہ کی عطا ہے اللہ کا انعام ہے اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور نعمتیں شکرگذار بندوں کو ملتی ہیں ایسے ناشکروں کو جنہیں عظمت الٰہی کی پرواہ نہ ہو، جنہیں غریب کا دکھ تنگ نہ کرے جنہیں کسی کی آہ سنائی نہ دے ان پر اللہ کی نعمتیں کب آتی ہیں۔

زمین پر اللہ نے یہ دوزخ کے فرشتے مسلط کردیئے ہیں اور آسمانوں پر بارش پر پابندی لگادی ہے کاش اللہ ہمیں توبہ کی توفیق دے اور ہماری توبہ قبول فرمائے اللہ سے مغفرت کی دعامانگو بخشش مانگو، اور یار مرنا تو ہے موت سے کیوں ڈرتے ہو کیا ڈرنے سے موت چھوڑدے گی۔ فان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملقیکم ولوکنتم فی برج مشیدۃ جس موت سے بھاگے بھاگے پھرتے ہو وہ تمہیں ضرور پکڑے گی خواہ تم پختہ قلعوں میں چھپ جاؤ۔ موت کے ڈر سے حق کا دامن چھوڑدینا عقلمندی نہیں ہے۔ خدا کے لئے کم ازکم میں اور آپ تو حق کی بات کریں اور حق کا مطالبہ کریں اور یہ قوت پیدا کریں کہ ہمیں اسلام کا معاشی نظام دیاجائے اس کے علاوہ آپ کے اقدامات کی تعریف ہم نہیں کرتے یار جو بھی آتا ہے اسی کافرانہ نظام کو دو چار پیچ اور لگاکر دو چار چوڑیاں اور کس کرہی ہمارے

www.naqshbandiaowaisiah.com

اوپر مسلط کردیتا ہے۔

رات کی پریس کانفرنس میں کیا تھا سوائے اس کے کہ وہی ظالمانہ نظام اسے مرمت کرکے ٹھونک بجاکر اسے اور جلادیا جائے گا جو دم توڑ رہا تھا جو فیل ہونے کے قریب تھا اسے مزید زندگی دے دی جائے گی۔

شاید ہم بھی اللہ سے اتنے دور ہو چکے ہیں کہ ہمارا احساس ہی مرچکا ہے ہمیں یہ فکر ہی نہیں ہوتی کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ اللہ کریم ہمیں بھی ہدایت دے اور ہمارے حکمرانوں کو بھی علماء کو بھی اور پیروں کو بھی احساس وشعور دے اس قوم کے رہنمار ہنمائی کا حق ادا کرسکیں اللہ ہم پر رحم فرمائے رحمت کی بارشیں نازل فرمائے عدل وانصاف نصیب ہو۔

و آخر دعوناان الحمدللہ رب العلمین

ضرورت ہے

صقارہ اکیڈمی دارالعرفان منارہ ضلع چکوال میں آرٹس اور سائنس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست بمعہ اسناد (فوٹو کاپی) بھیج دیں۔

پرنسپل، صقارہ اکیڈمی منارہ، ڈاک خانہ نورپور، ضلع چکوال

اسرار التنزیل

قرآن پاک کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے

مولانا محمد اکرم اعوان کی اچھوتے اور منفرد انداز میں لکھی ہوئی تفسیر "اسرار التنزیل" چھپ چکی ہے۔

آرٹ پیپر پر مجلد اور آفسٹ پیپر پر عام مجلد دستیاب ہے۔

اویسیہ کتب خانہ

اویسیہ سوسائٹی کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

عزت کا معیار

اس ارض پاک پر ہر شخص عزت ووقار کا متلاشی ہے۔عزت کی دوڑ میں شریک ہے۔ انسانوں میں انسانوں نے ہی عزت کے مختلف تصورات مختلف معیار مقرر کر رکھے ہیں۔بعض لوگ مادیت کے دور میں روپیہ پیسہ اور دولت ہی کو عزت کا معیار سمجھتے ہیں۔عزت کا معیار پانے کے لئے ہر انسان کی سوچیں نت نئی راہیں دریافت کررہی ہیں مگر امیر محمد اکرم اعوان نے عزت کا معیار واضح کردیا ہے کہ عزت کہاں سے اور کیسے ملتی ہے؟ معزز ہونے کا، محترم ہونے کا، افضل ہونے کا معیار کیا ہے □ زیر نظر مضمون میں اس کی مفصل وضاحت کی گئی ہے کہ تم میں سے معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

از۔ مولانا محمد اکرم اعوان

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمان الرحیم○
واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوہ والعشی.........انااعتدنا للظلمین نارا○

میرے بزرگ دوستو! ہمارے کل کے درس کلام پاک کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ کریم نے انسان کی ہر طرح سے رہنمائی فرمائی اور مومن صحیح معنوں میں وہی ہے جو قرآن کے احکام اور آقائے نامدار ﷺ کی سنت کے مطابق اس پر عمل کرے جتنا جتنا حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس سے کوئی دور ہے اتنی اتنی اس کے ایمان میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے یہ تھا خلاصہ کل کے سبق کا۔

تو آج ہم یہ دیکھیں گے چونکہ فطرت انسانی میں ہے ہر آدمی عزت چاہتا ہے غریب ہو۔امیر ہو فقیر ہو تاجر ہو ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ میری عزت ہو اور وہ عزت عزت والوں کے پاس ہی ملا کرتی ہے کسی ذلیل آدمی کے پاس بیٹھ کر کوئی عزت نہیں پاسکتا جس کی اپنی کوئی عزت نہ ہواس کے ساتھ رہ کر اس جیسے کام کرکے اس کا کہنا مان کر اس کے ساتھ چل کر کوئی معزز نہیں ہوسکتا تو روساء اور کفار نے ایک دفعہ یہ مشورہ عرض کیا بارگاہ رسالت پناہی میں وہ یہ سمجھتے تھے ان کے نزدیک عزت کا معیار پیسہ تھا' دولت تھی ،جس کے پاس جتنی دولت ہے وہ اتنا ہی معزز ہے یعنی یہ نظریہ تھا کفار کا' اس معاشرے کا جس کی اصلاح حضور نبی کریم ﷺ نے فرمائی آپ کی بعثت سے پہلے جو معاشرہ تھا اس میں نظریہ یہ تھا جتنی کسی کے پاس دولت ہے جتنا کسی کے پاس پیسہ ہے وہ اتنا عزت کا حق دار ہوگا وہ معزز ہے تو انہوں نے مشورہ عرض کیا بارگاہ رسالت پناہی میں ،کہ اگر یہ بھوکے ننگے اور غریب لوگ آپ کی مجلس میں جو بیٹھے ہیں یہ مساکین اور پھٹے ہوئے کپڑوں والے پریشان بالوں والے اور مفلس لوگ آپ کے ساتھ آپ کی صحبت میں بیٹھے ہیں اگر یہ نہ ہوں تو ہوسکتا ہے ہم آئیں آپ کے ساتھ بیٹھیں آپ کی بات سنیں یا ہمارے دل کو لگ جائے ہم آپ کی بات مان لیں تو آپ کا دین آپ کا مذہب آپ کا جو مشن معزز ہوجائے ہماری نظریں اور اسے دنیا میں وقار حاصل ہوا اور اس کا مقام بن جائے لیکن ہم جب دیکھتے ہیں آپ کے پاس ان لوگوں کو بیٹھے ہوئے جنہیں ہم ملازم رکھنا گوارا نہیں کرتے جن کی شہر میں کوئی عزت نہیں ہے جن کے کہنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تو ہم یہ برداشت نہیں کرسکتے ان گھٹیا لوگوں کے پاس ہم بھی آکر بیٹھیں انہوں نے بارگاہ پناہی میں اپنی عقل کے مطابق اپنے ذہن کے مطابق یہ مشورہ عرض کیا تو وہاں معاملہ یہ تھا بارگاہ اقدس علی صاحب الصلوۃ والسلامؑ میں معاملہ یہ تھا

ان ھوالا وحی یوحی ،حضور نبی کریم ﷺ کی رضا کے مطابق ارشادات عالیہ فرمایا کرتے تو جب یہ بات ان روساء کی بارگاہ نبوی میں عرض کی گئی تو اللہ کریم نے اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی -عزت پیسے کے ساتھ نہیں ہے معیار عزت دوسری چیز ہے فرمایا واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدٰوۃ والعشی یریدون وجھہ اے میرے نبیؐ تمام عزت عظمت ،تمام غلبہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو صبح ہو یا رات اللہ کا نام لیتے ہیں اللہ کا ذکر کرتے

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہیں اور اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ ہم سے راضی ہو اللہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا ہو ہمارا اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہو جائے اور جب دل اللہ سے متعلق ہو گا تو وہ کام کرے گا جو اللہ چاہے گا اگر اللہ کی رضا پہ عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو جائے عزت کا معیار عنداللہ یہ ہے

کبھی ہو نہیں سکتا کہ اللہ کا حکم ہو اور حضور نبی کریم ﷺ کا مبارک تعامل اس پر نہ ہو تو ملتا ہے احکام میں نبی کریم ﷺ میں مسجد میں تشریف لائے چند لوگ بیٹھے ہوئے اللہ اللہ کر رہے تھے اللہ کا ذکر کر رہے تھے حضور نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا الحمد اللہ اس اللہ کا احسان ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ میرے سامنے پیدا فرما دیئے ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے کا مجھے حکم فرمایا۔ ولا تعد عینک عنہ ان کی طرف اے میرے نبی تو نگاہیں نہیں پھیر سکتا ان کی طرف سے تجھے نگاہ نہیں پھیرنی چاہئے۔ تجھے ہر وقت ان کی طرف متوجہ رہنا چاہئے ان کے حال پہ شفقت کرنی چاہئے۔ وہ غریب ہوں وہ فقیر ہوں وہ امیر ہوں وہ رئیس ہوں بادشاہ ہو یا تاجر ہو سیاسی ہو یا کوئی ہو کسی پیشے سے متعلق ہو اس کی عزت اللہ کے نزدیک تب ہے جب وہ اللہ کا ذاکر ہے اللہ کا نام لینے والا ہو اور اگر وہ اللہ اللہ کرتا ہے تو اس کی دوسری حیثیت تو یہ دیکھ اے میرے نبیؐ تو اس کی اس حیثیت کو نہ دیکھ کہ وہ صبح ہو یا شام ہو محبت سے محض اللہ کی رضا کی خاطر محض اس کی طلب کی خاطر اس کا ذکر کرتا ہے کہ

اے میرے نبی تو اس کے حال پہ شفقت فرما اور یہ حکم اس دن کے لئے نہ تھا اس زمانے کے لئے نہ تھا ہمیشہ کے لئے آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گا محمد رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کرم انہی کی جانب ہو گی جو صبح شام اللہ اللہ کریں یہ معیار ہے قرآن کریم کا تو میرے بھائی جو فکر زمانہ جاہلیت میں ان جہلا اور مشرکین کو ان کے معاشرے نے عطا کی تھی ہم اپنے آپ کو قرآن کے آئین کے مطابق دیکھیں کہیں وہی مرض ہم میں تو لوٹ کر نہیں آ گیا دیکھنا تو اس بات کو ہے ہمیں تو یہ سمجھ نہ آئی کہ کوئی بات نہیں کہ کہتے رہیں ساری عمر کہ فلاں دوزخ میں چلا گیا وہ تو چلا گیا ہم یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہ السلام پر اللہ کے یوں انعام ہیں صدیقین پہ اللہ کی مہربانیاں ہیں شہداء اور صالحین پہ اللہ کے انعامات ہیں سب درست ہے تلک امتہ قدخلت لھاماکسبت یہ قوم تھی گذر گئی ان کے لئے اعمال ان کے مطابق انکا اجر ہے تمہارے لئے تو وہ ہے جو تم کر رہے ہو بعد میں آنے والوں کے لئے ہمارے لئے تو وہ ہے جو ہم کر رہے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ اللہ کی اس کتاب کی کسوٹی پر اگر ہمیں پرکھا جائے تو کیا ہمارے نظریات ان جہلا اور مشرکین سے ملتے ہیں یا محمد رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے آئین سے ملتے ہیں دیکھنا تو یہ ہے ہمیں تلاش تو اس چیز کو کرنا ہے سیدنا فاروق اعظمؓ جب تشریف لے گئے بیت المقدس کا محاصرہ کر رکھا تھا مسلمانوں نے یہی بیت المقدس جسے چند

غاصب یہودی مسلمانوں کو دیکھنے نہیں دیتے ان سے کئی گنا بڑی طاقت قابض تھی اس پر تو جب انہوں نے اپنے پادریوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے انہیں بتایا کہ پہلی کتابوں میں لکھا ہے ہمارے پاس یہ بات پہنچ چکی ہے کہ یہ فتح ہو گا اس قوم کے ہاتھ پر اور اس کا اس وقت جو امیر ہو گا اس کا سارا حلیہ ہمارے پاس درج ہے تو بجائے اس کے ہم ان سے لڑیں بجائے اس کے ہم اپنے آدمی ضائع کریں بجائے اس کے یہاں قتل و غارت ہو اور ہم شکست کھائیں

ان سے یہ مشورہ کر لو ان سے کہو اپنے امیر کو بلائیں ہم دیکھیں گے کہ اگر ان نشانیوں پہ پورا اترے گا جو پہلی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں تو لڑنے کا فائدہ نہیں ہے یہ شہر یہ مسجد یہ قبلہ اسی قوم کے تصرف میں خدا نے دینا ہے اور اگر اس حلیے کے مطابق وہ امیر نہ ہو تو ضرور لڑیں گے اور انہیں شکست بھی دیں گے تو یہ بات امیر لشکر سے انہوں نے کہی تو اپنے قاصد بھیجا دربار خلافت میں سیدنا فاروق اعظمؓ تشریف لے گئے وہ جلیل القدر حکمران جس کے نام سے بڑے بڑے بادشاہوں کے وجود پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا جس کی سواری جا رہی ہے ایک غلام ساتھ ہے ایک اونٹ ہے سواری کے لئے تو حضرت کا دستور یہ ہے کہ جتنی سواری خود فرماتے تھے اتنا پھر غلام کو سوار کرتے ہیں آپ پیدل چلتے ہیں عرض کی یا امیر المومنین میں اپنی باری آپ کو دیتا ہوں میں سارا راستہ پیدل چلوں گا آپ سواری فرمائیں گے تو فرمایا یہ انصاف سے بعید ہے تو عمرؓ کو بخش رہا ہے بعد

...ننے والے حاکم کسی سے پوچھے بغیر یہ کام کریں گے اور ذمے عمرؓ کے لگائیں گے تو اس نے کہا کہ یا امیر اونٹ ہے آپ بھی اونٹ پہ سوار ہو جائیں میں بھی ہو جاتا ہوں دونوں کو آرام ہے تو فرمایا یہ بھی اللہ کی مخلوق ہے اس کا بھی کچھ حق ہے اگر ہمارا اس پہ حق ہے تو اس کا بھی ہم سے کچھ حق ہے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ یہ ایک آدمی کا بوجھ اٹھائے یہ حاکم کی سواری جارہی ہے اس جلیل القدر بادشاہ کی سواری جارہی ہے جس سے دنیا کے بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے جابر اس کے نام سے لرز جاتے تھے جس نے کسریٰ کی نیندیں حرام کررکھی تھیں جس نے قیصر کے محلوں پر لرزہ طاری کردیا۔ تو جب بیت المقدس کے قریب پہنچے تو باری غلام کی تھی اللہ اللہ آپ نے پرانا لباس پہن رکھا ہے دس بارہ کے قریب اس میں پیوند لگے ہوئے ہیں بعض پیوند چمڑے کے تھے کپڑا نصیب نہ ہوا نہ مل سکا چمڑے کا ٹکڑا مل گیا ......امیر لشکر کو جب اطلاع ہوئی اس نے دیکھا بارش ہوئی تھی راستے میں کیچڑ تھا سیدنا فاروق اعظمؓ ایک ہاتھ میں جوتے ہیں کیچڑ سے بھرے ہوئے پاؤں کیچڑ میں دھنسے ہوئے ہیں نکیل دوسرے کندھے پر ہے غلام اونٹ پر سوار ہے امیر المومنینؓ تشریف لا رہے ہیں تو امیر لشکر نے عرض کیا کہ حضرت یا خلیفہ الرسول یا امیر المومنین کفر والوں کو اللہ نے بڑی شوکت دی ہے مسلمانوں کو اللہ نے بڑی عزت دی ہے ہم کہاں سے چل کر کون سے ملک کا محاصرہ کرکے بیٹھے ہیں تو آپ اچھا سا لباس پہن لیں کپڑے تبدیل کرلیں اور ایک اعلیٰ گھوڑے پر سوار ہو جائیں کم از کم جب کافر آپ کو دیکھیں تو وہ کیا خیال کریں گے تو آپ نے اس کے کہنے پر وہ لباس بدلا گھوڑا لایا گیا آپ اس پر سوار ہوئے تو جس طرح بجلی کا شارٹ لگتا ہے فوراً چھلانگ لگائی نیچے آگئے تو کہنے لگے یہ لباس اور اس اپنے گھوڑے کو لے جاؤ اس زین پر میں نے پاؤں رکھے تو میرے دل میں تکبر اور نخوت در آنے لگا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے امیر لشکر کو سمجھاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں دیکھو ہم وہ قوم ہیں جو اونٹوں کو چرایا کرتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جو پتھروں کی پوجا کرتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جو اپنوں کا گلہ کاٹا کرتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کوئی عزت نہ تھی ہمیں عزت نہ لباس سے ملی ہے ہمیں عزت اعلیٰ نسل کے گھوڑوں سے نہیں ملی ہمیں عزت بہترین دولت سے نہیں ملی ہمیں عزت ملی ہے تو اللہ کے نام کی برکت سے محمد رسول اللہ ﷺ کے اتباع سے۔ ہمیں معزز کیا ہے زمانے میں دین برحق نے کیا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
ہم خوار ہیں تارک قرآں ہو کر

بات اصل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہمیں عزت اگر ملی ہے تو رسول اللہ ﷺ کے دین سے ملی ہے میں اسی طرح جاؤں گا تو وہ دیکھ رہے تھے ان کے پادری نے دیکھا تو کہنے لگے اے حاکم شام یہ چابی اس کے قدموں میں ڈال دے یہ وہ بندہ ہے یہ اللہ کا وہ بندہ ہے جس کے ہاتھ میں اس شہر کا فتح ہونا لکھا ہے۔ عزت کا معیار دین برحق میں اللہ کی کتاب میں اللہ کے رسول ﷺ نے جو مقرر فرمایا ہے وہ تو یہ ہے کہ وہ لوگ ہوں نہ صرف فرض ادا کرتے ہوں نہ صرف سنت پہ کاربند ہوں نہ صرف واجبات پورے کرتے ہوں نہ صرف مستحبات کی تلاش میں رہتے ہوں بلکہ نوافل میں اس طرح محنت کریں صبح بھی کریں شام بھی کریں اللہ کی رضا کے لئے یہ سارے کام پھر بیٹھ کر اللہ اللہ کریں اور یہ اللہ اللہ کرتے ہوں، اس لئے کرتے ہوں کہ ہمارا اللہ ہم سے راضی ہو جائے ہمارا پروردگار ہم پر رحم فرمائے۔

سید ابوالقاسم سہیلی نے اپنے رسالہ میں ایک واقعہ نقل فرمایا ہے فرماتے ہیں جن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شہر میں ایک آدمی آیا۔ مسافر تھا، غریب تھا، مفلوک الحال تھا تو میں اسے دیکھتا تھا وہ اللہ اللہ کرنے والا تھا تو اس کی اللہ اللہ کو دیکھ کر میں اس کی عزت کرتا تھا میں اس کے پاس جاتا تھا میں بیٹھتا تھا ایک دفعہ مجھے کہیں باہر جانے کا اتفاق ہوا تو میں جب لوٹ کر گھر آیا تو مجھے گھر والوں نے اطلاع دی کہ وہ مسافر جس کے پاس تو جایا کرتا تھا وہ تو سخت بیمار ہے تو میں فوراً گیا اس کے ہاں جب میں گیا تو اس کے پیٹ میں سخت درد تھا اور اس کو نزع کی حالت طاری تھی مجھے دیکھ کر انہوں نے پہچانا اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا مجھ سے مصافحہ کیا اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی تو وہ فرماتے ہیں میں نے ان کے کفن کا انتظام کیا میں نے ان کے لئے قبر

www.naqshbandiaowaisiah.com

کا انتظام کیا غسل دیا میت کو اٹھا کر لے گیا تھوڑے سے لوگ تھے کون غریبوں کو پوچھتا ہے معاشرے کی نظر بدل چکی ہے معیار بدل چکا ہے کوئی بڑا آدمی مرتا ہے تو مرنے والے کی روح کے ایصال ثواب کے لئے نہیں زندوں کے لئے جنازہ پڑھا جاتا ہے کہ اس کے وارث دیکھ لیں فلاں بھی جنازے پر آیا ہے فلاں بھی شریک ہے فلاں بھی شریک ہے قراردادیں پاس ہوتی ہیں اظہار رنج و غم ہوتا ہے تو کوئی غریب مرتا ہے تو دنیاوی لحاظ سے غریب ہے اللہ کے ہاں کتنا معزز ہو ہم کہتے ہیں کہ وقت نہیں ہے جنازے میں جانے کے لئے ۔تو اسی طرح چند لوگ تھے ان کے جنازے میں بھی تو وہ فرماتے ہیں میں نے خود ان کو قبر میں اتارا جب میت کو قبر میں رکھ چکا تو مجھے خیال آیا غریب الوطن ہے ۔مسافر ہے نہ جانے یہ بے چارہ کس حال میں ہوگا تو میں نے اس کے چہرے سے کفن کو ہٹا کر یہ چاہا کہ اس کے یہ جو رخسار ہیں انکو نیچے زمین پہ رکھ دوں تاکہ اس کی ہیئت سے عجز ظاہر ہو اللہ کے ہاں اس کی پیشی ہونے والی ہے اس نے احکم الحاکمین کے دربار میں جانا ہے وہاں عجز پسند کیا جاتا ہے ہم تو اپنے مرنے والوں کی امداد کرتے ہیں چپس سے ان کی قبریں بنواتے ہیں کہ پتہ چلے اللہ اللہ قبرستانوں میں طبقاتی امتیاز ہے اللہ اللہ قبر کے اندر تو اللہ ہی جانے باہر تک میت کی عزت کے لئے نہیں اپنا رعب دکھانے کے لئے کہ ہم مخیر ہیں میت کے لئے نہیں اپنی عزت کے لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عزت کا معیار ہے فلاں کے باپ کی قبر ہے فلاں کے دادا کی قبر ہے۔

تو وہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ چاہا کہ ان کا رخسار نیچے رکھ دوں تو جیسے ہی میں نے رخ نیچے کیا تو انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا اور بڑے رعب سے فرمایا تو مجھے اس خدا کے ہاں ذلیل کرتا ہے جس کے ہاں میری بڑی عزت ہے اللہ اللہ کیا بات ہے کہ تیرے اس معیار پہ تو میں آچکا ہوں غرض تو یہ تھی کہ یہاں عزت کا پیمانہ پیسہ تھا میں اس دنیا کو چھوڑ چکا ہوں تو فرمایا میری طرف دیکھا اور فرمایا تو مجھے اس کی بارگاہ میں ذلیل کرنا چاہتا ہے جس کی بارگاہ میں میری بے حد عزت ہے وہ فرماتے ہیں مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا میں نے چھوڑ دیا تو جان تیرا رب جانے میں نے قبر بند کی اس پہ مٹی ڈالی اور چلا آیا تو یہ عزت کیوں تھی کیا وہ قبر میں بہت سی دولت لے گئے تھے کیا ان کے ساتھ کوئی کان دفن کی گئی تھی؟ کیا ان کے ساتھ قبر میں کوئی بڑا سا بنگلہ رکھا گیا تھا۔ نہیں ان کا دل اللہ کے نور سے منور تھا اس کے بال بال میں اللہ اللہ کی تاثیر تھی اس کی ان ہڈیوں میں اللہ جل شانہ کے تجلیات و انوار تھے اس کے خون کے قطروں میں ذات باری کے انوار تھے تو میرے بھائی آقائے نامدار ﷺ کو لوگ صبح پکارتے ہیں شام پکارتے ہیں روز محشر تمام مسلمان اس توقع کی انتظار میں ہیں کہ روز محشر رسول اللہ ﷺ ہماری شفاعت فرمائیں گے میرے بھائی لوگ پکارا کرتے ہیں پکارا جائے گا یا نہیں کوئی کہتا ہے پکارو کوئی کہتا ہے مت پکارو۔ ارے قرآن حکیم کو کیوں نہیں دیکھتے قرآن حکیم تو فرماتا ہے کہ تم پکارو نہ پکارو برابر ہے جب تم اللہ اللہ کرو گے تو محمد رسول اللہ ﷺ ہمہ وقت تمہاری طرف متوجہ رہیں گے تم کون سے مسئلے میں پڑ گئے تم کیوں لوگوں کو لڑاتے ہو تم کیوں آپس میں لڑتے ہو۔ تم یہ بات کیوں کرتے ہو ارے تم ایک کام کرو اللہ کے دین پر عمل کرو اور اللہ کا نام لو ۔تنہائی میں ،خلوت میں ،مسجد میں بیٹھ کر تم ہو اور ایک تمہارا رب ہو اس کو راضی کرنے کے لئے اللہ اللہ کرو جب تم ایسا کرو گے تو اللہ کریم نے آقائے نامدار ﷺ کو حکم دیا ہے اے میرے پیارے نبیؐ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربّھم بالغدٰوۃ والعشی حضور نبی کریم ﷺ اپنا فرض ادا فرمائیں گے ہمہ وقت تمہاری طرف متوجہ رہیں گے بغیر بلانے کے بغیر پکارنے کے ۔ بغیر تمہاری طلب کے اپنی شفقت سے اپنی رحمت سے اور اپنے مالک کی مرضی سے تمہارے حال پر متوجہ رہیں گے کتنا آسان نقطہ ہے کتنی سیدھی بات ہے میرے بھائی چوری کرنے جانے کے لئے تو ہمت کرنی پڑتی ہے اور رات کی نیند چھوڑنی پڑتی ہے مالکوں کی نظروں سے چھپنا پڑتا ہے ۔لوگوں کی دیواریں توڑنی پڑتی ہیں اور پھر اس کے بعد حکومت کے ساتھ بھی نبٹنا پڑتا ہے اور اگر ہم اللہ اللہ کر سکیں اللہ کا پاک نام لے سکیں تو اس اللہ اللہ کرنے کی برکت سے نبی کریم ہمارے حال پر متوجہ ہوں گے میرے بھائی

بحیثیت مسلمان ذرا نیہ تو بتا کہ دنیا کے سارے حکمران کسی ایک پہ متوجہ ہو جائیں اور کسی دوسرے پہ محمد رسول اللہ ﷺ متوجہ ہو جائیں تو تیرے نزدیک عزت کس کی ہے خدارا کچھ انصاف کر اللہ کے لئے خود انصاف کر میرے بھائی آپ سوچ لیں آپ دیکھ لیں خود اس بات پر غور فرما تیرے پاس وقت کم ہے تو مسافر ہے تو راستے میں چلنے والا ہے تو جا رہا ہے تیرے پاس کوئی پروانہ نہیں ہے کہ کل بھی تو یہیں ہوگا تجھے یہ خبر نہیں کہ عشاء کی نماز پڑھنی ہے یا نہیں تیرے پاس اتنا وقت ہے میرے بھائی ابھی سے علاج کرالے کرنے کا کام تو یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی نظر شفقت ہم پہ ہو جائے کرنے کا کام تو یہ ہے اور جو نہیں کرتے بھائی کوئی اللہ اللہ نہیں بھی کرتے ہم سے نمازیں نہیں پڑھی جاتیں بعض اوقات ہمیں وقت نہیں ملتا ہمیں اور بھی کام کرنے ہیں اللہ کریم فرماتے ہیں دوسرا پہلو بھی سن لے تاریکی میں کسی کو نہیں رکھوں گا اللہ کریم فرماتا ہے سن لو۔

ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا

اے میرے نبی اس کی بات نہ سن اور دیکھیں آپ کسی کو ٹیلی فون کرتے ہیں تو آپریٹر سوئچ سنٹر سے کاٹ دیتا ہے اس کا دماغ خراب ہے کہ وہ لگا کر بات کر رہا ہے آگے سے جا ہی نہیں رہی سوئچ تو کاٹ چکا ہے تو بات کرنے کا کیا فائدہ بھائی وہ سوئچ کیسے لگے گا اللہ اس نام کے ساتھ اور اگر اللہ اللہ کی طرف سے دل غافل ہو گیا تو اللہ کریم فرماتے ہیں ولا تطع اس کی بات پہ توجہ مت فرمایئے میرے نبی ﷺ اس کی بات مت سنیئے۔

وہاں تو بات نہیں جا سکتی روضہ اطہر میں وہ داخل نہیں ہو سکتی محمد رسول اللہ کی نگاہ شفقت اس انسان پہ نہیں پڑ سکتی جس کا دل اللہ کے ذکر سے خالی ہے غافل ہے جس نے اللہ اللہ کرنی چھوڑ دی ہے کیوں نہیں پڑ سکتی بھائی حضور اکرم ﷺ کی نگاہ اقدس کیوں نہیں پڑتی دل کی ایک خاصیت میرے بھائی اس جہاں میں اس طرح ہوتا ہے کوئی جگہ خالی نہیں ہوتی یہ ایک اصول ہے آپ کسی جگہ کو ہر چیز سے خالی کر دیں وہ ہوا سے بھر جائے گی کوئی نہ کوئی چیز اس میں سما جائے گی اگر ایک جگہ سے نیکی اٹھ جائے گی وہاں برائی آجائے گی ایک جگہ سے حیا اٹھ جائے گی وہاں بے حیائی آجائے گی۔ اگر ایک جگہ سے علم اٹھ جائے گا جہالت آجائے گی۔ اگر ایک جگہ سے عدل اٹھ جائے گا ظلم آجائے گا اگر عدل آئے گا ظلم چلا جائے گا اگر روشنی آئے گی تاریکی چلی جائے گی ایک چیز رہتی ہے اور اس کی ضد نہیں رہتی اگر ذکر الٰہی نہیں آئے گا اللہ اللہ دل میں نہیں رہے گی تو کیا ہوگا اس میں نفس کی خواہشات آجائے گی جو دل اللہ کے ذکر سے خالی ہو جائے میرے بھائی میرے دوست اس میں کیا ہوگا وہ خالی تو نہیں رہے گا اللہ کے ذکر کی ضد جو ہے ناں وہ وہاں آجائے گی اور ضد کیا ہے خواہشات نفس ایک ہے اللہ کا حکم اس کے مقابلے میں ہمارے نفس کی پسند اور ناپسند ہے جہاں ہم اللہ کا حکم چھوڑ دیتے ہیں وہاں اپنے نفس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں خواہ ہم اس بات کو سمجھ رہے ہوں یا نہ سمجھ رہے ہوں۔ ہوتا یہ ہے کہ ہم اللہ کا اللہ کے پیارے نبی ﷺ کا حکم چھوڑتے ہیں وہاں ہم اپنے نفس کی بات مان رہے ہوتے ہیں اس کے حکم کی تعمیل کر رہے ہوتے ہیں تو جب یہ ہوگا دل اللہ اللہ سے خالی ہوگا تو اس میں خواہشات نفسانی در آئیں گی اور جس دل میں خواہشات نفسانی آجاتی ہیں وکان امرہ فرطا اس کے سارے کام بگڑ جاتے ہیں وہ اعتدال سے باہر ہو جاتے ہیں وہ حد حساب سے باہر ہو جاتے ہیں یا اللہ اس کے پاس اگر دو کاریں ہوں تو پھر یا اللہ اگر اس کی سات ملیں ہوں تو پھر۔ یا اللہ اگر اس کے پاس بڑا محل ہو تو پھر' یا اللہ اگر وہ ساری دنیا کا بادشاہ ہو تو پھر؟ اگر اس کے دل میں اللہ اللہ نہیں ہے تو وہ نفس کا بندہ ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے کٹا ہوا ہے تو میرے بھائی عزت کا معیار' شرافت کا معیار' وقار کا معیار کیا ہے؟ اللہ اللہ تو جب وقار اللہ اللہ ہے جس طرح ہم اور آپ ملازمت تلاش کرتے ہیں تو جس طرح ہم اور آپ تجارت کے ذریعے راستے ڈھونڈ لیتے ہیں چار آنے' دو آنے دو پیسے کی چیز لینے کے لئے بازار میں جب ہم جاتے ہیں تو اسے ٹھوک بجا کر دیکھتے ہیں چند دکانوں سے پوچھتے ہیں جہاں صحیح ملتی ہے خریدتے ہیں۔ اگر وقت نہیں ملتا تو ایک دن کہتے ہیں اللہ کرنے والے لوگ ہی نہیں ملتے۔ آپ نے کبھی تلاش کئے ہیں ایمان سے سوچیں۔ اپنے دل میں یہ سوچیں

ارے کوئی نہیں ملتا تو کیا اللہ کا گھر بھی نہیں ملتا اللہ کے گھر نہیں جا سکتا سوتے میں کیا تجھے بستر میں بھی کسی نے باندھ دیا ہے اللہ کے بندے کم از کم بستر میں چند منٹ جب تک تو سونے میں ہے آنکھ بند کر کے کم از کم اس وقت تو اللہ اللہ کر لیا کر پھر بھی کوئی تکلیف ہے پھر بھی کوئی پابندی ہے ہاں یہ اور بات ہے کہ دلوں پہ غفلت چھاگئی ہے من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا ہم نے ان کے دل اپنے ذکر سے خالی کر دیئے ہیں کیوں؟ اللہ کریم ایسا کیوں کرتے ہیں حرام کھانے والوں سے، برائی کرنے والوں کو دین کی مخالفت کرنے والوں کو ان کے اس اعمال کے نتیجے میں یہ دولت نصیب ہوئی ہے کہ اس دل میں جس میں حرام کا خون شامل ہے اس وجود میں جسکی پرورش حرام کے رزق سے ہوئی ہے اس زبان سے جو سارا دن جھوٹ بولتی ہو۔اس ذہن سے جو برائیاں سوچتا ہو ان ہاتھوں اور پاؤں سے برائی کرتے ہیں اللہ انہیں مسجدوں سے نکال دیتے ہیں اللہ ان کے ہاتھوں سے قرآن چھین لیتے ہیں اللہ ان کی زبانوں سے اپنا نام چھین لیتے ہیں اللہ ان کے دلوں سے اپنی یاد مٹا دیتے ہیں اب یہ ہماری سمجھ ہے کہ ہم ان چند دنیاوی ٹکوں کے عوض انہیں معزز سمجھیں یہ ہماری سمجھ ہے میرے بھائی کہیں یہ وہی بیماری تو نہیں اس امت میں آگئی جس کا علاج شافع محشر ﷺ نے فرمادیا تھا اور اگر آگئی ہے تو ایک ہی سبب ہے یقیناً" ہمیں آپ نے جو پرہیز فرمائی تھی وہ ہم نے چھوڑ دی ہوگی - وہ حدیں توڑ دیں جو اس کے اسباب ہمیں آقائے نامدار ﷺ نے بیان فرمائے تھے کہیں وہ ہم نے پھر تو اختیار نہیں کر لئے -خدا را خدا را اس بات کو چھوڑیں کون کہتا ہے اور کیا کہتا ہے اور کس طرح کہتا ہے مقرر کو نہ سنو مقرر کے حلیے کو نہ دیکھو -میرے بھائی بات کو سنو اس کو اپنے ذہن میں جگہ دو اور اس پر تھوڑا سا سوچو خدا کے لئے کچھ وقت نکالئے اپنی زندگی کے لئے اپنے دین کے لئے -اپنی اولاد کے لئے اپنے بچوں کے لئے ارے کچھ نہیں سوچا جاتا تو کون باپ چاہتا ہے کہ جن بچوں کو وہ نازوں سے پالتا ہے انہیں دوزخ کی بھٹی سے جھونک دے خدا را آپ کیوں نہیں سوچتے -اس وجود کی ہی حفاظت فرمائیے جس کے لئے طرح طرح کے ہم گدے بنواتے ہیں ایر کنڈیشنڈ لگواتے ہیں کاریں لیتے ہیں، نوکر رکھتے ہیں ملازم رکھتے ہیں اگر اس میں یہ مرض آگیا تو کیا ہوگا فرمایا قل للحق ربکم تمہارے اللہ کی طرف سے جو کچھ آیا ہے یہ حق ہے جو کچھ اللہ نے یہ کہہ دیا ہے اس پہ جرح کرنے کی ضرورت نہیں یہ ایک اصول بیان فرمادیا گیا اسی پہ اس کی بارگاہ میں عدل ہوگا اب تمہیں اختیار ہے۔

جس کا جی چاہتا ہے جسکی طبیعت چاہتی ہے جس کے دل کو بات لگتی ہے وہ مان لے اور جو نہیں مانتا انکار کر دے ٹھکرا دے اللہ کے حکم کو چھوڑ دے اللہ کی کتاب کو چھوڑ دے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کو بھی چھوڑ کر دیکھ بھی لے اللہ کریم فرماتا ہے ہمارا تو نہیں بگڑے گا اس وجود کے لئے اتنے اہتمام کئے ہیں اناعتدنا للظلمین نارا ہم نے ایسے ظالموں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اے انسان تو ایک دانت کا درد برداشت نہیں کر سکتا تیرے جسم سے ایک بال کھینچا جائے تو چیختا ہے ایک دن بخار ہو جائے تو چلاتا ہے تیرے پیٹ میں درد ہو جائے تو دردر کی ٹھوکریں کھاتا ہے۔

اللہ کے بندے دوزخ کے ایندھن کیوں بنتے ہو' میرے بھائیو الحمد اللہ کہ ہمارے پاس ابھی وقت ہے اور خدا ایسا رحیم ہے وہ فرماتا ہے جتنے گناہ تونے کئے ہیں زمین اور آسمان کے پیٹ کو تو نے گناہوں سے بھر دیا ہے ایک ہی خوراک سے ایک ہی ڈوز سے ایک ہی گولی سے ایک ہی کیپسول سے جو محمد رسول اللہ نے عطا فرمایا ہے ایک ہی ٹیکے ہی ڈوز سے شفاء ہو جائے گی اور وہ کیا ہے توبوا الی اللہ توبتہ النصوحا کہ اللہ کے لئے برائی چھوڑ دے میری بارگاہ میں آجا بات تو یہ ہے کہ توبہ پر قید میرے رب نے نہیں لگائی کہ بوڑھا ہو جائے تو توبہ نہیں مانوں گا جوانی میں کیوں نہیں کی اب بیماری میں کیوں کرتا ہوں صحت میں کیوں نہیں کی اتنے عرصے بعد کیوں کرتا ہے تیرے گناہ زیادہ ہیں تو نے چوری بہت کی ہے تو نے جھوٹ بولا ہے نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر زمین اور آسمان کے درمیان کسی نے گناہوں سے بھر دیا ہے اور یہ احسان ہر ایک پہ نہ تھا میں آپ سے عرض کروں موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے طور پر تو آپ کو وہاں چلے رہنا پڑ گیا اور قوم

www.naqshbandiaowaisiah.com

راستے سے بھٹک گئی دو طبقے بن گئے قوم کے ایک کو سامری نے گمراہ کردیا اور بچھڑے کے سامنے سر بسجود ہوگئے اوردوسرے وہ تھے جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا انتظار کیا اور انہوں نے سامری کی بات نہ مانی جب موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے آپ نے قوم کو تنبیہ فرمائی وہ اپنے گناہ سے آگاہ ہوئے نادم ہوئے تو اب معاملہ آگیاتوبہ کااب بات آگئی کہ ہم توبہ کرتے ہیں اب رجوع کرتے ہیں آئندہ کسی بت کے سامنے سجدہ نہیں کریں گے اور جو ایک آدھ بار کربیٹھے ہیں اس پر اللہ سے معافی مانگتے ہیں اے اللہ کے نبی اللہ سے دعاکر۔دعاکرنے والے اللہ کے عظیم الشان پیغمبر موسیٰ کلیم اللہ ہیں جوایک گدڑی لے کر پہاڑ کی چوٹی پہ بیٹھ جاتے تھے اے میرے رب مجھے کیاکرناہے اللہ کریم بغیر وحی ذاتی طور پر فرماتے تھے میرے بندے تجھے یوں کرناہے۔

وہ عظیم الشان اور جلیل القدر رسول دست بدعاہے زاری کررہاہے منت کررہاہے اللہ کریم سے شفاعت طلب کررہاہے اے اللہ میری قوم پہ رحم کردے اے اللہ انہیں معاف کردے اے اللہ یہ توبہ کرتے ہیں فرمایانہیں میرے حکم کوتوڑ کربتوں کے سامنے سرسجدے میں رکھنے والوں کواتنی آسانی سے تو معافی نہیں ملے گی یااللہ کوئی صورت ہے فرمایا ہاں ایک بات ہے جنہوں نے سجدہ نہیں کیاان کے ہاتھ میں تلوار ہو جنہوں نے بت کے سامنے سجدہ کیا ہے ان کی گردن ہو اور وہ کٹتی چلی جائے گی میں اسے معاف کرتاجاؤں گااللہ کریم ان میں توان کے بیٹے ہیں۔اللہ کریم ان میں تو ان کے بھائی ہیں اللہ ان میں تو ان کے عزیز ہیں۔فرمایا اگر عزیز ہیں توانہیں یہ پسند ہے کہ ان کے بیٹے بھائی دوزخ میں جائیں تو ان کی گردن نہ کاٹے اور اگر چاہتے ہیں کہ اللہ معاف کرے اور جنت میں جائیں تواس کے سوا کوئی چارہ نہیں موسیٰ علیہ السلام کی دعاکااثر یہ ہواعرض کی بارالہاایسااندھیرابھیج دے۔ایسابادل بھیج دے ایساسبب بنادے کہ کم ازکم باپ بیٹے کو دیکھ تو نہ سکیں یہ بیچارے ان کی گردنیں تو کاٹ دیں تو وہ خونریزی ہوئی وہ خونریزی ہوئی کہ موسیٰ علیہ السلام جب خیمے سے باہر نکلے تو ان کلپاؤں مبارک پورے کاپوراکیچڑمیں دھنس گیاجوانسانوں کے خون کا تھا سروں کے ڈھیرلگ گئے لاشے تڑپ رہے تھے توبہ کررہے تھے موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ توپھرانہوں نے زاری کی اللہ کریم نے رحمت فرمائی توفرمایاہاں اب جو بچ گئے ہیں میں انہیں بھی معاف کرتاہوں اور جن پہ تلوار چل گئی ہے انہیں شہادت کادرجہ دیتاہوں اگر میرے بھائی یہی توبہ تجھے اور مجھے کرنی پڑتی تو یہ تو احسان ہے اس نبی کریم ﷺ کاجس کے طفیل اللہ کریم نے فرمایاتوگردن نہ کاٹ لو تلوار نہ چلاتومحنت نہ کرتو دوڑ بھاگ نہ کر صرف تو اتناکہہ دے میں جوکچھ کرچکاہوں آئندہ نہیں کروں گا۔

اب بھی اگرکوئی نہ کرے تو اللہ کی گرفت میں اب بھی اگر کوئی نہ کرے اس رعایت کے بعد بھی اگر کوئی توبہ نہیں کرتایادرکھو اللہ کی گرفت میں ہے نہیں بچ سکتااگر بغیرتوبہ کے مرے گاتو اسے کہاں سے سہارا ملے گا جس سے محمدرسول اللہ ﷺ اپناتعلق توڑلیں گے اس سے اللہ کریم خطاب نہیں فرمائے گا تو کس کوتلاش کرے گامیدان حشر میں،قبر میں،حشرمیں،میزان میں پل صراط میں تو میرے بھائی اللہ کریم فرماتے ہیں کہ تو بدن کی سہولت تلاش کرتاہے تو اس کے لئے حقیقی آرام تلاش کراور کچھ نہیں تواپنے آپ کے ساتھ تو محبت کراپنے وجود کو تو جہنم میں نہ ڈال۔

ضروری اطلاع

سلسلہ عالیہ کے ساتھی اور تنظیم الاخوان کے کارکن اگر معاشرے میں کہیں ناانصافی،ظلم ہوتے دیکھتے ہیں تو ہمیں آگاہ کریں تاکہ ہم اس کے خلاف آواز بلند کرسکیں اور حکومت کی توجہ دلائیں۔یہ ہمارے مقصد کے عین مطابق ہے۔

ماہنامہ "المرشد" ریلوے کالونی چوک عبداللہ پور عقب ویگن سٹینڈ دارالعرفان فیصل آباد
فون نمبر 041-542284

www.naqshbandiaowaisiah.com

امیر اکرم اعوان سے نیوز پاکستان کا مکالمہ

کسی مولویانہ انداز 'عالمانہ شان اور پیروں جیسے جاہ و جلال کا تصور لئے ان سے ملنے جائیں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی۔ان کے ہاں کسی مصنوعی انداز کی بجائے فطری سوز و گداز ہے۔اظہار شان کی بجائے جذبہ ایمان ہے۔جاہ و جلال کی بجائے احساس جمال ہے۔کرختگی کی بجائے دل بستگی ہے۔سٹیریو ٹائپ مصنوعی وعظ کی بجائے دل کو دل سے ہم کلام کرنے والی سادہ سادہ گفتگو ہے۔

مضبوط قد کاٹھ کے دہقان جیسے جسم و قامت چشمے سے جھانکتی ہوئی تفکر و تدبر سے معمور آنکھوں 'کشادہ پیشانی 'مسنون داڑھی سے مزین پرکشش نقوش کے حامل مسکراتے ہوئے پروقار چہرے کے ساتھ مجموعی سراپا ایسا کہ جس سے کسی جری اور شجاع قبیلے کے سردار کی تمکنت 'شجاعت اور وجاہت جھلکتی نظر آتی ہے 'کسی تصنع بناوٹ اور ظاہری رکھ رکھاؤ سے مبرا کھری کھری اور اجلی اجلی شخصیت ...... یہ ہیں 65 سالہ مولانا محمد اکرم اعوان جو سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے روحانی سربراہ بھی ہیں اور تنظیم الاخوان کے مرکزی امیر بھی۔

گذشتہ دنوں نیوز پاکستان نیویارک کے لئے مولانا محمد اکرم اعوان کے ساتھ پاکستان کے شہر لاہور میں طویل نشست میں خصوصی گفتگو ہوئی اس دوران انہوں نے جو اظہار خیال کیا وہ نذر قارئین ہے.......(عظیم ایم میاں).....لندن 2 مئی

س:۔"الاخوان" جو آپ کی تنظیم کا نام ہے اس کا تعلق اخوان المسلمین سے ہے؟

ج ۔میں نہیں جانتا کہ اخوان المسلمین نے اپنا نام کس نقطہ نظر سے رکھا۔اور اس سے پہلے سعودی رائل فیملی کے بزرگوں نے بھی انقلابی تنظیم کا نام الاخوان رکھا تھا۔اخوان المسلمین کا تعلق مصر سے بھی تھا۔دراصل الاخوان قرآن کے بنیادی نظریے کی ترجمانی کرتا ہے یعنی مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے بنیادی طور پر یہی اخوت اسلامی ہے اور نبی ﷺ نے بھی ہجرت کے بعد مہاجر اور انصار کو بھائی بھائی بنایا اور یہی اخوت کی بنیاد تھی اور ہے۔

س:۔باہر کی دنیا کو کیسے بتائیں گے کہ انتہاپسند اخوان المسلمین اور اور اس جماعت کا فلسفہ الاخوان سے کس طرح مختلف ہے؟

ج ۔اخوان المسلمین کا اب جو کردار ہے وہ واقعی انتہاپسندانہ ہے لیکن اس کے پیچھے محرکات ہیں 'دنیا ان محرکات سے آنکھ بند نہیں کرسکتی۔انقلاب مصر کے بعد اخوان المسلمین اور اس نے شہنشاہیت کو ختم کرنے 'جمہوریت کو بحال کرنے اور شاہ فاروق کو نکالنے کا کارنامہ سرانجام دیا۔کرنل ناصر نے جب جنرل مجیب کا تختہ الٹادیا تو اخوان المسلمین کرنل ناصر کی زد میں آگئی وہ اسلامی تشخص کو روکنا چاہتا تھا۔پھر اخوان المسلمین کے ساتھ وہ مظالم ہوئے جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اور یہ انتہاپسندی ان کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا ردعمل ہے ان کو فتح کرنے کے بعد ان کے علاقوں سے محروم کردیا گیا انہیں ٹالریٹ نہیں کیا گیا ان کے ساتھ بڑے بڑے ظلم کئے بہیمانہ انداز سے ٹارچر کیا گیا بڑے بڑے چوٹی کے عالم سید قطب الدین جیسے بندے نہ صرف پھانسی پر لٹکادیئے گئے بلکہ بدترین ٹارچر دیا گیا اور یہ اسی کا ردعمل ہے۔اگر وہ بنیادی طور پر تشدد پسند ہوتے تو جب انہوں نے بادشاہ کو ہٹایا تھا اس وقت تشدد کرتے قتل عام کرتے ۔لیکن ان کے عہد میں کوئی قتل کی مثال نہیں ملتی۔

س:۔ہمیشہ ہٹانے کے لئے اسلامی جماعتیں استعمال ہوتی ہیں اور بعد میں وہ ہٹ جاتی ہیں آخر کیا کمی ہے کہ نظام مصطفیٰ کا نعرہ لگانے والی جماعتیں آج تک نظام مصطفیٰ نہ لاسکیں؟کیا اسلامی جماعتیں صرف اور صرف استعمال ہونے کے لئے رہ گئیں ہیں؟

ج ۔ہمارے ہاں برصغیر میں گذشتہ دواڑھائی صدیوں پہلے جب انگریز کا غلبہ ہوا تو اسلامی تعلیمات کا رخ بدل گیا۔تمام مکاتب فکر کے علماء سے معذرت کے ساتھ جب ہمارا واعظ ہمارا مولوی اسلام کی بات کرتا ہے تو موت سے بات شروع کرتا ہے اور بعد از موت کی بات کو

زیر بحث لاتا ہے ۔اسلام کوڈ آف لائف ہے اگر آپ اس کے مطابق زندگی گذاریں گے تو کا حصول یقینی ہو جائے گا ۔اب یہ سارا ہم نے منظر سے ہٹادیا ہے ۔عام آدمی کو اللہ سے محبت نظام ٗعدالتی نظام میں آپ کیا کیا اصلاحات کرنا چاہتے ہیں اس کے کیا اثرات مرتب ہوں

بلا تکلف... جی ہاں یہ میں ہوں

پسندیدہ کتاب قرآن کریم

پسندیدہ شاعر فیض احمد فیض

پسندیدہ پھول چنبیلی ٗرات کی رانی

پسندیدہ کھیل نشانہ بازی

پسندیدہ موسم سارے موسم انجوائے کرتا ہوں۔ مزاج انتہائی پسندانہ ہے ۔سردیوں میں سخت سردی اور گرمیوں میں شدید گرمی پسند کرتا ہوں۔

پسندیدہ خوشبو زعفران

پسندیدہ ڈش کباب

پسندیدہ پھل گرمیوں میں آم ٗسردیوں میں مالٹا (لیکن شوگر کے باعث یہ پسند پرہیز میں بدل گئی ہے)

پسندیدہ لباس شلوار قمیض واسکٹ اور پگڑی (امریکہ اور یورپ ٗمڈل ایسٹ اور دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے اس پسندیدہ لباس کو پہنے رکھا۔

اپنی پسندیدہ عادات چھوٹی چھوٹی بات کو محسوس کرتا ہوں ۔HURT ہوتا ہوں لیکن اظہار نہیں کرتا یہ میری کمزوری ہے۔

غصہ کس بات پر آتا ہے؟ دوغلی بات اور منافقانہ روش برداشت نہیں ہوتی۔

کس بات پر خوش ہوتے ہیں؟ محبت کی باتوں سے محبت آمیز سلوک سے

کوئی ذاتی خواہش جو تاحال تشنہ تکمیل ہے؟ تصوف نے اس قدر دیا ہے کہ مانگنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔

گھریلو امور میں کس قدر دلچسپی لیتے ہیں؟ گھریلو امور بچوں نے سنبھال رکھے ہیں خانگی امور کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہے۔

میاں بیوی میں ناراضگی کی صورت میں کون مناتا ہے؟ میری دو بیویاں ہیں میرے ساتھ ناراضگی تو کجا ان دونوں کی آپس میں کبھی ناراضگی نہیں ہوئی ہاں البتہ ہم میاں بیوی میں سے کسی کو ایک دوسرے سے شکایت ہو تو دوسرا چپ رہتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے ناراضگی تک نوبت ہی نہیں آتی۔

روزمرہ کا معمول ساڑھے تین بجے بیداری تہجد ٗذکراذکار اور فجر کی نماز کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ استراحت۔

ناشتے کے بعد دوپہر تک دفتر میں ملاقاتیں اور اخبارات کا مطالعہ۔ ایک بجے دن کا کھانا اور ڈیڑھ بجے نماز ظہر کے بعد قیلولہ۔ نماز عصر کے بعد کھیتوں میں سیر یا شوٹنگ۔ نماز مغرب کے بعد ذکراذکار۔ بعد نماز عشاء کھانا۔ رات ساڑھے بارہ ایک بجے تک ملک اور بیرون ملک کی ٹیلی فون کالز سننا۔

اس پر آپ کو آخرت میں اجر کی صورت میں انعامات ملیں گے اس کا اجر آپ کو برابر اس دنیا میں ملے گا ۔آپ اگر معاش کو اسلام کے مطابق ڈھالتے ہیں تو ملک میں کوئی بھی بھوکا نہیں مرے گا ٗتعلیمی نظام کو اس میں ڈھالتے ہیں تو ہر بچہ پڑھنے کے قابل ہو جائے گا سیاسی نظام کو اس میں ڈھالتے ہیں تو چور اچکوں کی حکومت نہیں بنے گی اور دیانت دار اچھے لوگ آئیں گے ۔نظام عدالت میں اسے ڈھالتے ہیں تو عام آدمی کے لئے انصاف ہے تو اس کے دل میں تاثیر ہے اس کو اسلام کا ٹارگٹ دیا جاتا ہے باغ دکھائے جاتے ہیں اور تبدیلی کے بعد سمجھایا جاتا ہے کہ موجیں ہو جائیں گی لیکن موجیں ہوتی نہیں۔

مسلم لیگ کے خلاف متحدہ محاذ بنا تو نوابزادہ نصراللہ خان نے مجھے کہا کہ الاخوان کو اس اتحاد میں لائیں ہم نے کہا کہ ضرور۔ لیکن ہم پہلے وضاحت چاہتے ہیں کہ اگر نواز شریف کی حکومت چلی جاتی ہے اور آپ آجاتے ہیں تو معاشی نظام میں کیا تبدیلیاں آئیں گی ٗتعلیمی گے ٗسیاسیات میں آپ تبدیلیاں لائیں گے کہ یہ موقع پرست لوگ سیاست میں نہ آسکیں ۔تو فرمانے لگے کہ یہ تو ہم نے باقاعدہ طور پر بنایا نہیں ہے لیکن ہم نے اس پر کچھ لوگ لگا دیئے ہیں تو ہم نے کہا کہ آپ اسے بنائیں اور ہمیں دکھائیں اگر ہمیں منظور ہو گا تو ہم کچھ کریں گے لیکن انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد انہوں نے مسلم لیگ کے علاوہ تمام جماعتوں کی کانفرنس بلائی جس میں پی پی بھی شامل تھی تو اس میں بھی میں نے یہ کہا کہ ہم

آپ کے ساتھ اس نقطے پر اتفاق کرتے ہیں کہ یہ حکومت جانی چاہئے اور آپ ہمیں کل لاہور کی سڑکوں پر دیکھیں گے لیکن اس شرط پر کہ اس کے بعد کیا ہوگا کیا ہمیں بتائیں گے کہ آپ کون سی مثبت تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہمارا اسلام یہ ہے کہ اس زمین پر رہنے والے ہر فرد خواہ وہ کافر ہو اس ملک کا شہری ہے اس کو انسانی حقوق فراہم کئے جائیں۔

س:۔ آپ غیر مسلمانوں کے برابر حقوق کی بات کرتے رہے ہیں؟

ج ۔ جی ہاں اسلام میں انسانی حقوق تمام شہریوں کے برابر ہوتے ہیں

س:۔ کیا آپ صلیب کے ساتھ چلنے کی اجازت دیتے ہیں؟

ج ۔ دیکھیں جی کوئی صلیب لے کر چلے یا گھوڑے کے پیچھے چلے یا پوجا پاٹ کرے۔ یہ اس کا اپنا عقیدہ ہے وہ دوسرے کو ڈسٹرب نہ کرے آپ اور ہم جانے کی اجازت نہ دیں لیکن جس کے جو معبود ہیں وہ ان کی پرستش کرے ۔ نبی ﷺ کے زمانے میں کافر قیدی آئے تو انہیں بھرپور پوجا کا حق حاصل تھا۔ ہمارے ہاں جھگڑے کیوں ہوتے ہیں یہ ہمارے سیاست دانوں نے کرائے ہیں ۔ اللہ نے یہ حق دیا ہے کہ جو اس مذہب کو مانتے ہوں اس کو مذہبی عبادت کی پوری اجازت ملتی ہے۔ اسلام کے قوانین کسی کو قتل کرنے کی اس وقت تک اجازت نہیں دیتے جب تک کہ وہ فرد واقعی قانونی سزا کے مطابق قتل کی سزا کا مستحق نہ ہو۔

س:۔ گراس فیملی لاز پر آپ کیا کہتے ہیں؟

ج ۔ یہاں پر کوئی قانون نہیں ہے یہاں پر قانون بے بس ہے جو کچھ نہیں کر سکتا اس کے لئے ہزار سخت قانون ہیں اور جو طاقت ور ہے اس کے لئے قانون موم کی ناک ہے جب تک انگریز نہیں آیا تھا ہمارے علماء دینی مسائل کا حل بتاتے تھے ' انگریز کے آنے کے بعد جب تعلیمی نظام ہماری حکومت سے چھین لیا گیا تو ایسا جال پھیلایا گیا کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والا سروس ہی میں نہ آسکے۔ اسے کار زر کر دیا گیا اس طرح علماء کے پاس سیاسی پلیٹ فارم نہیں تھا اور دینا وی مسائل اور نظام پر اسلام کا نقطہ نظر پیش کرنے کی اجازت نہیں تھی جو کہ اب وہ ایک ڈگری بن گئی ہے جب پاکستان بنا تو ہمیں آزادی نصیب ہوئی ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہمارا نظام آزاد ہوتا ہمارا قانون آزاد ہوتا اگر فرض کریں کہ ہم اسلام نہیں لاتے تو کم از کم اپنی پسند کا ایک نظام تو لاتے جو ہمارا نظام ہوتا۔ یہ کون سی آزادی ہے کہ ہم انگریز کے بنائے ہوئے قانون کو فالو کر رہے ہیں اگر ہم اپنی پسند سے بناتے تو ہم 52 سالوں میں اپنی عوام کو یہ باور کراتے کہ اسلام معاشی 'عدالتی اور سیاسی نظام کا نام ہے۔ ہمارے عام آدمی تک اسلامی تعلیمات نہیں پہنچ سکیں۔ وہ نماز پڑھ کر تلاوت کر کے دعا مانگ کر یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کا حق میں نے ادا کر دیا۔

س:۔ کیا علماء کرام عام آدمی تک اسلام کو صحیح طور پہنچانے میں ناکام رہے ہیں؟

ج ۔ عام آدمی کو اس کا روزمرہ کا معمول باور نہیں کرایا گیا اب دیکھیں جو نماز ہے دستور دین ہے روزہ ہے حج یہ بھی دین کا حصہ ہے جب کہ عبادت کا مقصد یہ ہے کہ آپ کا تعلق اپنے رب سے پکا ہو۔ جب آپ فیلڈ میں جائیں تو لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ اللہ کا بندہ ظلم زیادتی نہیں کرے گا۔ عام آدمی صحیح طور پر اسلامی تعلیمات کو نہیں سمجھتا جب اسلام کا نعرہ لگتا ہے تو وہ اسلام سے لگاؤ کے طور پر جمع ہو جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اسلام کی خاطر اس نے بھٹو کو مار بھگایا 'ضیاء الحق کو لے آیا' نواز شریف کو ہٹا دیا لیکن اسلام کو اس سے کیا ملا 'وہ یہ جانتا ہی نہیں اگر وہ یہ جانتا تو بھٹو جیسے شخص کو ہٹانے کے بعد منواتا کہ میرا مطالبہ یہ ہے کہ اسلام کو لانا ہے مقصد کرسی پر جھگڑا کرنا نہیں ہے کہ تم ہٹ جاؤ اور مجھے دے دو مقصد تبدیلی ہے۔

س:۔ آپ کی جماعت مثبت تبدیلی لانے کے لئے کیا کر رہی ہے؟

ج ۔ ہم دو کام کر رہے ہیں سب سے پہلے تو ہماری کوشش ہے کہ لوگوں تک یہ پیغام اور اسلام کی تعلیمات پہنچائی جائیں کہ اسلام مکمل کوڈ آف لائف ہے تعلیمی نصاب میں اسلامی تعلیمات کو مروج کر دیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اسلامی روزمرہ زندگی کی تعلیمات کیا ہیں اور جب کوئی اسپشلائزیشن کے لئے مدارس میں جائے اور پھر کوئی جج وکیل بنے' جج بنے' سپاہی بنے' تاجر بنے اسے معلوم ہو کہ اچھا مسلمان کیسے بن سکتا ہے ہم تعلیمی اداروں

میں باقاعدہ اسلامی تعلیمات پر مبنی تعلیمی نظام پر کام کر رہے ہیں۔

س:۔ان تعلیمی اداروں میں کریکٹر بلڈنگ کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

ج ۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں کریکٹر بلڈنگ سکھائی جاتی ہے انہیں بات کرنا 'معاملات سنبھالنا سکھایا جاتا ہے ہمارے دارالعرفان میں قائم اسکول 87ء سے پوزیشن ہولڈر ہیں آج تک کسی کلاس میں کوئی بچہ فیل نہیں ہوا 'ہمارے ہاں فیل ہونے کا تصور ہی نہیں ۔بچوں کو ایسی تربیت دی گئی ہے کہ آج تک وہاں ایک پنسل بھی چوری نہیں ہوئی بچوں کا اپنا نظام ہے ان کی میسنگ کون کرے گا' کھانا کون پکوائے گا سامان کہاں سے خریدا جائے گا یہ سب کام بچے خود اپنی ٹیمیں بنا کر کرتے ہیں۔

س:۔ معیشت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں 'یہ سودی معیشت؟

ج ۔ سود اپنی پسند سے کوئی بھی نہیں دیتا جب لوگوں کو مجبور کر دیا جاتا ہے تو وہ سود دیتے ہیں ۔اسلام وہ واحد نظام ہے جس نے سب سے پہلے سود کو حرام قرار دیا۔جب اسلام آیا تو پوری دنیا میں سودی معیشت تھی ۔اسلام نے اسکی مخالفت کی اور اپنا غیر سودی نظام پیش کیا۔ اب ہم تو بول نہیں سکے۔جبکہ امریکہ اور آئی ایم ایف کے خلاف امریکہ میں مظاہرے ہوئے ۔ہم لوگ تو جانتے نہیں وہ جانتے ہیں۔ اسلام تھیوری پیش کرتا ہے کہ لوگوں پر نہیں بلکہ چیزوں پر ٹیکس لگایا جائے۔ اسلام کہتا ہے کہ قوم کے امراء سے لو اور قوم کے غرباء کو دو۔اسلام میں جو ٹیکس فرض ہے وہ زکوۃ اور عشر۔پاکستان میں ہم نے صرف گوجرانوالہ کا اندازہ لگایا تو پاکستان کے بجٹ کو اس کے بجٹ ڈویژن میں تقسیم کرنے سے جتنا حصہ اس کے ڈویژن کے حصے میں آتا ہے گوجرانوالہ سے اس سے پانچ گنا زیادہ زکوۃ اور عشر جمع ہو جاتی ہے جس پر کسی کو بوجھ نہیں ہر مسلمان اپنی خوشی سے دیتا ہے اگر اسے صحیح طرح جمع کیا جائے تو بجٹ سے دس گنا زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے آپ اس طرح اپنے اخراجات اور ترقیاتی منصوبے شروع کر سکتے ہیں ۔پاکستان میں گوجرانوالہ سے زیادہ بہتر ڈویژن ہوں گے ۔امریکی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ٹیکس کا ہمارا موجودہ نظام چلتا رہا تو یہ ٹیکس 2030ء میں 80 فیصد ہو جائیں گے جب لوگوں کی ساری کمائی ٹیکس میں چلی جائے گی تو پھر لوگ کام کرنا چھوڑ دیں گے اور چوری ڈاکہ کریں گے اس کا حل یہ ہے کہ اثاثوں پر ٹیکس لگایا جائے۔ جنرل ضیاء نے زکوۃ کا نظام ہی بدل دیا جو بنک میں ہے اس پر زکوۃ تھی جبکہ بنک کے باہر موجود پیسے 'اثاثے اور جائیدادوں پر کوئی ٹیکس وصولی نہیں کی گئی۔

س:۔ ناکامیوں سے نجات دلانے کے لئے آپ کیا کہتے ہیں؟

ج ۔ہمارے ہاں رولنگ لاٹ ہے حکمرانی چند خاندانوں میں بٹی ہوئی ہے یہ سب مختلف جماعتوں میں موجود ہیں جہاں بیوی بھی الگ پارٹی میں ہے کبھی میاں وزیر بنتا ہے کبھی بیوی بن جاتی ہے یہ لکیر کے اس پار رہنے والے لوگ ہیں جو نصف صدی سے حکمرانی کر رہے ہیں پاکستان میں جھگڑا ظالم اور مظلوم کا ہے۔ ملک میں صرف دو فیصد ظالم ہیں جو ملک کے سارے وسائل پر قابض ہیں ان کا بچہ ایچی سن میں پڑھتا ہے وہاں سے باہر چلا جاتا ہے اور پھر واپس آتا ہے تو اسلام آباد میں اعلی سرکاری نوکریاں ان کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں ان کے میٹرک فیل بچے اعلی عہدوں پر فائز ہوتے ہیں اور ہمارے ایم اے پاس کو نوکری نہیں ملتی۔ عوام کے مرنے کی کوئی فکر نہیں جبکہ ان کی بلی بھی بیمار ہو جائے تو اسپیشل فلائٹ سے باہر سے ڈاکٹر آتا ہے ۔اب اس ظالم طبقے نے ہمارے 98 فیصد مظلوم طبقے کو اس طرح تقسیم کیا ہے اور شیعہ سنی 'دیوبندی بریلوی ملا اور بابو اور اتنے جزیروں میں بانٹ دیا ہے اور ہر طرف ان کی جنگ زوروں پر چل رہی ہے اور وظیفہ وہ طبقہ خرچ کرتا ہے وہ جو ظالم ہے یہ لڑائیاں کرانے والے اس طبقے کے پیڈ لوگ ہوتے ہیں ۔فنڈز ملتے ہیں ان کو رعایتیں ملتی ہیں 'حکومت ان سے صرف نظر کرتی ہے گرفتار ہو جائیں تو بھگا دیتی ہے۔

س:۔ تو کیا اس صورتحال میں جہاد واجب نہیں ہو جاتا؟

ج ۔جہاد واجب ہے لیکن اس کا رخ بدل گیا ہے میرے دو سوال ہیں ۔کیا کوئی جہادی تنظیم ایسا کر سکتی ہے مثلاً کشمیر کو کوئی جہادی تنظیم بھارت سے نہیں چھین سکتی جو ایکشن یہ وہاں لیتی ہے کبھی دس فوجی مار دیئے کبھی چار مار دیئے اس کا ردعمل یہ ہے کہ وہ کشمیری

www.naqshbandiaowaisiah.com

عوام کو مارنا شروع کر دیتی ہے کبھی دس ہزار مارتی ہے ان کے گھروں کو آگ لگاتی ہے عورتوں کی بے حرمتی کرتی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر ہم کشمیر چھین لیتے ہیں تو اسے کہاں کریں گے؟ کوئی جہادی تنظیم الگ کشمیر بنا کر بیٹھ جائے گی اگر پاکستان میں شامل ہو جائے گی تو پاکستان میں کون سا انصاف ہو رہا ہے۔

س:۔ تو کیا آپ جہاد کشمیر کے خلاف ہیں؟

ج ۔خلاف نہیں ہوں لیکن پہلے یہ جہاد کرو کہ ہمارے ملک میں عام آدمی کو زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہو' اسے زندگی کی سہولیات دی جائیں اسے انصاف ملے میرے گھر میں آگ لگی ہوئی ہو میں شہر میں خیرات بانٹتا پھر رہا ہوں مجھے پہلے آگ کو بجھانا ہو گا۔ دراصل بڑی ہوشیاری سے جہاد کا نام بدل دیا گیا ہے 'افغانستان والے اور بوسینا والے ملک کے لئے لڑے اور لڑ رہے ہیں فلسطین والے وہاں اپنے ملک کے لئے لڑے اور لڑ رہے ہیں ۔ہمارا جہاد ہمارے اندر ہونا چاہئے گولی چلانا ہی جہاد نہیں ہوتا۔ پہلا بنیادی جہاد یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو اس کے بنیادی حق کے بارے میں بتائیں ۔ایسی قوت بنائی جائے جو عام آدمی کو اس کے حقوق امن و سلامتی اور عزت و آبرو کے لئے ہو۔ پھر جب کہیں جا کے یہاں ایک مضبوط پر امن ریاست بنتی ہے تو اس کی بات میں اتنا وزن ہو گا کہ بھارت سے براہ راست کہہ سکے کہ مسلمانوں پر ظلم نہ کرو۔ انہیں ان کا حق دو ایک طاقت بن جاؤ جو یہ کہہ سکے اور اگر کہنے سے بھی کوئی نہیں مانتا تو پھر جہاد حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے۔

س:۔ حکومت بھی تو یہاں اسلامی نہیں ہے؟

ج ۔تو پہلا جہاد یہ ہے کہ حکومت کو اسلامی کیا جائے میری نظر میں یہ جہاد مقدم ہے یہاں کم از کم جان' مال عزت و آبرو تو محفوظ ہو جائے یہاں تو بسیں نہ جلائی جائیں' یہاں تو قتل عام نہ ہو' یہ اسلامی ریاست ہے جس کی مساجد کے باہر جب تک دو چار لوگ بندوقیں لئے نہ کھڑے ہوں نماز نہیں ہوتی ۔ یہاں جہاد کی ضرورت ہے یہی جہاد ہے کہ یہ روز نہ ہو۔ جہاد سے مطلب بندوق یا گولی لینا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے ۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک ہزار کافر کو مار دینے سے ایک کافر کو مسلمان بنا دینا زیادہ محبوب ہے۔ حضور ﷺ کی 84 جنگوں میں مقتولین کی تعداد 1400 سے زیادہ ہے جس میں سے 200 مسلمان شہید ہوئے اور 1200 کافر مرے ۔ بندے مارنا مقصود نہیں تھا۔ 70 چوٹی کے رہنما حضور ﷺ کے قیدی بنے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو جس کا رشتہ دار ہے اس کے حوالے کیا جائے اور اسے قتل کرے اگر یہ قتل ہو گئے تو مکے کے پاس رہے گا کیا جو ہمارے خلاف سازشیں کرے اور ہمیں تکلیف دے جو مکہ میں ہماری مخالفت کرے گا۔ آپ ﷺ نے کہا کہ میں بندوں کو مارنے کے لئے نہیں بلکہ ان کو زندگی دینے کے لئے پیدا ہوا ہوں اور اس طرح انہیں بھی زندگی بخشی گئی۔ کچھ کو فدیہ لے کر معاف کر دیا گیا جن کے پاس فدیہ نہیں تھا ان سے کہا گیا کہ مدینے کے دس دس بندوں کو پڑھا دو۔ ہماری کوشش یہ نہیں ہے جو کرسی پر بیٹھا ہے اس سے کرسی لے لی جائے وہ بھی تو اس ملک کا شہری ہے وہ اس ملک کے نظام کو صحیح کرے اور اگر نہیں صحیح کر سکتا تو عوام میں وہ شعور پیدا کیا جائے تاکہ وہ صحیح لوگوں کو منتخب کریں۔

س:۔ جو اس وقت جہاد کے نام پر جاتے ہیں اس طرح کیا آپ انہیں دہشت گرد قرار دیتے ہیں؟

ج ۔اس لئے نہیں کہتا کہ جانے والے تو بیچارے بڑے خلوص سے جاتے ہیں۔ میں ان لیڈروں کے نام نہیں لینا چاہتا جو امریکہ کے خلاف نعرے لگواتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امریکہ بھارت کی پیٹھ تھپک رہا ہے اور لوگوں کے بچوں کو اسکول کالجوں سے جہاد پر بھیج دیتے ہیں جبکہ ان کے اپنے بچے امریکہ میں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ جانے والے بڑے خلوص سے جاتے ہیں لیکن عملاً" ان کی محنت کو جس سمت لگایا جا رہا ہے اس کوئی نتیجہ برآمد ہونے والا نہیں۔ اس طرح بجائے آرام کے تکلیف بڑھ رہی ہے مسلمانوں کے لئے بھی اور اللہ کی دوسری مخلوق کو بھی جبکہ اسلام کسی کو نقصان پہنچانے کا نام نہیں۔ اب آپ کے ہاں امریکہ میں دیکھیں کوئی شور نہیں کرتا' ہر شخص اپنی اپنی عبادت کرتا ہے' ہندو سکھ اپنے گوردوارے' اور مندر میں جاتے ہیں مسلمان مسجد میں عبادت کرتے

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہیں میں نے دیکھا ہے کہ وہاں برطانیہ میں ایک کمرہ بنا ہوا ہے اس میں ایک طرف ہندو کا بت پڑا ہوا ہے، سکھوں کی کتاب پڑی ہوئی ہے اور قریب میں دو صفیں بچھی ہوئی ہیں ہر کوئی اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی عبادت کرتا ہے وہاں سب کچھ کرتے ہیں یہاں لڑنے کی ضرورت کیا ہے۔ اگر عبادت ہی کرنی ہے اور اپنی عبادت بہتر سمجھتے ہو اگر لوگوں سے منوانا ہے تو انہیں کنوینس کرو کیونکہ کسی کو کوئی زبردستی جنت میں پکڑ پکڑ کر داخل نہیں کر سکتا۔

س:۔ کیا مغربی ملکوں کے ساتھ مذاکرات ہو سکتے ہیں کیونکہ دینی جماعتیں ایسا کرنے کی سخت مخالف ہیں؟

ج ۔ نبی ﷺ نے جب مل کر رہنا تھا تو اسلام کے بدترین دشمن یہودی سے معاہدے کئے کیا یہودیوں سے بڑا دشمن اسلام کا کوئی ہو سکتا ہے جو حضور ﷺ کے سامنے ان کی نبوت کے مخالف تھے آپ ﷺ کے جانی دشمن بنے ہوئے تھے اذیت دینے کے مواقع ڈھونڈتے رہتے تھے ان سے بڑا دشمن کون ہو سکتا ہے آپ ﷺ نے ان سے بھی معاہدے کئے۔ مشرکین مکہ سے بھی معاہدے کئے جن کو خود ان مشرکین مکہ نے ہی توڑا۔ جب آپ نے دنیا میں رہنا ہے تو ایک لمٹس ہوں گی۔ بطور مسلمان آپ ایک حد تک رہ سکتے ہیں اس طرح یہ حدود عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے پیروکار کے لئے بھی مقرر ہوں گی۔ اصل بات یہ ہے کہ زندہ رہنے اور عقیدے کا بنیادی حق ہر انسان کے پاس ہیں کوئی اسے مجبور نہیں کر سکتا بحیثیت انسان کوئی قادیانی، ہندو عیسائی کسی دوسرے مسلمان کو قتل نہیں کر سکتا۔ چودہ سو سال سے شیعہ سنی فرقہ چلا آرہا ہے ان چودہ سو سالوں میں کسی مسلمان ریاست نے ان کے قتل کا حکم نہیں دیا، کسی مفتی نے کسی صحابی نے ان کے قتل کا فتوی نہیں دیا تو پھر آج کون سا بڑا مفتی پیدا ہو گیا ہے جو اس طرح قتل کا حکم دیتا ہے۔

س:۔ اس ملک کو آپ کیسا سیاسی نظام دینا چاہتے ہیں؟

ج ۔ یہ بڑا مزے دار سوال ہے مجید نظامی صاحب نے بھی یہی کہا تھا کہ آپ ہر دفعہ نظام کی تبدیلی کی بات کرتے ہیں جو ہمارا اگلا نظام ہوگا اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے تو کیا ہوگا یہ تو تماشہ بن جائے گا۔ میں نے کہا کہ نظامی صاحب کسی چیز کو سمجھنے کے لئے اگر اسے کھول لیں تو آسانی ہوگی۔ ہمیں اپنے نظام کو کھولنا ہوگا، دونوں نظام کے مختلف حصے بن جائیں گے معلوم ہو جائے گا کہ یہ معاشی نظام ہے، یہ سیاسی نظام ہے یہ عدالتی نظام ہے ایک ایک کو ٹیبل پر رکھیں اور دنیا کے تمام نظاموں کو ٹیبل پر رکھیں ہم سمجھتے ہیں اسلام کا نظام ان سب سے بہتر ہے لیکن آپ ہماری رائے پر نہ جائیں خود ان نظاموں کا موازنہ کریں تو واضح ہو جائے گا کہ بہتر کون سا نظام ہے اور اگر اسلامی نظام بہتر ہے تو اس کو قبول کرنے میں کیا حرج ہے اسے اسلام سمجھ کر استعمال نہ کریں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران اسلامی نظام سے اس لئے ڈرتے ہیں یہ نظام غریب کو روٹی دیتا ہے جبکہ ان حکمرانوں کے کتے بھی بسکٹ کھاتے ہیں۔

س:۔ سیاسی اسٹرکچر کیا ہوگا؟ کیا جمہوریت ہوگی؟

ج ۔ جناب، جمہوریت تو دین ہی اسلام کی ہے۔ جمہور عربی زبان کا لفظ ہے اور سب سے پہلے اسلام نے استعمال کیا اور جمہوریت کا مطلب بھی یہی ہے کہ ملک کے ہر شہری کی بات کا مساوی وزن ہو کسی کی بات زمین پہ نہ ڈالی جائے۔ جمہوریت یہ نہیں ہے کہ چار جعلی ٹھپے لگا کر آپ وزیراعظم بن جائیں اور اب آپ خاقان چین ہیں، چنگیز خان ہیں، ہلاکو خان ہیں جو چاہے کرتے پھریں۔ جو جمہوریت اس وقت ملک میں ہے یہ ڈاکہ زنی ہے اس سے بہتر تو امریکہ میں ہے کہ اگر ایک جج امریکی صدر کو عدالت میں طلب کرے تو وہ عدالت میں جاتا ہے اور چھ گھنٹے تک کٹہرے میں کھڑے ہو کر جواب دیتا ہے یہاں تو چیف جسٹس نے سمن بھیجا تو اگلوں نے چیف جسٹس کو مار مار کر لہولہان کر دیا۔ عدالت پر دھاوا بول دیا، اس کے جنگلے اکھاڑ دیئے ہم اس جمہوریت کے حق میں ہیں جس میں عام آدمی کی بات سنی جائے اس سے بڑی جمہوریت کی مثال اور کیا ہوگی کہ ایک عورت راستے میں چلتے نبی ﷺ کا دامن پکڑ لے تو اس کی شکایت خندہ پیشانی سے دور کی جاتی ہے امیر المومنین راتوں کو اٹھ اٹھ کر لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لئے گشت کرتا ہے۔

س:۔ اسٹرکچر کیسے بنے گا؟

www.naqshbandiaowaisiah.com

ج ۔اسٹرکچر سارا بن سکتا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے ہمارا پورا اسٹرکچر اس سلسلہ میں موجود ہے جس کی تفصیل خاصی طویل ہو جائے گی لیکن مختصراً" یہ کہ ہمیں اپنی عوام کو پہلے جمہوریت کا شعور دینا ہو گا' ووٹ کو کسی کی ٹانگ کھینچنے کے لئے اور کسی کو چڑھانے کے لئے استعمال کرنے سے روکنا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ اگر عبوری حکومتیں جو دو سال رہتی ہیں عوام کو شعور فراہم کریں تو ووٹ کی اہمیت خود بخود اجاگر ہو جائے گی۔

س:۔ آپ کے خیال میں عوام کب تک جذبات کی رو میں ذلیل ہوتی رہے گی؟

ج ۔شاید اب مزید تجربات کی گنجائش نہ رہے 'لوگوں کی اب امیدیں دم توڑ چکی ہیں آپ نے دیکھا ہو گا کہ لوگوں نے اب صرف 17 فیصد ووٹ دیئے تھے جن کا اعلان بھی کر دیا گیا تھا لیکن بعد میں جب معلوم ہوا کہ 25 فیصد سے کم ووٹوں پر دنیا مانتی ہی نہیں تو پھر 27 فیصد کر دیا گیا۔

س:۔ کیا نئی ٹیکنالوجی سے ہمیں ہمکنار ہونا چاہیے یا نہیں؟

ج ۔ہم تو کہتے ہیں کہ ہر نئی شے اللہ کی عطا ہے اور اس شے کے اندر جو شر ہے اس سے بچا جانا چاہیئے اور جو اس میں فلاح کا پہلو ہے اس کو اجاگر کیا جانا چاہیئے ۔جس فرقے کے مولوی کو جب تک ٹیلی ویژن پر کوریج ملتی رہے تو اس وقت ٹی وی حلال ہوتا ہے لیکن جب دوسرا آتا ہے تو یہی ٹی وی حرام ہو جاتا ہے۔ جتنا اس کے خلاف توانائی صرف ہوتی ہے اگر اتنی ہی توانائی اس کے بہتر استعمال پر ہو اور معیاری پروگرام دکھائے جائیں بچوں کو تعلیم دی جائے تو بہتر ہے ۔ ادھر بیت اللہ میں ٹی وی کیمرے لگے ہوئے ہیں سب بیٹھے حج دیکھتے ہیں۔

س:۔ ہمارا مولوی مائیک بھی استعمال کرتا ہے عمرے اور حج کے لئے ہوائی جہاز بھی استعمال کرتا ہے لیکن جب چاند کا مسئلہ آتا ہے تو اسے ننگی آنکھ سے دیکھنے کا ہی کیوں کہتا ہے؟

ج ۔رویت ہلال کا مقصد ہی غلط ہے ساری دنیا میں وقت ایک سا نہیں رہتا کہیں چاند ہوتا ہے اور کہیں سورج ہوتا ہے اس لئے چاند کے اپنے اپنے زون ہیں۔اب تو کمپیوٹر پر دنیا کا ایک ایک انچ ناپا جا چکا ہے ہمارے ملک میں اگر چاند کے زون مقرر کئے جائیں جن میں چاند نظر آئے وہاں عید ہو گی اور یہ زون اپنی اپنی رویت ہلال کمیٹی بنائے ۔اب اگر کراچی میں چاند نظر آتا ہے تو ہمارا ان سے نصف گھنٹے کا فرق ہے اس کا مطلب ہے کہ یہاں تو غروب ہو گا لیکن وہ نصف گھنٹے بعد غروب ہو گا اس لئے اس کا اعلان صرف اس علاقہ میں ہو گا جہاں نظر آ رہا ہے ہمارے مولوی کو پتہ ہی نہیں ہمارے حکمرانوں کو چاہیئے کہ اس ٹیکنالوجی کو اس شعبے میں استعمال کرے ۔یہاں تو جناب اب چاند کے نظر آنے نہ آنے پر کروڑوں روپے کا جوا لگنا شروع ہو گیا ہے۔ سب لوگوں کو امید تھی کہ چاند نظر آئے گا اور لوگوں نے پیسے لگا دیئے اور انہوں نے رشوت لے لی اور ہم نے 31 روزے رکھے اور چاند نظر نہیں آیا اور یہ ساری تفصیلات اخبارات میں آگئی ہیں۔

س:۔ اب تک جو باتیں آپ نے کی ہیں ایسے علماء قید خانوں کی نذر ہوتے رہے ہیں آپ کیا کہتے ہیں؟

ج ۔یہ تو وقت اور حالات کی بات ہے میری رائے میں جو لوگ قید خانوں میں مرے انہیں مار کوئی بھی نہ سکا۔وہ لوگوں کے دلوں میں آج بھی زندہ ہیں اگر اسلامی نظام کے نفاذ میں ہمارے ساتھ ایسا ہوا تو ہمارا پروگرام ہے کہ ہم زنداں توڑ دیں گے ہم ٹالریٹ نہیں کریں گے ۔ہماری کوشش ہے باقی اللہ کی مرضی ہے ۔کیونکہ آثار نہیں ہوتے بلکہ آثار تو بعد میں آتے ہیں فتح مکہ کے آثار کہاں تھے جنگیں خلوص سے جیتی جاتی ہیں۔

س:۔ آپ کا خیال ہے کب تک اسلامی نظام نافذ ہو گا؟

ج ۔کوئی عرصہ متعین تو نہیں کیا جا سکتا لیکن ہمارا یہ یقین ہے کہ اس خطے میں اسلام نافذ ہو گا کیونکہ سیرت کے مطالعے سے اور حضور ﷺ کی بعض نشانیاں بتاتی ہیں کہ یہاں سے اسلام کا ریوائیول ہو گا۔

تبدیلی فون نمبرز

دار العرفان منارہ کے فون نمبرز تبدیل ہو گئے ہیں۔ ساتھی نیا نمبر نوٹ فرمالیں۔

نیا نمبر 0573-562200

www.naqshbandiaowaisiah.com

ادھوری آزادی اور ہم

وطن عزیز کو آزاد ہوئے 53 برس بیت چکے ہیں مگر وطن عزیز کے نظریات جن کی بنیاد پر یہ وطن حاصل کیا گیا تھا آج بھی پورے نہیں ہوئے۔وہ مقدس سرزمین جس کو امن 'محبت اخوت' کا سرچشمہ بننا تھا۔ آج نفس کا شکار ہے۔ ہر طرف ظلم وستم کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔انصاف 'تعلیم' علاج آج بھی عام آدمی کی پہنچ سے بہت دور ہیں۔زیر نظر مضمون حافظ عتیق الرحمان کا جس میں یہ احساس دلایا گیا ہے کہ نظریاتی بنیادوں پر حاصل کئے گئے ملک پر اسلام کو تجربہ کے طور پر ہی اپنالیا جائے۔ کیونکہ یہ اس وعدہ پاکستان کا مطلب کیا۔ لاالہ الااللہ کا انعام الٰہی ہے۔

تحریر۔ حافظ عتیق الرحمان

قیام پاکستان کا حقیقی مقصد اس سرزمین کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانا تھا' جہاں پر قوانین اسلامی رائج کرکے ان کے نتائج حاصل کئے جائیں۔ تحریک پاکستان کی ابتداء کا سلسلہ تو اس لمحہ جاوداں سے ملتا نظر آتا ہے جب ایک مسلمان عورت کی پکار کے جواب میں ایک فرزند اسلام اپنی غیرت کے جوش کی تاب نہ لاتے ہوئے سرزمین ہند کے سینے پر سینہ تان کر آکھڑا ہوا تھا اور اس نے اس دھرتی پر جذبوں کی کارفرمائی کے وہ نقوش ثبت کئے جن پر صدیوں سے محیط راستے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منور ہوگئے میں اپنے ماضی کے جگمگاتے گوشوں کی تصویر کشی ضرور کرتا مگر داستان کی طوالت کا اندیشہ مجھے اس بات پر مجبور کررہا ہے کہ میں اپنی بات ماضی میں قریب تک محدود رکھوں۔

انگریزوں کو سرآغاز ہی ہندوؤں کا تعاون میسر آگیا' دونوں نے مل کر دو سوسال سے زیادہ عرصہ صرف اس کوشش میں صرف کیا کہ مسلمانوں کو ہمیشہ کی غلامی پر مجبور کردیا جائے ان پر ملازمت 'صنعت' حتیٰ کہ زندگی کے دروازے بند کرکے انہیں عضو معطل بنادینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی مگر

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

خیر مسلمان تادیر غلامی کی زندگی پر شاکر رہتے' یہ ان کی فطرت کے خلاف تھا' وقت نے انگڑائی لی 'حالات نے پلٹا کھایا' اللہ پاک نے احسان فرمایا کہ اس نے نیند سے اٹھائی ہوئی قوم میں کچھ لوگ سرسید احمد خان 'محمد علی جوہر' علامہ اقبال کی صورت میں پیدا ہوئے 'یہ صبح کے وہ ستارے تھے جو طلوع آفتاب کی بشارت بن کر افق پر نمودار ہوئے اللہ نے پھر انہیں محمد علی جناح کی صورت میں میر کارواں عطا کیا اور منزل کا طویل سفر دنوں میں طے ہوگیا۔

لے کے انگڑائی جو بیدار ہوئے اہل چمن
ہو گیا قصہ پارینہ خزاؤں کا چلن

نظریہ پاکستان دراصل نظریہ اسلام ہے ایمان عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر سب سے پہلی ریاست مدینہ النبیؐ ہے جس اسلامی ریاست کے بانی داعی انقلاب حضرت محمد رسول ﷺ تھے اسی طرح تقریباً" چودہ صدیوں بعد ایمان 'عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر ریاست مدینہ کے بعد ایک اسلامی ریاست پاکستان کا قیام معرض وجود میں آیا' جس کا نعرہ ہی یہ تھا پاکستان کا مطلب کیا ہے......لاالہ الااللہ کی صدا گونج رہی تھی۔

یہ صرف یہی کلمہ حق تھا جس پر بوڑھوں نے اپنے بیٹے ذبح کروائے ماؤں نے اپنے لخت جگر کٹوائے 'بہنوں نے اپنے سہاگ لٹائے 'بھائیوں نے اپنے سروں پر کفن باندھ کر جسم کے ٹکڑے صرف اس راہ حق کی قربانی میں کروائے 'ماؤں 'بہنوں' بیٹیوں کے پاک وجودوں کی آبروریزی کی گئی یہ بوڑھا آسمان گواہ ہے کہ مسلمان بچیاں جن کی حفاظت کے لئے انہیں شہر سے باہر ایک قلعہ میں بند کیا گیا تھا جب سکھ مظالم ڈھاتا وہاں پر پہنچا تو ان معصوم ماؤں بہنوں' بیٹیوں نے اپنے مکانوں کو آگ لگادی اور ان مکانوں سے چیخ وپکار کی بجائے پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ کی صدا گونج رہی تھی۔

یہ زمین شاہد ہے کہ جب امرتسر سے راہ حق کا قافلہ رواں دواں تھا اس قافلہ میں ایک لٹنے والے خاندان کے دو افراد اس مقدس سرزمین کی طرف آرہے تھے ایک ماں 'دوسرا اس کا نو مولود بچہ ماں کا دودھ خشک ہونے کی وجہ سے بچہ رونے 'بلکنے تڑپنے لگا امیر قافلہ نے کہا کہ اے بہن اس کے شور کی وجہ سے سکھ ہم پر اور مظالم ڈھائے گا لہٰذا اس کا انتظام کرو تو اس عظیم ماں نے اپنا آخری سہارا بھی ندی میں پھینک دیا جا پاک دھرتی کے لئے پیوند زمین ہوجا' لاہور ریلوے اسٹیشن پر

www.naqshbandiaowaisiah.com

جب ٹرین رکتی تھی تو اس میں صرف ایک ڈرائیور زندہ ہوتا تھا گلے سرے سے لے کر پچھلے سرے تک بوگیاں لاشوں کے ٹکڑوں سے اٹی ہوئی تھیں ان کے بدن کے ٹکڑے جوڑ کر ایک بدن بنانا ممکن نہ تھا۔ یہ وہ مسافر تھے جو گھروں کے دروازے کھلے چھوڑ کر جائیدادیں زمینیں چھوڑ کر لباس اور کھانے پینے کے برتن تک چھوڑ کر پاک سرزمین پاک معیشت کی سرزمین پاک انصاف و تعلیم کی زمین مقدس کے لئے گھروں سے نکلے تھے۔

آخر اتنے مصائب تکالیف شہادتوں پہ شہادتیں کس لئے کیوں؟

ان کی منزل صرف اس پاک دھرتی پر پاک نظام رائج کرنا تھا اس پاکستان کے ہر شعبے میں قانون خداوندی اور فرمان نبوی رائج کرنا تھا پاکستان کا مطلب کیا ہے؟ پاک سرزمین پاک لوگ پاک نظام پاک دستور پاک طریق کاروبار پاک معاملات پاک معاشرت پاک تعلیم وسیاست وعدالت کی جگہ "ارے پاکستان کو کو عربی میں مسجد کہتے ہیں جہاں کی ہر چیز پاک ہو مگر ہم نے یہاں پر کیا پاک رہنے دیا؟ معیشت ہماری سود پر استوار جو اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ ہے سیاست ہماری فرعونیت کا تاج ہے تعلیم ہماری مذہب سے دور لارڈ میکالے کا نظام تعلیم علماء ہمارے (معذرت کے ساتھ) مفادات فرقہ داریت کا سرچشمہ عوام ہماری دو وقت کی روٹی کے محتاج آخر اسلام نظریہ پاکستان تو دراصل نظریہ اسلام ہے سرراہ عدالتوں میں تعلیمی اداروں میں بازاروں میں دفاتر اور روزمرہ کی زندگی میں کیوں نظر نہیں آتا کہاں مسمار ہو گیا یہ کہہ دینا کہ پاکستان بن گیا آسان ہے مگر اس داستان آزادی کو دہرانا مشکل ہے پھول کھلا ضرور مگر خون جگر سے پرورش پاکر کھلا سحر طلوع ضرور ہوئی مگر ظلمت شب میں ہزاروں غموں اور سسکیوں کی آواز لے کر آزادی نصیب ہوئی مگر اس کے دامن میں گمنام مجاہدوں کا خون ماؤں بہنوں بوڑھوں جوانوں کی تڑپتی سسکتی لاشیں دکھائی دے رہی ہیں۔

آخر نشان منزل کدھر گم ہو گیا لاکھوں قربانیوں کے بعد ٹکڑا حاصل ہو گیا مگر وہ نظریہ وہ مقصد پامال ہو گیا

لہو برسا بہے آنسو لٹے راہرو کٹے رشتے
ابھی تک نامکمل ہے مگر تعمیر آزادی

آج 53 سال بیت جانے پر گولڈن جوبلی منانے والا سرراہ جشن آزادی منانے والا اس بات کی خوشی کسی مقصد کے لئے جشن کیا وہ مقصد وہ نظریہ وہ عزم صمیم پورا ہو گیا؟

کیا پاکستان اس لئے بنا کہ مسلمان ہی مسلمان کی گردن کاٹے بموں کے دھماکے کرکے زندگی کو لاشوں میں تبدیل کریں ہمارے نوجوانوں کے ہاتھوں میں کلاشنکوف پکڑا کر بھرے بازاروں اور تعلیمی اداروں کو مقتل بنا دیا جائے دن دیہاڑے ڈاکے پڑتے رہیں سربازار مسلمان ہی مسلمان بچیوں کی عزت لوٹیں خاندان کے خاندان اپنے گھر کے اندر ہی ذبح کردیئے جائیں اور قاتل کو کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔

کیا پاکستان اس لئے بنا کہ جان و مال اور عزت کے محافظ لوگ ڈاکوؤں اور قاتلوں کی حفاظت پر مامور ہوں؟

نہیں نہیں.... یہ تو صرف خلوص کے ساتھ کئے گئے وعدے پر انعام الٰہی ہے صرف دین اسلام کی سربلندی کے لئے

آج تصویر پاکستان پامال ہے۔ پہلے 25 سالوں میں وطن عزیز کا بازو کٹ گیا مفلوج ہو گیا اور موجودہ 53 برس مکمل ہونے پر شہ رگ پاکستان کی سودابازی بذریعہ مذاکرات ہو رہی ہیں اور جب شہ رگ کٹ جائے تو لاشیں ڈھانچے بن جایا کرتی ہیں جبکہ دوسری طرف کراچی ہانگ کانگ کے خواب دیکھ رہا ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا
جاؤ جاکر کہہ دو ساحل کے شبستانوں سے
لنگرانداز ہیں ہم آج بھی طوفانوں سے

آخر کیوں؟ غیرت ایمانی کدھر گئی گولڈن جوبلی بڑے بڑے سیمینار جلسے جلوس تقریریں تحریری کانفرنسیں اور اجلاس کس لئے؟ چھوڑیئے لمبی لمبی تقریروں کو زندہ باد مردہ باد کو مگر آؤ لمحہ فکریہ ہے سوچیں کہ شہداء پاکستان کو روز محشر کون سی آزادی اور ان کی امانت کا حال کیا بتائیں گے یقیناً ضمیر ابھی زندہ ہیں دلوں میں عشق رسول ﷺ ہے آؤ اس کراس نصب العین کو پالیں اس کی تکمیل کے لئے کوشاں ہو جائیں اور اس ملک کے ہر شعبہ پر خواہ سیاست ہو معیشت ہو اقتصادیات ہو

باقی صفحہ 31 پر

www.naqshbandiaowaisiah.com

مجاہد نہیں ہے تو

میں نے یہ کب کہا کہ نمازی نہیں ہے تو
لیکن خدا کے دین کا غازی نہیں ہے تو

کس نے کہا کہ عابد و زاہد نہیں ہے تو
افسوس تو یہ ہے کہ مجاہد نہیں ہے تو

کہتا ہے کون ذکر کا عادی نہیں ہے تو
پر ہمنوائے ذوق جہادی نہیں ہے تو

اچھی کہی کہ بے حس و غافل نہیں ہے تو
سینہ سپر عدو کے مقابل نہیں ہے تو

کس نے کہا کہ دین کا راہی نہیں ہے تو
پر دشمنوں کے حق میں تباہی نہیں ہے تو

تسلیم ہے کہ بزدل و کاہل نہیں ہے تو
لیکن خدا کی فوج میں شامل نہیں ہے تو

جان آفریں پہ جان کو اپنی فدا کرے
مولیٰ تجھے بھی شوق شہادت عطا کرے

از سفینہ۔ نور زمان [illegible]

www.naqshbandiaowaisiah.com

باتیں ان کی خوشبو خوشبو

مکتوب

حضرت اللہ یار خانؒ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے بانی اور مجتہد فی التصوف تھے۔ ان کی ایمان افروز باتوں کا یہ مستقل سلسلہ ماہنامہ المرشد کے ہر شمارے میں شائع کیا جاتا ہے۔ زیرِ نظر تحریر مولانا کا اپنے شاگرد فضل حسین کو ارسال کردہ مکتوب ہے

از چکڑالہ 14-10-1963 الداعی الی الخیر ناچیز اللہ یار خان

بخدمت شریف عزیزم السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ سرگودھا میں 5-10-63 کو تمام رفقاء کار نے شام تک بڑی سخت انتظار کی تھی۔ بار بار جناب کا نام لیتے تھے مگر آخر مشائخ سے علم ہوا کہ وہ نہیں آئیں گے۔ اگر آپ آجاتے تو جناب کو تمام مشائخ حتی کہ قلب الاقطاب صاحب کے سامنے پیش کیا جاتا۔ دعا کرائی جاتی جناب کی ترقی کے لئے اور عرض کی جاتی کہ ان کو اس راستہ پر 18 سال ہو چکے ہیں مگر جناب کی قسمت ہمارا کیا اختیار ہے‘ آپ گھبراتے کیوں کر ہیں۔ اٹھارہ سال آپ نے بھی خدا کی راہ میں لگائے ہیں۔ وہ محنت ضائع کرنے والی ذات نہیں ثواب تو ملے گا۔ آپ کو علم نہیں‘ 16 سال تو بندہ نے بھی لگائے ہیں‘ سولہ سال کے بعد معمولی پانی کی بوندیں پھوٹیں۔ بیس سال کے بعد دریا کی لہریں شروع ہوئیں۔ بائیس سال بعد دریا طغیانی میں آیا۔ ساڑھے تیئس سال بعد سمندر کی ٹھاٹھیں شروع ہوئیں۔ آپ یاد رکھیں مقام احدیت سے سلوک شروع ہوتا ہے اور کمالات الوالعزمی تک نصف سلوک ختم ہوتا ہے‘ آگے آدھی یعنی نصف ولایت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ نویں عرش سے آگے عالم تحیر ہے یعنی عالم حیرت وامر ہے‘ اس میں کافی منازل آتے ہیں۔ آخری منزل مقام تسلیم ہے۔ جس پر اولیاء اللہ کی ولایت ختم۔ آگے انبیاء کی ولایت‘ مقام خلہ‘ مقام محبت‘ مقام محبت خاصہ‘ مقام حب صرفہ‘ مقام رضا‘ آگے مقام کمالات نبوت‘ پھر کمالات رسالت‘ پھر اولوالعزمی‘ آگے نامدار رسالتؐ کی ولایت جس میں سمندر کی لہریں ہیں۔ یہ بدکار تیر رہا ہے اور غوطے لگا رہا ہے۔ یاد رکھیں مقام خلہ سے آگے سوائے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے سابق اولیاء اللہ سے کسی نے قدم نہیں رکھا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ انسان کے بس سے باہر ہے۔

عزیزی! ہمیشہ خدا سے دعا کا طالب رہیں۔ یہ کسی انسان کا اپنا ذاتی کمال نہیں‘ مقام رضا سے آگے ولی اللہ کے مابین اور خدا کے مابین یعنی مقام رضا کے بعد ولی کو خدا تعالیٰ سے وہ نسبت پیدا ہو جاتی ہے‘ جو نسبت خدا سے انبیاء علیہ السلام کو ہوتی ہے‘ جس نسبت سے انبیاء علیہ السلام خدا سے فیض حاصل کرتے ہیں‘ اس نسبت سے ولی بھی خدا تعالیٰ سے فیض لیتا ہے‘ اس کی سمجھ و علم مقام رضا کے بعد ہوئی۔ مگر ولی بواسطہ انبیاء کی اتباع اور صحیح متبع ہونے کی وجہ سے لیتا ہے‘ بغیر اتباع انبیاء محال ہے۔ نبی براہ راست لیتا ہے‘ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا رب ذدنی علما عزیزی یہ باتیں عام نہ کیا کریں۔

عزیزی! میں تو اب مشائخ و حضور ﷺ کی طرف سے مجبور ہوں کہ تبلیغ کرتا ہوں۔ تعلیم کتابوں کی دیتا ہوں۔ قدرے دنیا کے کاروبار کرتا ہوں۔ توجہ‘ ذکر‘ تعلیم سلوک دیتا ہوں ورنہ دل چاہتا ہے ایک میں ہوں ایک میرا رب ہو ہمارے درمیان دوسرا کوئی حائل نہ ہو۔ جو نہیں جانتا تھا رب نے دے دیا۔ اس کی ذات کا لاکھ لاکھ شکر ہے وہی میری تمام ضروریات کا کفیل‘ وہی کافی ہے‘ اسی پر بھروسہ‘ وہی معبود‘ وہی مسجود‘ وہی مقصود‘ لاالہ غیرک اللہ اللہ اللہ

باتیں دل میں رکھنا۔ رب پوچھے گا کہ اے اللہ یار تم نے کیا لکھ دیا۔ راز کو کیوں کر ظاہر کیا۔ یہ منازل کسی نے بتائے سابقہ میں سے ...... چوہدری شہباز الدین کو السلام علیکم عرض کرنا۔ والسلام مع الاکرام

www.naqshbandiaowaisiah.com

میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہو

تحریر۔ محمد الطاف قادر گھمن

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو انگریزوں نے اس ملک کو چھوڑتے ہوئے کشمیر کو غیر حل طلب مسئلے کے طور پر چھوڑ دیا تب سے اب تک 53 سال گذرنے کے باوجود کشمیری اپنی آزادی کی جدوجہد اور ہندو غاصب سے آزادی کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔

بے شمار قربانیاں اور شہادتیں اس جدوجہد کے عرصے میں دینے کے باوجود آج بھی کشمیر سلگ رہاہے ۔کشمیر کی خوبصورت وادی اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے انتظار میں ہے کہ کوئی تو محمد بن قاسم بن کر آئے اور امت مسلمہ کی ان تڑپتی سسکتی ہوئی بچیوں کے سر پر ہاتھ رکھے۔ ان کی عصمت کا تحفظ کرے۔ اور ازلی دشمن ،یہودیوں اور نصرانیوں کے ایجنٹ ہندو سے چھٹکارا دلائے۔

اب جب کہ آزادی کی تحریک اپنے پورے عروج پر ہے اور اللہ تعالیٰ کی کمال مہربانی سے پوری دنیا اب اس سنگین مسئلہ کی طرف متوجہ ہوئی ہے تو اس مسئلے کو دبانے کے لئے اور اس تحریک آزادی کو دبانے کے لئے مختلف تجویزیں اور منصوبے سامنے لا رہے ہیں جن کا صل مقصد اس تحریک آزادی اور جہاد کو پس بشت ڈالنا اور عالمی رائے عامہ کی توجہ ہٹانا ہے۔

اب تازہ ترین تجویز مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی اور کشمیری رہنما فاروق عبداللہ کی

خود مختاری کی قرارداد ہے

یہ بھی اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ لیکن اس سبب کے باوجود کیا ہم حالات کی سنگینی کو سمجھ رہے ہیں؟ کیا ہم ان سازشوں کے مقابلے کے لئے تیار ہیں؟

حالات ہمارے قابو سے باہر ہونے والے ہیں کیا ہمیں اس کا شعور ہے ایسا وقت آنے والا ہے کہ بھارت کے خلاف جہاد کی بجائے خود مختاری عالمی ریاست یا آزاد ریاست کے حامی کشمیریوں اور ہندو کے پروردہ کشمیریوں کے ساتھ الجھنے اور پھر اس کے بعد عالمی دباؤ اور عالمی اداروں کے انسانی حقوق کے دباؤ کی طرف سے اور انسانی حقوق کے ٹھیکیداروں کی جانب سے کوئی سنگین صورتحال پیدا ہو کیونکہ اقوام متحدہ کل تک تو بھارت سے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا مطالبہ کرتی تھی۔

ایسا نہ ہو کہ بھارت کی جگہ پاکستان سے اپنے کشمیر کو خود مختاری یا آزادی دینے کا کہا جانے لگے اور کشمیری بھی اسلام اور دین کارشتہ بھول کر اور اس یہودی پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر خود مختاری اور آزادی کا مطالبہ کرنے لگیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دین کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے

اسی سے ہم متحد ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ رشتہ کمزور ہوا تو مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بننے سے کوئی قوت نہ روک سکی۔ بنگالیوں کو پاکستانیوں کی بجائے ہندوبت پرست اپنے ہمدرد لگنے لگے۔

اسلام کو اپنے اس ملک کا حاکم بنائیں اور اپنے رشتہ اسلام کو تعلق کی بنیاد بنائیں اور حقیقت بھی یہی ہے تو پھر ہم متحد رہ سکیں گے ورنہ.....

جس طرح مسئلہ کشمیر کے حل کے مختلف فارمولے سامنے آرہے ہیں

○ کشمیر کو خود مختار ریاست بنادیا جائے اصل وادی کشمیر کو international country قرار دیا جائے۔

ہندوستان نے حریت کانفرنس سے بات چیت پر رضامندی ظاہر کی یہ بھی بین الاقوامی سازش ہے کہ آزاد کشمیر شمالی علاقہ جات، سری نگر ،جموں اور لداخ کو پانچ علیحدہ اور خود مختار ریاستوں میں تبدیل کردیا جائے اور ان پانچ ریاستوں کی فیڈریشن بنائی جائے اور پھر انتخابات کرائے جائیں یا ریفرنڈم کے ذریعے ان کی پاکستان یا ہندوستان کے ساتھ الحاق کے متعلق پوچھا جائے ۔کیا پھر یہ ریاستیں کسی اور ملک کے ساتھ شامل ہونا چاہیں گی یا ان کو شامل

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہونے دیا جائے گا۔جب کہ ہمارا کشمیریوں کے ساتھ صرف اور صرف اسلام کا رشتہ ہے اور جب یہ رشتہ بھی کمزور پڑ چکا ہو ملک پر وہی کافرانہ نظام ہو جو بھارت میں ہے تو پھر کیا کشمیری پاکستان کے ساتھ شامل ہونا چاہیں گے بالکل اسی طرح ہی شمالی علاقہ جات کا معاملہ ہے شمالی علاقہ جات آزادی پاکستان کے وقت سے پاکستان سے الحاق چاہتے تھے۔لیکن ہم نے شمالی علاقہ جات کا مسئلہ کشمیر کے ساتھ نتھی کرکے اس حساس علاقے کی پاکستان میں شمولیت کو...... کر رکھا ہے۔

اب شمالی علاقہ جات اور کشمیر کے عوام میں بھی وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اور پاکستانی حکمرانوں کی بے رخی دیکھتے ہوئے الحاق کے وہ جذبے اور خواہش نہیں ہے جو 1947ء میں اسلام کے نام پر حاصل کی گئی تھی۔اب ہمارا رشتہ اسلام سے بھی کمزور پڑتا جا رہا ہے۔

کشمیر نے 1947ء سے ڈوگرہ راج سے نجات حاصل کرکے پاکستان کے ساتھ الحاق کی خواہش ظاہر کی تھی میر آف نگر اور میر آف ہنزہ نے پاکستان کے تحت آنے کی تحریری درخواست کی تھی لیکن ہماری مصلحتیں آڑے آئیں اور ہم نے اس حساس علاقہ کو کشمیر کے ساتھ نتھی کر دیا اور سمجھ لیا کہ اگر ان علاقہ جات کا الحاق پاکستان کے ساتھ کیا گیا تو کشمیر کی آزادی کا ہمارا موقف کمزور پڑ جاتا ہے۔

لیکن اب حالات ایسے رخ پر چل رہے ہیں کہ ماضی میں کی گئی غلطی ہمیں بھگتنی نہ پڑ جائے تو اس سب کا حل یہ ہے قبل اس کے کہ کوئی ایسا منصوبہ سامنے آئے کہ کشمیری عوام کا ہی کوئی حصہ اس بین الاقوامی دباؤ کے مطابق 'خود مختار کشمیر کے لئے آواز اٹھانے لگے۔ کشمیری عوام بھی اگر اس بین الاقوامی سازش کا حصہ بن جائیں اور آزاد کشمیر کا پاکستان کے ساتھ الحاق کر دیا جائے۔مقبوضہ کشمیر کی جدوجہد تو جاری رہے گی لیکن ہم ایک دوغلی پالیسی پر عمل کرکے جو نقصان اٹھا رہے ہیں وہ ختم ہو جائے گا۔میڈیا اب اتنا طاقت ور ہو چکا ہے کہ اب کوئی بھی بات ڈھکی چھپی نہیں رہتی۔کشمیر کا پاکستان کے ساتھ الحاق کوئی عجیب بات نہیں ہوگی کیونکہ دنیا اس بات کو پہلے بھی سمجھتی ہے اور جانتی ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے لہٰذا عالمی دباؤ کی مصیبت کو بڑی مصیبت بننے سے پہلے ہی سنبھالا جائے تو بہتر ہوگا۔

اس صورت حال پر اہل اقتدار اور کشمیری عوام اور شمالی علاقہ جات کے عوام کے درمیان فاصلے بڑھ رہے ہیں۔دوریاں 'عدم اعتماد کی فضاء 'زیادتیاں 'ناانصافیاں اور محرومیاں ہیں۔ اس لئے اب وقت ہے اور الحاق کشمیر وقت کی اہم ضرورت ہے ورنہ.......

ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

لہٰذا اب ہمیں کوئی دیر کئے بغیر کشمیر اور شمالی علاقہ جات کا پاکستان کے ساتھ الحاق کا فوری طور پر اعلان کر دینا چاہئے ورنہ دیر پر ہمیں بین الاقوامی دباؤ 'بھارت کے پراپیگنڈے کے ساتھ ساتھ اندرونی طور پر ان علاقوں کی عوام کی بھی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا ۔دنیا جانتی ہے کہ کشمیر پر عملاً" پاکستان کی ہی حکومت ہے پھر ہم نے کبوتر کی طرح آنکھیں کیوں بند کر رکھی ہیں؟

امید برحق ہے کہ اہل علم و دانش اور حکومت وقت اس ایشو پر ضرور توجہ دے گی حالات متقاضی ہیں کہ اب بدل دو رخ بادبانوں کا.....کیونکہ یہ ملک وقوم اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ میری دلی دعا ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

بقیہ: ادھوری آزادی

تعلیمات ہو'لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کو نافذ کرو۔ یہ میری ذمہ داری اور آپ کی ذمہ داری ہے 'یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم پہلے اپنے وجود چھ فٹ کے باڈی سٹرکچر پر اسلام نافذ کریں پھر اپنے گھر' محلے اور بستی اور شہر میں اس کا چرچا عام کریں کہ پاک وطن میں پاک نظام ہو گا" آؤ اس سارے سسٹم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں 'اللہ کی مدد آج بھی مخلص مومنین کے ساتھ ہے اس عمارت سسٹم میں اپنے وجود جو حقیقی اسلام ہوں لگائیں۔

آؤ اپنے جسم چن دیں اینٹ پتھر کی طرح
بے در و دیوار ہے لیکن یہ گھر تو اپنا ہے

آؤ ادھوری آزادی کی سوچ پر عہد کریں کہ ہم ظلم کے خلاف اور امریکہ بھارت کے خلاف علم جہاد بلند کرکے پوری دنیا پر اسلام نافذ کریں گے 'انشاء اللہ کیونکہ میرا ایمان ہے کہ کہ غلبہ اسلام اس ملک کا مقدر ہے۔انشاء اللہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

کلام شیخ

تیری یاد ہم سفر ہے تیری یاد دلربا ہے
وہ جگہ ہے میری منزل جہاں تیری خاک پا ہے
تیرے نور سے ہیں روشن میری راہیں دوجہاں میں
تیرا نام بن کے سورج دل میں چمک رہا ہے
تیرے راستوں میں ہر جا بکھرے ہوں چاند جیسے
دیکھیں نظر سے دل کی وہ تیرا نقش پا ہے
میں اور طلب ہو تیری کہاں یہ مجال میری
دل زار ناسمجھ ہے ہر دم تڑپ رہا ہے
کبھی نور بانٹتا تھا تیرا قافلہ جہاں میں
مگر آج تیرا مسلم ظلمت میں گھر گیا ہے
اسے اک نظر عطا کر، اسے خود سے آشنا کر
یہی ہے علاج اس کا ورنہ یہ مٹ رہا ہے
تو پیمبر زماں ہے تیرا نور جاوداں ہے
اسے کر عطا خدارا یہی اس کا آسرا ہے
دل زندہ پھر عطا کر، اسے درد آشنا کر
ملے پھر سے قافلے میں جس سے بچھڑ گیا ہے
تیرے نام پر فدا ہو، تیرا درد بانٹتا ہو
بن جائے اس کی بگڑی سیماب کی دعا ہے

سیماب اویسی

www.naqshbandiaowaisiah.com

الکفر ملۃ الواحدۃ

روئے زمین پر دو سو کروڑ مسلمان الگ الگ اپنی انفرادی زندگیاں بسر کر رہے ہیں ہر جگہ پر مسلمان ہی مظلوم ہے اور شیطان نے مسلمانوں کو اپنی اپنی ڈفلی بجانے پر لگا رکھا ہے۔ مسلمان آپس میں مختلف فرقوں کا شکار ہیں جبکہ کفر اپنی پوری طاقت سے مسلمانوں کو کچلنے میں مصروف ہے۔ کفر تو ایک ہی ملت ہے 'قرآن کو چھوڑ کر' محمد رسول اللہ ؐ کو چھوڑ کر جہاں بھی جائیں کفر ہو گا' ظلم ہو گا' جبر ہو گا' تاریکی ہو گی' کیونکہ زمین و آسمان کا نور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے جتنا کوئی نور سے دور ہو گا تاریکی میں گرتا چلا جائے گا۔

درس قرآن-امیر محمد اکرم اعوان

میرے بزرگو! دوستو! قرآن حکیم کی جو آیہ کریمہ میں نے پڑھی ہے اس سے پہلے خداوند عالم نے مومنین کو چند احکام دیئے ہیں اور اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کی نافرمانی کرتے ہیں تو ایک قاعدہ اور ایک طریقہ آ رہا ہے کہ مقابلے میں ذہین مقابل وہ ہوتا ہے جو دشمن سے ہتھیار ہی چھین لے جو ہتھیاروں سے لڑتے ہیں وہ مرتے مارتے ہیں خواہ جیت بھی جائیں کچھ اپنا نقصان بھی کرتے ہیں کچھ زخم خود بھی اٹھاتے ہیں اور سب سے بودا سب سے نکما اور سب سے نالائق لڑنے والا وہ ہے جو دشمن کے کہنے پر اپنا ہتھیار ہی پھینک دے لڑائی ہو رہی ہے ہتھیار دونوں طرف چل رہے ہوں اگر دونوں طرف سے چلیں گے تو ظاہر ہے فتح شکست تو اس قادر مطلق کے ہاتھ میں ہے اس وحدہ لاشریک کے ہاتھ میں ہے لیکن ظاہر ہے کہ دونوں کو کچھ نہ کچھ تو چوٹیں لگیں گی تو ایک قاعدہ جنگ کا یہ بھی ہے۔ قران حکیم کا یہ قاعدہ ہے چونکہ طبیب ہے کائنات کے لئے تو یہ مرض کی تشخیص فرماتا ہے اور اس کے اسباب وعلل پہ بحث کرتا ہے اس کی وجوہات بیان کرتا ہے جہاں سے وہ بیماری پیدا ہوتی ہے پھر ایسی پرہیز بیان فرماتا ہے جس سے بیماری پیدا ہونے کا خطرہ نہ رہے اور ان لوگوں کے علاج تجویز فرماتا ہے جن کو بیماری لگ چکی ہو یہ قاعدہ ہے قرآن حکیم کا تو اللہ کریم نے جہاں مومنین کا ایمانداروں کا ذکر فرمایا ہے پھر اس کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں پھر ان کی سزا اور آخرت کے عذابوں کا ذکر فرمایا تو آخر میں اس کی علت بیان کردی اور وہ یہ ہے استحوذ علیھم الشیطن ۔یہ لوگ کیوں برائی کرتے ہیں خدا کو چھوڑ بیٹھے ہیں محمد رسول ﷺ کو چھوڑ بیٹھے ہیں آپ کی سنت کو چھوڑ بیٹھے ہیں اس اللہ کریم کو چھوڑ دیتے ہیں جو ساری کائنات کو بن مانگے دیتا ہے پھر یہ اس کے دروازے پر مانگنے نہیں جاتے اور جو خود مانگنے والے ہیں دوسروں کے محتاج ہیں ان کے دروازے پر ہاتھ پھیلاتے ہیں مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں پھرتے پھرتے سومنات میں جا نکلا سومنات گجرات کاٹھیاوار میں ہندوؤں کا ایک بہت بڑا مندر تھا جس میں تمام ہندوستان سے ہندو راجہ، مہاراجہ سے لے کر غریب تک اسے بہت بڑا درجہ دیتے تھے اور وہاں جاتے تھے تو وہاں انہوں نے ایک بت بنا رکھا تھا اس میں انہوں نے کوئی ایسی چیز لگا رکھی تھی کہیں اس کے نیچے ایک کمرہ سا بنا رکھا تھا اور اس کے بازوؤں میں کوئی ایسی تار لگی ہوئی تھی جب وہ چاہتے تھے ان کا پروہت یا پجاری نیچے سے کوئی چرخی ایسے گھماتا تو اس کے دونوں ہاتھ اس طرح کھڑے ہو جاتے تو وہ لوگوں کو اس سے مرعوب کرتے تھے ان کے جو پروہت تھے دیکھو تمہارے لئے دعا مانگ رہا ہے یہ طریقہ انہوں نے بنایا ہوا تھا تو حضرت سعدیؒ کو ان کا پروہت پکڑ کر لے گیا کہ تم اعتراض کرتے ہو آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ اس میں کیا کمال ہے اور ہم جب اس کی عبادت کرتے ہیں اس کی پوجا کرتے ہیں تو ہم اس سے مانگتے ہیں تو یہ سمجھتا ہے جانتا ہے مانگ رہے ہیں اور پھر ہمارے حال پہ مہربانی کرتا ہے تو آپ فرماتے ہیں جب انہوں نے پوجا کی اور اس سے فارغ ہوئے اور جو انہوں نے قاعدہ مقرر کر رکھا تھا تو اس نیچے والے نے کوئی کل گھمائی اور بت کے دونوں ہاتھ اس طرح کھڑے ہو گئے تو پجاری یا ان کا پروہت تھا وہ کہنے لگا دیکھو ہمارے لئے یہ مانگ رہا ہے تو آپ فرماتے ہیں میں نے کہا پہلے تو کچھ دے نہیں رہا ہے مانگتا ہی نظر آ رہا ہے تم اس کے دروازے پہ کیوں

www.naqshbandiaowaisiah.com

کھڑے ہو یہ تو خود کسی اور سے مانگ رہا ہے اس میں کیا کمال ہے یہ تو اپنی احتیاج کو ظاہر کررہا ہے یہ خود کسی سے مانگ رہا ہے تم اس سے کیا مانگتے ہو تو میرے بھائی انسان عقل رکھتے ہوئے دماغ رکھتے ہوئے ہوش رکھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ دنیا کا چکر اس طرح سے چل رہا ہے کہ ہر آدمی کسی دوسرے کے ساتھ کسی غرض سے چپکا ہوا ہے میں کہتا ہوں مجھے ان سے کچھ مل جائے آپ کہتے ہیں ہم اس سے کچھ حاصل کرلیں دنیاداروں کا یہ قاعدہ ہے کہ ایک غریب امیر کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے میں اس سے کچھ کھالوں گا امیر یہ دیکھتا ہے کہ میں اس سے کچھ مشقت لے لوں گا سارے ایک دوسرے کو داؤ لگاتے پھرتے ہیں اور سب سمجھتے ہیں کہ سب ایک دوسرے کے ساری کائنات کے محتاج ہیں آؤ اس دروازے پر لوگ کیوں نہیں آتے جو غنی ہے اور جو ہر چیز دیتا ہے ہر ایک کو دیتا ہے ہر وقت دیتا ہے اور دے سکتا ہے اس کے خزانوں میں کمی نہیں آتی بڑے سے بڑے بادشاہ کے پاس جاؤ مانگنے کے لئے جاؤ ایک دفعہ چیز مانگو مہربان ہو گا تمہارا تعلق ہو گا مہربانی کرے گا دے گا پھر جاؤ شاید دے دے پھر جاؤ تو کسی وقت تنگ آکر کہہ دے گا تو میرا دروازہ کیوں نہیں چھوڑتا کیوں نہیں نکل جاتا یہاں سے تو نے مجھے تنگ کردیا لیکن یہ وہ دینے والا ہے جو نہیں مانگتے ان سے ناراض ہو جاتا ہے یہ وہ دینے والا ہے یہ نہ مانگنے سے روٹھتا ہے پھر کیوں لوگ اس سے نہیں مانگتے آقائے نامدار ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بیٹھ کر ہاتھ اٹھالے اللہ میرا تسمہ ضائع ہو گیا مجھے دے دے وہ خود اسباب پہ قادر ہے وہ چاہے تو بغیر سبب کے دے وہ چاہے تو اسباب پیدا کردے جس طرح سے دے دینا اسی نے ہے اور اگر وہ نہ دے اور اگر وہ روک دے تو دنیا میں کوئی دوسری ہستی نہیں جو تجھے جوتی کا ایک تسمہ بھی مہیا کرسکے کیا یہ عقل سلیم نہیں سمجھتی کیا لوگوں کے ذہن اس بات کو نہیں مانتے۔ یہ جانتے ہوئے بھی پھر اس سے کیوں نہیں مانگتے تو قرآن کریم اس کی علت اور اس کا سبب بیان فرماتا ہے فرماتا ہے یہ کمزور تھے بودے تھے۔ نالائق تھے۔ دشمن نے ان کو پھنسالیا ان کو گھیر لیا ان کو قابو کرلیا ان کو جکڑ لیا۔ شیطان ملعون نے انہیں قابو کرلیا انہیں پھنسالیا ان کو جکڑ لیا اور ان کے پاس جو ہتھیار تھا وہ اس سے ڈرتا تھا اور جس کی وجہ سے یہ اس پر غالب آتے تھے وہ ان سے کہا پھینک دے بھائی فانسٰھم ذکر اللہ ان کے دلوں سے ان کی یاد ہی محو کردے ان کی زبانوں سے اللہ کا نام بھلوا دیا۔ ان کے سروں کو ان کی پیشانیوں کو اس بارگاہ میں جھکنے سے محروم کردیا جہاں سے انہیں امداد ملا کرتی تھی اور جو ان کی عبادت کرتا ہے مسلمانوں کے پاس بہت بڑی طاقت تھی بہت بڑا ہتھیار تھا بہت بڑی قوت اللہ کا ذکر تو اس بے ایمان نے۔ اس ملعون نے ہمارے گناہوں کی طرف سے دروازہ پایا دیکھیں میں عرض کروں ہم جو رزق کھاتے ہیں۔ اگر اس میں جھوٹ ہو گا خرابی ہو گی چوری کا ہو گا حرام ہو گا تو وہ پیٹ میں جائے گا پھر اس سے خون بنے گا پھر اس سے گوشت بنے گا پھر اس سے ہڈیاں بنیں گے کھال بنے گی بال بنیں گے اور دل میں وہی خون دوڑا کرے گا جو رزق حرام سے پیدا ہو گا تو جب رگ رگ میں حرام دھنس جائے گا تو شیطان قابو کیسے نہ کرے گا شیطان کا کیا کمال ہے یہ تو ہم نے اپنے آپ کو باندھ کر اس کے آگے ڈال دیا۔ بزرگ فرمایا کرتے ہیں کہ دین کا اسی فیصد حصہ جو ہے وہ رزق حلال پر منحصر ہے حرام کھانے سے سو میں سے اسی حصے دین ضائع ہو جاتا ہے پھر جو باقی بیس فیصد بچتا ہے اس میں پندرہ فیصد معاشرے کا دخل ہے مجلس کا دخل ہے اور ماحول کا دخل ہے دوستوں کا دخل ہے آپ دوستوں کے پاس بیٹھے ہیں ہم بازار میں جائیں گے دکاندار کے پاس بیٹھیں گے اگر وہ سب دین دار ہیں تو شاید کوئی سبب دین کے بچنے کا بن جائے وہ بھی بے دین ہیں تو پھر یہ تربیت کا پانچ فیصد حصہ ہے جہاں 95 فی صد برائی ہو گی پانچ فی صد وہاں کیا فائدہ کریں گے تو میرے بھائی یہ بات اس لئے بگڑ گئی کہ شیطان نے ہم پر قابو پالیا اس نے ہم کو ایسے ذرائع سکھائے اب وہ یہ چاہتا ہے کہ یہ ہمیشہ پھنسے رہیں یہ نکلنے نہ پائیں تو ہمارے کاروبار میں۔ ہمارے اٹھنے بیٹھنے میں وہ اپنے احکام ہم سے منواتا ہے اور وہ اپنے احکام تب ہی ہم سے منوا سکتا ہے جب ہم اللہ اور اللہ کے رسول ؐ کے احکام سے واقف نہ ہوں جب ہم جانتے ہی نہ ہوں کہ اللہ کا کیا حکم ہے اللہ کے پیغمبر کا کیا حکم ہے۔ اللہ کی کتاب میں کیا لکھا ہے اللہ

کے نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا آپ کا اسوہ حسنہ کیا ہے جب ہم نہ جانتے ہوں گے تولامحالہ جو ہماری نکیل پکڑ لے گا اسی کے پیچھے چل پڑیں گے تو اس لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ تمہاری جان رزق حرام سے بھی بچ جاتی ہے کوئی طریقہ تمہیں صحبت صالح کا بھی میسر آجاتا تمہیں اس ظلمت کدے میں بھی کوئی ایسے لوگ مل جاتے جو اللہ اللہ کر رہے ہوتے لیکن کاش تم ہتھیار نہ پھینکتے کم از کم اللہ اللہ تو کرتے رہتے کم از کم اللہ کا نام تو لیتے رہتے تو فرمایا شیطان نے غلبہ پالیا تو اس نے کیا کیا فانسھم ذکر اللہ ہتھیار ہی چھین لیا لڑے گا خاک انہیں اللہ کی یاد ہی بھلادی ان کے ذہنوں سے اللہ کا نام ہی نکال دیا کاش کوئی آدمی اتنا کرلے میں کہتا ہوں نماز نہ پڑھیں آپ 'روزہ نہ رکھیں' آپ جھوٹ بول لیں لیکن خدارا ایک معمول بنالیں بیٹھے ہوئے نہ سہی وضو کرکے نہ سہی سوتے وقت ہی سہی بستر میں جاتے ہوئے کچھ دو باتیں اپنے رب سے کرلیں جب آپ بستر میں جائیں رضائی لے لیں اس وقت بھی سوتے سوتے کوئی آخری بات اپنے رب سے کرلیں کہہ لیں یااللہ میں تجھے پکارتا ہوں اور سارا دن اس کی نافرمانی کی یہ تیرے ذہن کو بیدار کرے گی یہ تیرے دماغ کو اس سمت میں لائے گی یہ تیری سوچ کو بدل دے گی اور اے مسلمان تو خود بخود نمازی بن جائے گا تو خود سچ بولنے والا بن جائے گا تو تمام برائیوں سے اجتناب کرے گا تب کرے گا جب تیری کوئی بات اللہ میاں کے ساتھ ہوگی اللہ کریم کے ہاں آنا جانا ہوگا اللہ کریم کی بات تیری زبان پہ ہوگی اور پھر کیا یہی بات اگر اس کا ذکر تیرے دل میں اتر جائے گا اگر زبان سے چل کر اللہ کی یہ یاد تیرے دل تک جا پہنچے تو شیطان کا گدھا بنا ہوا وہ تجھ پہ بوجھ لادتا ہے اللہ کی قسم وہ تیری جوتیوں کی آواز سے بھاگ جایا کرے گا اور توڑتا ہے اور تو گھبراتا ہے پھر ایسا وقت آئے گا شیطان گھبرائے گا کہ یہ اس شہر میں جا رہا ہے وہاں میرا کھیل بگاڑ دے گا یہ بستی سے گذرے گا تو لوگ میری بات ماننا چھوڑ دیں گے تو جو کمزور ہے جس کے پاس طاقت نہیں ہے جس کے ساتھ کوئی قوت نہیں ہے تو اس سے ڈرتا ہے جس کے ساتھ طاقت ہے قوت ہے اللہ کے بندے خدا تیرے ساتھ - محمد رسول اللہ ﷺ تیرے ساتھ ہیں تمام اکابرین امت تیرے ساتھ ہیں کتنی بڑی جماعت ہے تو ان کے ساتھ لگ کر تو دیکھ اور اگر تو نے اپنی جماعت چھوڑ دی اپنی قوت چھوڑ دی متقدمین سلف صالحین کو چھوڑ دیا محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن اقدس چھوڑ دیا اللہ تک کو چھوڑ دیا پر شیطان گدھے کی طرح لاد کر دنیا میں پھرائے گا تو گلیوں میں پھرتا ہوگا فحاشی کرتا ہوگا اور تجھے شرم تک نہ آتی ہوگی کیوں لوگ سرعام برائی کرتے ہیں - بر سرعام فحاشی کرتے ہیں یہ اتنے گر گئے ہیں کہ کہ شیطان اپنی تابعداری ان سے چوکوں میں کرواتا ہے بازار کے چوراستے میں کھڑا کرکے اور ان سے اپنی بات منواتا ہے اس کے آگے اتنے کمزور کیوں ہیں بھائی فانسھم ذکر اللہ اللہ کی یاد اس نے اس سے چھڑادی یہ تھے بھولے بھالے اس کی بات میں آگئے اور جو ہتھیار تھا اس سے مقابلہ کرنے کا اسے بھی چھوڑ دیا تو اب مخلوق ہو کر عاجز ہو کر محتاج ہو کر ہر دم اس کی بارگاہ سے ہر چیز مانگنے والا ہو کر جو خدا کو چھوڑ دے گا وہ تو مستغنی ہے اسے تو کسی کی احتیاج نہیں اسے تو کسی کی ضرورت نہیں ساری کائنات اگر اولیاء اللہ سے بھر جائے ساری زمین کے ذرے ذرے پر اللہ اللہ ہو رہی ہو تو اس کی شان بڑھتی نہیں ہے اور اگر معاذ اللہ ساری دنیا اس کی ذات کا انکار کردے تو ایک تنکا بھر اس کی شان کم نہیں ہوگی وہ تو مستغنی ہے فائدہ ہوگا تو مخلوق کا ہوگا نقصان ہوگا تو مخلوق کا ہوگا تو جب ہم نے ہی میرے بھائی اپنی اس دولت کو اپنی اس اصلی چیز کو اپنے اس ہتھیار کو چھوڑ دیا تو اللہ کریم فرماتے ہیں جنہوں نے میرا ذکر چھوڑ دیا ہے جنہوں نے میری یاد بھلادی ہے جن کی زبانیں میرے نام سے تر نہیں ہوتی جن کے اعضاء و جوارح میرے دروازے پہ نہیں جھکتے وہ کون لوگ ہیں اولئک حزب الشیطن ایک شیطان کی فوج ہے اور کون یہ تو ایک شیطان کے ملازم ہیں اس کے ساتھی ہیں - اس کے ساتھی ہیں اس کا گروہ ہیں اللہ ان کا کیا بنے گا پھر یہ تو ساری دنیا پہ چھا جائیں گے اللہ یہ تو سب کچھ یہ چھین لیں گے دینا سے فرمایا کب چھین سکیں گے ان حزب الشیطن ھم الخسرون فرمایا کان کھول کرسن لو بالکل علی الاعلان یہ سن لو

www.naqshbandiaowaisiah.com

شیطان کی فوج خسارے میں ہی رہے گی ان کا صدیوں کا بنا بنایا کھیل کوئی اللہ کا ایک بندہ پیدا ہوگا اور اسے بگاڑ کر رکھ دے گا اور یہ وہ گروہ ہے جو ان کی تابعداری کرتے ہیں وہ بھی اس پر لعنت بھیجتے ہیں اللہ کریم فرماتے ہیں کہ دوزخی دوزخ میں جب داخل ہوں گے تو ایک جماعت جب داخل ہوگی تو جو آگے بیٹھے ہوں گے وہ اسے لعنت کریں گے وہ ان کو لعنت کریں گے وہ کہیں گے تم ملعون ہو وہ کہیں گے تم ملعون ہو دوزخ تو دور کی بات ہے بھائی کیا تو بازاروں میں رستوں میں دکانوں میں کلبوں میں دیکھتا نہیں ہے بدکار ایک دوسرے کو یہیں ملامت کرتے ہیں تو برا ہے کیا اس دنیا میں شیطان کا گروہ جتنا بھی ہے ایک دوسرے کو ملامت نہیں کرتا ایک دوسرے کو ملعون نہیں ٹھہراتا ایک دوسرے سے بیزار نہیں ہے ان کے دل تو متفرق ہیں ہر ایک کا اپنا اپنا رستہ ہر ایک اپنی ڈفلی بجا رہا ہے اتفاق واتحاد ہے محبت واخوت ہے اور اگر برکت ونورانیت ہے تو کس میں ہے۔ ذکر اللہ اللہ کے ذکر میں ہے تجھے اللہ اللہ کرنے والے ایسے لوگ ملیں گے جو نہیں جانتے اس کا نام کیا ہے جو نہیں جانتے اس کی قوم کیا ہے جو نہیں سمجھتے یہ کام کیا کرتا ہے پوچھو بس جی یہ اللہ اللہ کرتا ہے اور یہ بدکار لوگ جو ہیں جانتے ہیں یہ فلاں آدمی ہے اس کا فلاں عہدہ ہے اس کے پاس اتنی دولت ہے یہ فلاں کام کرتا ہے اس کے باوجود جوں ہی وہاں سے اس طرف ہوں گے تو کہیں گے یہ بڑا ایسا تیسا ہے اس کی ایسی تیسی ہے۔ دوزخ میں تو جائیں گے تو ضرور کہیں گے یہ یہاں بھی کہتے تھے تو میرے بھائی آؤ قرآن کریم نے یہ ایک بیماری بتلائی ہے اور اس کی علت بیان فرمائی یہ پیدا ہوتی ہے شیطان کے گروہ میں آدمی جب جاتا ہے جب اللہ کے نام کو چھوڑ دے تو میں عرض کروں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن کرے اگر تو شیطان اس دروازے سے اسے پکڑ لیتا ہے اور اس کی سزا اسے یوں ملتی ہے کہ اوراد و وظائف میں ذکر اذکار میں اسے لذت نہیں ملتی اگر ایسی بات ہو تو اسے توبہ کرنی چاہئے اور سمجھ لے مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے توبہ کرے گڑگڑائے یہی ایک دروازہ ہے اور کس کے پاس جائیں گے اسی سے چمٹ جائیں گے وہ بڑا غفور الرحیم ہے وہ تو بڑا تواب ہے اس کی توبہ کو قبول کرے اس کے دل کو صاف کردے۔ اگر ایسا نہیں پھر مڑکر غلطی کی اصرار علی الزنب میں جو پھر سیاہی بڑھتی جائے گی پھر آہستہ آہستہ نمازوں میں کمی ہوگی پھر کبھی وقت آئے گا نمازیں چھوڑ ہی دے گا اور آگے بڑھے گا تو برائی میں مبتلا ہوگا اس سے آگے بڑھے گا تو کیا ہوگا ایمان سلب ہو جائے گا رات کو سوتے وقت مسلمان تھا صبح اٹھے گا تو کافر ہوگا الکفر ملتہ واحدۃ چاہے کسی فرقے میں چلا جائے کفر ایک قدر مشترک ہے کفر میں تو وہ کافر ہی ہے ناں تو یہ کیوں نئے نئے فرقے بنتے ہیں قرآن کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر اور دین حق کو چھوڑ کر کیوں بنتے ہیں یہ سب جھگڑے اور نام کٹے ہیں دلوں پر مہر ہو جاتی ہے اللہ کے عذاب میں گرفتار ہیں خدا ایمان سلب کر لیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے تو میرے بھائی اللہ کریم کا دروازہ کھلا ہے اس کی رحمت کا دروازہ کھلا ہے جب تک تجھے موت نہیں آجاتی یہ اس کی کمال شفقت ہے یہ اس کی کمال رحمت ہے اور یہ اس کی کمال مہربانی ہے کہ فرماتا ہے تو جب میرے دروازے پر آجا۔ میں تیری پچھلی کوتاہیاں شمار نہیں کرتا آجا سہی

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ فرماتا ہے

آجا سہی اللہ کی بارگاہ میں آ وہ معاف کرنے والا ہے تو میرے بھائی میرے لئے بھی دعا کرو اپنی زندگی پہ بھی نگاہ کرو جو ہم سے کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کے لئے معافی مانگو اور آئندہ کے لئے اپنا ہتھیار سنبھالو۔ اللہ اللہ کرو اپنی زبان کے ساتھ اپنے اعضاء وجوارح کے ساتھ یاد رکھو سنت رسول کریم ﷺ کے مطابق دنیا کا ہر کام کرنا ذکر الٰہی میں شامل ہے سنت کے مطابق سونا ذکر الٰہی۔ سنت کے مطابق کھانا ذکر الٰہی سنت کے مطابق چلنا ذکر الٰہی، سنت کے مطابق دکان کرنا ذکر الٰہی، سنت کے مطابق نکاح کرنا ذکر الٰہی، سنت کے مطابق مرنا اور جینا ذکر الٰہی حتیٰ کہ حضورؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے پیشاب اور پاخانہ ایسے طریقے پہ کرنا جس طرح حضورؐ نے حکم دیا ذکر الٰہی میں داخل ہے تو کہاں بھول رہا ہے۔ مسلمان اللہ کریم تو اتنا کریم ہے کہ تیرے ہر کام کو اپنا ذکر شمار کرتا ہے اور پھر اس کے ساتھ تیرے کام اگر نبی کریم کی پیروی میں ہوں اور اس کے ساتھ تیری زبان اللہ اللہ کر رہی ہو تو

باقی صفحہ ۴۰ پر

انٹرویو میجر (ر) مقبول احمد شاہ

[illegible] سے [illegible] نائب امیر میجر (ریٹائرڈ) مقبول احمد شاہ کا تعلق [illegible] کے معروف خاندان سے [illegible] میجر (ر) [illegible] نے 1972ء میں پاک فوج [illegible] کی 1985ء تک پاک فوج میں خدمات انجام دیں۔ 1985ء میں پاک فوج سے میجر کی حیثیت سے [illegible] ملتان [illegible] سے خصوصی دلچسپی رہی آپ نے فوج کی نوکری کے دوران ہی سلسلہ [illegible] سے شیخ [illegible] کے ہاتھ [illegible] بیعت کی اور جب 8 فروری 1984ء کو شیخ مولانا اللہ یار خان رحلت فرما گئے تو ان کی [illegible] کے مطابق مولانا اکرم اعوان شیخ سلسلہ بنے اور آپ نے مولانا اکرم اعوان کے زیر سرپرستی تنظیم الاخوان کے پلیٹ فارم سے [illegible] پاکستان سے باطل [illegible] کے [illegible] میں دن رات ایک کر دیئے۔ روشن چہرہ اور مضبوط لب و لہجہ کے مالک میجر (ر) مقبول احمد [illegible] انٹرویو [illegible] اخبارات میں شائع ہو [illegible] قارئین ہے

○ ..... شاہ صاحب قانون کی تعلیم سے آرمی کی سخت ترین ملازمت اختیار کرتے ہوئے آپ کے کیا تاثرات تھے۔

میجر (ر) مقبول احمد شاہ: وہ عجب دور تھا پاکستان میں انڈیا کے خلاف بے پناہ نفرت پائی جاتی تھی ہندوستان 1965ء کی شکست کے زخم چاٹ رہا تھا اور یہ توقع کی جا رہی تھی کہ ایک اور بڑی جنگ ہوگی شروع ہی سے مجھے پاکستان سے شدید محبت تھی سوچا فوج میں شامل ہو کر قوم کے لئے مادر وطن کے لئے جان قربان کی جائے اور اسلام میں ایک بڑا درجہ شہادت ہے وہ حاصل کیا جائے۔

آرمی میں کیا کھویا؟ کیا پایا؟

میجر (ر) مقبول احمد شاہ: آرمی کی نوکری سے [illegible] ہی کیا سول لائف اور آرمی لائف میں [illegible] تضاد ہیں آرمی میں ڈسپلن اصول اور [illegible] انسان کی شخصیت کا حصہ بن جاتی [illegible] فوج کی نوکری انسان میں ٹارگٹ [illegible] کی غیر معمولی صلاحیت پیدا کرتی [illegible] یہ خواہش ہے پاکستان کے ہر نوجوان [illegible] سال کے لئے ضرور آرمی ٹریننگ لینی چاہئے تاکہ وہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

○ ... تنظیم الاخوان سیاسی جماعت ہے یا مذہبی؟

میجر (ر) مقبول احمد شاہ: مغرب کے سیاسی نظام سے ہٹ کر عام الناس پر ملکی مسائل کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نظام کو آشکار کرکے ملکی سطح پر نظام اسلام کے لئے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں ہم موجودہ نظام کو برائی کی جڑ قرار دیتے ہیں تنظیم الاخوان فرقہ پرستی سے کوسوں دور ہے ہم صرف اللہ تعالیٰ کے حکم پر زندگی گذارنے نظام چلانے اور معاشرہ تعمیر کرنے کی بات کرتے ہیں ہم پاکستان میں نفاذ اسلام کی جدوجہد کرنے والے واحد لوگ ہیں جن کے ذاتی مفادات نہیں ہیں۔

○ ... آپ لوگ کہاں تک کامیابی حاصل کر چکے ہیں؟

میجر (ر) مقبول احمد شاہ: 1993ء سے اب تک پورے پاکستان میں شہر شہر دیہات دیہات قریہ قریہ ہماری تنظیم ساری [illegible] چکی ہے ہماری کامیابی کا [illegible] رخ یہ ہے کہ عوام اس استحصالی نظام سے باغی ہو رہے ہیں۔

○ ... پاکستان کی تمام سیاسی مذہبی جماعتیں اسلام کے نفاذ کے بارے میں الگ الگ نقطہ نظر رکھتی ہیں کوئی ماڈرن اسلام کی بات کرتے ہیں اور کوئی پرانے اسلام کو بہتر خیال کرتے ہیں الاخوان کا کیا نظریہ ہے؟

میجر (ر) مقبول احمد شاہ: پاکستان میں صدارتی نظام پارلیمانی نظام مارشل لاء سمیت حکمرانی کے تمام ... نظاموں کا تجربہ ہو چکا ہے اور ان تجربوں نے آج پاکستان کو یہاں پہنچا دیا ہے کہ ہماری نصف سے زیادہ آبادی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے اب صرف نفاذ اسلام ہی ہماری بقا ہے اور جو مذہبی اور دیگر تنظیمیں نظام اسلام کی بات کرتی ہیں وہ الیکشن میں حصہ بھی لیتی ہیں اب کے نظام کی بات بھی کرتی ہیں اور مغرب کے مسلط کردہ نظام کا حصہ یعنی الیکشن میں حصہ بھی لیتی ہیں ہم نفاذ اسلام کی بات کرتے ہیں تو اپنے موقف پر قائم رہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ نظام کو مکمل طور پر ختم کر کے خلافت کا نظام قائم ہو اور بہتر لوگ ہماری بات سے متفق ہیں وہ ہمارے فطری حلیف ہیں۔

○ پاکستان میں ایک بڑا دینی جماعتوں کا اتحاد متوقع نظر آتا ہے کیا الاخوان اس کا حصہ بنے گی؟

میجر (ر) مقبول احمد شاہ: ہم نے انہیں بہت مرتبہ کہا ہے کہ الیکشن کے نظام سے آپ کو کیا ملا ہے [illegible] سال کے بعد آپ کہاں کھڑے ہیں ذرا اس

طرح تو کبھی بھی آپ اپنا ایجنڈا مکمل نہ کر سکیں گے اور یہ سلسلہ چلتا رہا تو 54 سال کے بعد بھی آپ اسی مقام پر کھڑے ہوں گے کیا فائدہ ایسے اتحادوں کا اگر آپ کوئی مثبت کام نہ کر سکیں اگر ہم شامل ہوئے تو صرف اس مقصد کے لئے شامل ہوں گے کہ اصلاح ہو۔

○....الاخوان کا اب کسی سے اتحاد ہے؟

میجر(ر)مقبول احمد شاہ:ہماری لشکر طیبہ کے ساتھ کوارڈی نیشن ہے ہم مصنوعی اتحاد بنانے کے خلاف ہیں لشکر طیبہ کا ٹارگٹ کشمیر ہے اور وہ اسے ترجیح دے رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ کشمیر میں واقعی جہاد جاری رکھنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد جاری رکھنی چاہئے کیونکہ کل کو کشمیر آزاد ہوگا تو صرف اس بنا پر کہ وہاں پر مسلمانوں کو ان کے عقائد کے مطابق زندگی نہیں گزارنے دی جا رہی اور مجاہدین اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں لیکن کشمیر آزاد ہو کر پاکستان کے اس نظام کا حصہ بنے جو کہ بھارت میں بھی ہے تو اس کا کیا فائدہ؟ ہم کہتے ہیں کہ اگر کشمیر آزاد ہو تو وہاں صرف آپ کا نظام ہو اس لئے ہم جہادی طاقتوں کو کہتے ہیں کہ کشمیر کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی نفاذ اسلام کے لئے کام کرو۔

○....تنظیم الاخوان جہاد کشمیر میں حصہ لے رہی ہے؟

میجر(ر)مقبول احمد شاہ:ہم جہاد کشمیر میں اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق افرادی اور مالی معاونت کر رہے ہیں ہمارا موقف بڑا واضح ہے جہاں بھی نظریہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کچھ کرنا پڑا ہم کرتے رہے ہیں کر رہے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔

○....موجودہ فوجی حکمرانوں کے بارے میں الاخوان کا کیا موقف ہے؟

میجر(ر)مقبول احمد شاہ:مشرف حکومت ایک حادثہ کی صورت میں برسراقتدار آئی ہے حکومت دینے والے اس حادثہ کے لئے تیار تھے اور نہ حکومت لینے والے تنظیم الاخوان نے مشرف سے پہلے کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ رب کی دھرتی پر رب کا نظام نافذ کرو وہ ہی ہم پرویز مشرف سے کہہ رہے ہیں۔

○....یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ الاخوان طالبان کی طرز پر نفاذ اسلام کی حامی ہے؟

میجر(ر)مقبول احمد شاہ:جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں وہ ہم سے خائف ہیں اور ہمارے بارے میں عوام میں گمراہی پیدا کرنا چاہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ افغانستان میں طالبان سے پہلے بھی جزوی طور پر ایک اسلامی ریاست تھی پاکستان میں ایسی صورتحال نہیں ہے یہاں پر تو مکمل مغربی نظام مسلط ہے ہم خون خرابہ پر یقین نہیں رکھتے ہم یہ چاہتے ہیں کہ کسی کو کانٹا چبھے بغیر ہی ہم نفاذ اسلام کی منزل طے کر لیں لیکن اگر نفاذ اسلام کے لئے قربانی دینی پڑی تو بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

○....بہت عرصہ سے بڑی بڑی شخصیات اور جماعتیں نفاذ اسلام کے لئے کام کر رہی ہیں اور وہ کامیاب نظر نہیں آتیں آپ کہاں کھڑے ہیں؟

میجر(ر)مقبول احمد شاہ:پاکستان 1947ء میں دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا یعنی مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں ہم نے یہ خطہ صرف اسلام کے نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا اور آپ جانتے ہیں کہ تحریک پاکستان میں ایک لاکھ مسلمان بچیوں کی عصمت دری ہوئی لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا گیا تو پھر کس نے انہیں حق دیا کہ وہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک پر 1935ء کا آل انڈیا ایکٹ نافذ کریں اس میں انگریزوں کے شاگردوں نے ابتداء ہی ہماری غلط کر دی پاکستان میں لاتعداد مافیا بن گئے۔لینڈ مافیا'ڈرگ مافیا'اور اس کے علاوہ ایک اور بڑی اور طاقتور مافیا ہی ملا مافیا'ملا مافیا نے مذہب کے نام پر حکومتوں کو بلیک میل کیا اور عوام کو بے وقوف بنائے رکھا اور اپنا الو سیدھا کئے رکھا۔اس ملا مافیا نے مذہب کی بنیاد پر پاکستان کے عوام کو تقسیم کئے رکھا اور آج بھی ایسا ہو رہا ہے اور قوم کو کبھی بھی ایک نقطہ نظر پر اکٹھا نہ ہونے دیا ہر سیاسی اور فوجی حکمران کی خوشامد کی اور منبر کا غلط استعمال کیا۔پاکستان میں نفاذ اسلام کی سب سے بڑی رکاوٹ یہ مافیا ہے ضیاء الحق'نواز شریف اور اس سے پہلے حکمران ان میں سے کسی کو کال کریں تو وہ سر کے بل جائیں گے ہم میں اور ان میں یہ فرق ہے کہ جب یہ لوگ جو منبر پر بیٹھ کر نفاذ اسلام کی بات کرتے ہیں اور حکمرانوں کے پاس پہنچ کر پرمٹ گاڑیوں اور مفادات کی بات کرتے ہیں اور ہم

www.naqshbandiaowaisiah.com

حکمرانوں سے صرف اور صرف پاکستان میں نفاذ اسلام کی بات کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں عملی جدوجہد کرتے ہیں۔

○....اسلام بغیر سود کے بنکاری نظام کی بات کرتا ہے ایسا کیسے ممکن ہے جب کہ ہمارا پورا اقتصادی ڈھانچہ سود پر قائم ہے؟

میجر(ر) مقبول احمد شاہ: اسی سودی اقتصادی نظام نے ہمیں یہاں تک پہنچایا ہے کہ ہمارے کاروبار ختم ہوتے جارہے ہیں ہماری بدقسمتی دیکھیں کہ آج سے کچھ سال قبل ورلڈ بنک نے ہمیں اپروچ کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایسے بنک ہیں جو بغیر سود کے پاکستان میں شاخیں بنا کر کام کرنا چاہتے ہیں ہم نے چھ ماہ تک غوروخوض کیا اور پھر ورلڈ بنک کی اس پیش کش کو مسترد کردیا اب دنیا میں بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سودی نظام پر زیادہ اسلامی اقتصادی نظام سے دنیا میں یہ تجربے ہو رہے ہیں۔

○....کلنٹن کے دورے سے پاکستان کو کیا نقصان اور فائدے حاصل ہوئے ہیں؟

میجر(ر) مقبول احمد شاہ: کلنٹن استحصالی نظام چلانے والوں کا آقا ہے پاکستان میں ان کا مسلط کردہ نظام ڈسٹرب ہوا اور وہ ہمیں خائف کرنے کے لئے پاکستان آئے، ان کے آنے کا نہ فائدہ ہے نہ نقصان ہے۔ اب کلنٹن اور مغرب زور لگائے ان کا نظام پاکستان میں نہیں رہے گا اب دیکھیں یہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی والے اکٹھے ہو رہے ہیں اس نظام کو چلانے کے لئے کوئی ان سے پوچھے کہ نفاذ اسلام کے لئے تو کبھی مشترکہ جدوجہد کی بات نہیں کی 54 سالوں میں سیاستدانوں اور فوجی حکمرانوں نے قوم کو کیا دیا صرف امید اور دلاسے دیئے جھوٹے وعدے کئے اور امریکہ کے حکم پر یہاں غلط نظام حکومت کی آبیاری کی اور آج قوم کو ذہنی طور پر مفلوج کردیا۔

بشکریہ 'روزنامہ "انصاف"

بقیہ: الکفر ملت الواحدہ

سبحان اللہ نور علی نور ہے اور اگر اس پر تو کاربند رہے گا تو کبھی ایسا وقت آئے گا کہ تیری زبان چپ ہوگئی پھر بھی دل اللہ اللہ کررہا ہوگا اور اگر تو مرجائے گا قبر میں دفن ہوجائے گا اعضاء وجوارح ساکن ہوجائیں گے لیکن تیرے دل سے اللہ اللہ اٹھتی رہے گی اسے حاصل کرنے کا اب وقت ہے میرے بھائی ان باتوں پر کچھ دھیان دیجئے کچھ سوچئے اللہ کریم کی بارگاہ میں آیئے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگیں اور اللہ کریم سے دعا مانگیں وہ ہمیں اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر مرض کا شافی علاج کیا جاتا ہے
لاثانی دواخانہ
حکیم نورالحق
مطب: نزد چوک جھال خانوآنہ ستیانہ روڈ، فیصل آباد فون 45413

www.naqshbandiaowaisiah.com

معجزات رسول ﷺ

ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔

یارسول اللہ ﷺ! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت کئی صحابی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا۔

کون ہے جو اس شخص کو ایک رات کے لئے اپنے ہاں مہمان رکھ لے؟

ایک انصاری صحابی ابو طلحہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ! ﷺ یہ میرے ہاں مہمان رہے گا۔

یہ کہہ کر حضرت ابو طلحہؓ اس شخص کو اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا۔

دیکھو! یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں ان کی خاطر تواضع میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا۔"

بیوی نے جواب دیا۔

گھر میں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے - اس کے سوا اور کوئی چیز کھانے پینے کی موجود نہیں۔

حضرت ابو طلحہ نے کچھ سوچ کر کہا۔

جیسے بھی ہو، اس مہمان کی خاطر کرنا ہمارا فرض ہے اس لئے کہ یہ ہمارا نہیں، رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے۔ تم یوں کرو کہ بچوں کو بہلا پھسلا کر سلادو۔ جب وہ سو جائیں تو ہم کھانا لے کر مہمان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ مہمان کھانا شروع کرے تو تم چراغ کی لو درست کرنے کے بہانے سے چراغ بجھا دینا۔ ہم جھوٹ موٹ منہ چلاتے رہیں گے۔ اس طرح مہمان کو یہ پتہ نہ چلے گا کہ ہم کھانا نہیں کھا رہے۔

بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پہلے تو بچوں کو بہلا کر سلادیا، پھر مہمان اور ابو طلحہؓ کے سامنے کھانا لا رکھا۔ اس کے بعد وہ چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اٹھی اور چراغ بجھادیا۔ دونوں میاں بیوی جھوٹ موٹ منہ چلاتے رہے اور سارا کھانا مہمان ہی کو کھلادیا۔

اگلے روز حضرت ابو طلحہؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی بہت تعریف کی اور فرمایا۔

اے ابو طلحہؓ! تم نے مہمان کی خاطر اپنی جانوں پر جو تکلیف اٹھائی اس سے اللہ تم سے خوش ہو گیا ہے اور آیت ویوثرون علی

ہر مرض کا شافی علاج کیا جاتا ہے
صادق شفاخانہ
حکیم محمد صادق
فون رہائش 513939
مطب: نزد مدنی مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ

www.naqshbandiaowaisiah.com

برکت چلی گئی

عبدالرزاق اویسی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بنیادی طور پر سول انجنیئر ہیں۔ بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے تک وہ اپنے پیشہ سے منسلک رہے ہیں۔ 1995ء میں مولانا اکرم اعوان کے افکار و کردار سے متاثر ہو کر ان کے ساتھ منسلک ہوئے۔ کارگل کے مسئلہ پر حکمرانوں کی غداری سے دل برداشتہ ہو کر نظمیں اور غزلیں لکھنا شروع کر دیں یہ سلسلہ بعد ازاں حمد و نعت میں منتقل ہو گیا۔ آپ اپنے آپ کو کورذوق تصور کرتے ہیں اور اسے مکمل طور پر اپنے شیخ کا تصرف گردانتے ہیں۔

سب کچھ یہاں موجود ہے برکت چلی گئی
طاری ہے بے عملی یہاں حرکت چلی گئی

مُعموں کا دل تو یاں خالی غنا سے ہے
فقر سے ہے زہد کی عادت چلی گئی

زاہدوں کو دیکھ لو اب خال خال ہیں
جلوت نہیں ہے میسر خلوت چلی گئی

ہے دل میں نفرتوں کا لاوا ابل رہا
بغض و عداوت آ گئی الفت چلی گئی

دل کا سکوں ہو گیا ہر جگہ غارت
قہر خدا آیا نظر رحمت چلی گئی

ہے ہر طرف ہی ظلم کا سکہ رواں دواں
فاروقؓ کی جہاں سے عدالت چلی گئی

انسان ہیں انسان پر فرعون بنے ہوئے
فرماں روا ہے انسان خلافت چلی گئی

آتا نہیں ہے دیکھ لو خوف خدا نظر
رخصت ہوئی دیانت امانت چلی گئی

محفلوں میں دیکھ لو ہے یاوہ گوئی کا چلن
سنجیدگی نہیں ہے متانت چلی گئی

سنت عمل اب ایک بھی آتا نہیں نظر
اللہ کی رحمتوں کی ضمانت چلی گئی

اب حالت اویسی کچھ مختلف نہیں
اس کی دعاؤں سے بھی طوالت چلی گئی

عبدالرزاق اویسی

www.naqshbandiaowaisiah.com

من الظلمت الی النور

احمد نواز صاحب گوجرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حکیم محمد صادق صاحب کی عملی زندگی سے متاثر ہو کر حضرت مولانا اللہ یار خان کے قدموں میں گر گئے اور انہیں شیخ کامل کی حیثیت سے اپنا رہبرو رہنما بنایا۔ آپ حضرت جی کے بہت ہی قریبی شاگردوں میں ہیں۔ گوجرہ کی تنظیمی سرگرمیوں میں آپ بہت فعال ہیں اور حضرت امیر محمد اکرم اعوان کے مشن نفاذ اسلام کے لئے کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔

احمد نواز، گوجرہ

اس عالم رنگ وبو میں اللہ کریم کی جس قدر نعمتیں بکھری نظر آتی ہیں دیکھا جائے تو ہدایت کی نعمت ان سب میں بڑی نظر آتی ہے۔ اللہ کریم جس سے محبت کرتا ہے اسے ہدایت کا شعور بخش دیتا ہے اسے اپنے راستے پر لگا دیتا ہے۔ کوئی شخص اسے پانے کی تھوڑی سی بھی خواہش کرے تو وہ اسے منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

سچائی ایک حقیقت ہے جسے منظر عام پر ضرور لانا چاہئے یہ سوچتے ہوئے چند سطور رقم کر رہا ہوں شاید کوئی بھولا بھٹکا منزل کا متلاشی ان سطور کو پڑھ کر رہنمائی حاصل کر سکے۔

میں کوارٹر صدی سے سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے ساتھ منسلک ہوں اس سلسلہ عالیہ کی نسبت کے بعد میں پر امید ہوں کہ اللہ کریم مجھے اپنے فضل سے منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔ مجھے اس سلسلہ کی حقانیت کا اس قدر یقین ہے جس قدر اپنے وجود کے کسی حصے کا یقین ہو۔

آج سے تقریباً کوارٹر صدی پہلے میری عمر تقریباً بیس برس تھی اور مزاج میں کھلنڈرا پن دنیا کی دلفریبیوں میں مگن تھا اس وقت قطعی طور پر یہ علم نہ تھا کہ زندگی کا کوئی مشن بھی ہوتا ہے اور نہ ہی یہ احساس تھا کہ کبھی زندگی جیسی نعمت کے متعلق بازپرس ہوگی میٹرک کے بعد تعلیم چھوڑ دی اور زیادہ وقت آوارہ گردی اور کچھ وقت دوکان پر کام میں ہاتھ بٹاتا۔

زندگی کے ان تاریک لمحات میں اللہ کریم کو رحم آیا اور کبھی کبھی دل کسی روشنی کی خواہش کرنے لگا میں آہستہ آہستہ اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں گھٹن محسوس کرنے لگا کبھی کبھار نماز بھی پڑھ لیا کرتا تھا۔ بالآخر امید کی مدھم سی کرن نظر آئی اور مجھے رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں جانے کا اتفاق ہوا۔ خدائے بزرگ و برتر کو مجھ پر رحم آیا اور میں چالیس دن کے لئے تبلیغی جماعت کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ طبیعت کو کچھ سکون ملا تو میں نے چالیس دن کی بجائے چار مہینے جماعت کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کر لیا وقت گذرتا گیا اور اللہ کے فضل سے نماز اور چھوٹی چھوٹی صورتوں کی تصحیح ہوگئی لیکن کسی خاص تعلق یا وابستگی کا خلا محسوس ہوتا رہا اور میں لحہ بہ لحہ اپنے اندر کسی خاص تشنگی کو محسوس کرتا رہا۔ میرے ہمراہ ایبٹ آباد کے ایک نوجوان مقبول صاحب تھے ہم دونوں اکثر اوقات اولیاکرام کی باتیں کرتے رہتے۔ اکثر موضوع قطب، ابدال، غوث ہوا کرتا تھا خواہش بھی ہوتی کہ کاش کبھی ان کے پاس بیٹھنا نصیب ہو۔ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہوں گے جنہیں اولیاء اللہ کی صحبت نصیب ہوگی بس اسی طرح چار ماہ کا عرصہ ختم ہوگیا۔

اس عرصہ میں مجھے چند واقعات روزمرہ کی زندگی سے ہٹ کر بھی پیش آئے جن کا ذکر میں نے رائے ونڈ کے اکابر بزرگ مولانا نذر الرحمان صاحب سے کیا آپ نے بڑے غور سے میری باتیں سنیں اور فرمایا بیٹا اب آپ کسی شیخ کامل کو تلاش کریں جو آپ کی مزید رہنمائی کرتا رہے اور ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی وابستہ رہنا۔

یکبارگی کئی سوالات ذہن میں ابھرے کہ مجھ جیسا اجنبی کسی شیخ کامل کو کیسے تلاش کرے اور کہاں تلاش کرے؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے شیخ کامل کی پہچان نہیں ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ کہاں بیعت کرنی ہے

www.naqshbandiaowaisiah.com

وہ میری بے چارگی پر مسکرائے اور چند بزرگوں کے نام بتا کر فرمانے لگے ان کے متعلق استخارہ کر لو اللہ کریم آپ کی رہنمائی فرمائیں گے۔

آخری روز جب میں رائے ونڈ سے واپس آنے لگا تو حضرت مولانا جمشید صاحب نے مجھے ہدایات دیں فرمانے لگے بیٹا اب تم اپنے ماحول میں واپس جا رہے ہو خدا حافظ لیکن یاد رکھنا اصل کام آقائے نامدار ﷺ کے کام کو کرنا ہے۔ گاڑی کے انجن کی مانند رہنا کہ وہ دوسروں کو کھینچتا ہے اور بیٹا ماحول میں ریشم کی رسی کی مانند رہنا کہ وہ دیکھنے میں انتہائی نرم و نازک اور کمزور سی لگتی ہے لیکن اگر اس سے ہاتھی بھی باندھ دو تو نہیں ٹوٹتی اس کے بعد میں ان کی دعائیں لیتا ہوا واپس ہوا۔

اب میں بے چین تھا کہ کس طرح شیخ کامل سے وابستہ ہو جاؤں۔ دوران تلاش میں نے کئی آدمیوں سے پوچھا کہ آپ کہاں بیعت ہیں؟ اگلا سوال یہ کرتا ہے کہ شیخ تمہاری تربیت کیسے کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب مجھے تسلی بخش نہ ملتا۔ بلکہ انہیں یہ سوال ہی عجیب سا لگتا۔ فقط چند ایک نے بتایا کہ ہمیں شیخ نے فلاں فلاں تسبیحات ارشاد فرمائی ہیں اور بتایا کہ جب کبھی وہ ہمارے علاقے میں تشریف لائیں تو ہم ان کی زیارت کر لیتے ہیں اوپر سے مجھے ان لوگوں کی زندگی میں کوئی خاص نمایاں تبدیلی نظر نہ آتی تھی یوں لگتا جیسے رسماً کسی شیخ کے ہاتھ پر بیعت کر رکھی ہو۔ کچھ لوگ ایسے بھی ملے جن کو شیخ کے نام سے تو اندھی محبت تھی مگر فرائض اور سنت سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا مگر مجھے تو اس کے برعکس کسی ایسی ہستی کی تلاش تھی جو اس ظلماتی اور الحادی دور میں ایک سراج منیر ہو، جس کے ساتھ رسمی تعلق نہ ہو بلکہ تعلق کا ایک ایسا بندھن ہو کہ وہ مسلسل تربیت کرنے والا ہو۔ جو سبق سکھائے بھی اور سبق سنے یا دیکھے بھی۔ احکام خداوندی کے طریقوں پر عمل کرنا سکھائے اور ممنوعات سے بچنے کے گر سکھائے تزکیہ نفس کا سبب بنے، توحید سے شناسائی بخشے، ایک ایسی کامل ہستی ہو جس سے وابستہ ہو کر مشیت ایزدی کی کامل اطاعت کا جذبہ پیدا ہو جائے جو عالم باطن ہو۔ باطنی صفات کا مالک ہو پستیوں سے بلندیوں کی طرف لے جانے والا ہو ایسے گوہر نایاب کی تلاش میں مجھے جب ناکامی محسوس ہوتی نظر آئی تو میں نے اپنے بڑے بھائی سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ وہ فرمانے لگے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے چند میل دور ایک گاؤں ہے جہاں ایک شخص رہتا ہے اس کا نام حکیم محمد صادق ہے ان کا تعلق سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ سے ہے آپ ان کے پاس چلے جائیں ایک دو روز ان کی زندگی کا مطالعہ کریں ان کے شب و روز چیک کریں اگر آپ محسوس کریں کہ وہ واقعی کسی کے تربیت یافتہ ہیں تو پھر آپ بھی وہیں بیعت ہو جائیں جہاں کے وہ بیعت ہیں۔ مزید بیعت کرنے سے پہلے استخارہ بھی کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب کا نام نامی بھی استخارہ میں شامل کرنے کے لئے بتایا۔

اس سے قبل یہ بتانا ضروری سمجھوں گا کہ بڑے بھائی اور ان کے دوست مولوی محمد دین صاحب کسی ہستی کی تلاش میں مدتوں سرگرداں رہے۔ پیروں کی گدیوں پر چکر لگاتے رہے تاکہ کوئی صاحب نظر ہستی مل جائے جو انہیں منزل مقصود تک پہنچا دے جہاں کسی پیر کامل کی نشاندھی ہوتی فوری منزل کی تلاش میں وہاں پہنچ جاتے۔

ایک دفعہ کسی شخص نے بتایا کہ پہاڑی علاقے میں ایک جگہ منارہ ہے جہاں ایک ہستی کامل ہر سال چالیس روز تک اجتماع میں اپنے مریدین کی ظاہری و باطنی تربیت فرماتے ہیں ذکر و اذکار اور مراقبات وغیرہ بھی کرواتے ہیں۔ روشنی کی اس کرن کو پرکھنے کے لئے انہوں نے اپنے ایک دوست ماسٹر غلام محمد کو بھیجا تاکہ خبر لائے کہ وہاں کیا کچھ ہوتا ہے اور ان کا طریقہ تربیت کیا ہے۔ چنانچہ وہ تحقیقات کے لئے منارہ چلے گئے تین دن قیام کر کے واپسی پر انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی۔

تمام مریدین اور شیخ سلسلہ تہجد گذار ہیں تہجد کے بعد اور دن میں کئی بار محفل ذکر ہوتی ہے دن کے وقت علماء کرام مسائل بیان کرتے ہیں۔ تلاوت کلام پاک ہوتی ہے۔ صحبت شیخ نصیب ہوتی ہے۔ درس قرآن ہوتا ہے سانس سے ذکر خفی کرتے ہیں جس کے بعد مراقبات ہوتے ہیں احباب کو ہوٹلوں کے کھانے سے منع کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ رپورٹ اس قدر جاندار تھی کہ ان دو احباب نے خود جا کر حالات دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ چند روز حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب کی صحبت میں وقت گذار کر برسوں بعد مطمئن ہوئے اور

www.naqshbandiaowaisiah.com

حلقہ بگوش ہو گئے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ مجھے اپنی تسلی و تشفی کے لئے حکیم محمد صادق صاحب کا ایڈریس دیا گیا کہ خود جا کر ان کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں ممکن ہے تسلی ہو جائے جمعہ کے روز حکیم محمد صادق صاحب سے ملاقات کے ارادہ سے چک 482 ج ب روانہ ہوا۔ یہ گاؤں ٹوبہ سے سات آٹھ میل کے فاصلے پر تھا۔ راستہ بھی جنگل نما' تیز دھوپ' کہیں بھی پینے کا پانی موجود نہ تھا۔ پسینے سے شرابور ان کے گاؤں پہنچا پتہ دریافت کر کے آپ کے گھر پہنچ گیا۔ آج بھی زندگی کے وہ خوبصورت لمحات یاد ہیں۔ محنت و مشقت کے روشن چہرے والا شخص مجھے دیکھ کر مسکرایا جیسے برسوں سے شناسائی ہو۔ میں نے قریب جا کر سلام کیا۔ آپ نے بڑی شفقت سے بٹھایا اور ٹھنڈا شربت پیش کیا۔ تھوڑی دیر بعد پوچھا کہ کیسے آنا ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتا ہوں' بڑے بھائی نے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ بہت خوش ہوئے۔ نماز جمعہ کے لئے آپ نے دوکان بند کر دی۔

میں ان کے ہاں تین دن ٹھہرا تاکہ آنے والی زندگی کے لمحات کا فیصلہ کر سکوں سب سے پہلی بات یہ نوٹ کی کہ حکیم صاحب نے عرصہ تین روز میں میرا کوئی بوجھ محسوس نہ کیا بلکہ خوشی محسوس کی اور میری ضروریات کا خیال رکھا اور یوں محسوس ہوا جیسے میری تربیت ان کے فرائض میں شامل ہو ان کے دیگر اوقات کچھ یوں تھے۔

صبح تہجد سے فارغ ہوتے تو ذکر خفی میں مشغول ہو جاتے۔ ذکر سے فارغ ہو کر مسجد میں فجر کی اذان دیتے اس کے بعد فرض نماز تک سنتوں اور تسبیحات میں مشغول رہتے نماز فجر کے بعد تلاوت فرماتے اس کے بعد دکان کھول کر دن کا آغاز کرتے دوپہر کو تھوڑا آرام اور بقیہ فارغ اوقات میں حضرت شیخ المکرم کے ملفوظات کا مطالعہ کرتے۔ تمام نمازیں باجماعت ادا کرتے' نماز کے وقت دکان بند کر دیتے۔ نماز مغرب کے بعد پھر ذکر خفی کرتے۔ آپ کے روز مرہ اوقات کا مطالعہ میرے لئے کافی حوصلہ افزاء ہوا۔ پہلے ہی روز نماز مغرب کے بعد جب آپ نے مجھے طریقہ ذکر بتایا اور لطیفہ قلب شروع کرنے سے قبل جب میں نے ارادہ کیا کہ اے اللہ تیرا ذکر تیری رضا کے لئے کر رہا ہوں تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے تو یوں محسوس ہوا جیسے آج زندگی کا سفر شروع کر رہا ہوں۔ توجہ الی اللہ منہ بند' زبان ساکت' آنکھیں بند کر کے دنیا کی رنگینیوں کو جب ایک لمحے کے لئے جھٹکا تو اپنے اندر کی دنیا نکھرتی نظر آئی۔ مدتوں جس دل کو محض گوشت کا ٹکڑا سمجھا آج اس کی قیمت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ انوارات کے بادل سفید' سبز رنگوں میں سامنے اڑنے لگے۔ سینے کی روشنیاں آکاش پر ننھے منے سیمابوں کی طرح جھلملانے لگیں خوشی کی ایک لہر سرتاپا اتر گئی ذکر کے بعد چند لمحے مراقبات میں گذار کر جب دعا مانگی تو یوں لگا جیسے کوئی قیمتی خزانہ مل گیا ہوا۔ لطیفہ قلب کا سبق حاصل کر کے جب روانگی کا ارادہ کیا تو آپ نے ہدایات فرمائیں۔

ہر وقت اللہ کی طرف متوجہ رہنا' خصوصاً" دو وقت ذکر کرنا۔ نماز پابندی سے ادا کرنا۔ بازار کی پکی ہوئی چیزیں کھانے سے پرہیز کرنا۔ کیونکہ اس سے دل مرجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اکثر پکانے والے ناپاکی کی حالت میں ہوتے ہیں جن کے اثرات چیزوں میں ہوتے ہیں دوسروں کو ذکر کی دعوت دینا ذکر کے لئے میں ہر ہفتے ٹوبہ ٹیک سنگھ آتا رہتا ہوں' ہو سکے تو ہر ہفتے ٹوبہ آجایا کرنا۔ اس وقت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی غالباً" دو یا تین ہی ساتھی ہوا کرتے تھے اس طرح میں ان کی دعائیں لیتا ہوا واپس گھر آگیا۔ مطمئن تو تھا ہی پھر بھی سوچا کہ استخارہ کر لیتے ہیں تاکہ مالک کائنات سے بھی رہنمائی حاصل ہو جائے یہ میری زندگی کا پہلا استخارہ تھا اور پھر میرے لئے یہ بھی عجیب تھا کہ اس طرح بھی رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے' رات کو استخارہ کیا' جس کے جواب میں مجھے واضح طور پر سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کی طرف رہنمائی حاصل ہوئی اور پھر میں ہر روز استخارہ کرتا چلا گیا۔ اور مجھے ہر روز رہنمائی ملتی چلی گئی میں بار بار اس لئے استخارہ کرتا چلا گیا اس بھری دنیا میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ وہ میری طرف پیار سے نظر کرم کرتا ہے اور مجھ سے بات بھی کرتا ہے مجھے اس کا عجیب نشہ تھا۔

میں نے ہفتہ وار ذکر پر ٹوبہ جانا شروع کر دیا دو تین ساتھی گوجرہ سے اور اتنے ہی ٹوبہ سے ہوا کرتے تھے سخت سردی ہو یا گرمی' کبھی بھی حکیم صاحب نے ناغہ نہ کیا۔ اس کے علاوہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

گوجرہ کے ساتھی گاہے بگاہے حکیم صاحب کے پاس ان کے گاؤں دو دو تین تین دن قیام کرتے ذکراذکار کرتے وہیں کھانا کھاتے اور واپس آجاتے ۔ایک ایک کرکے گوجرہ اور ٹوبہ سے احباب کی تعداد بڑھنے لگی چند ماہ بعد ہمارا اسالانہ پروگرام منارہ میں شروع ہو رہا تھا جہاں ہمارے شیخ المکرم چالیس روز کے لئے قیام کرکے آنے والوں کی روحانی تشنگی دور فرماتے باقی چھوٹے چھوٹے پروگرام اس کے علاوہ ہوا کرتے تھے ۔میں وہاں بیس دن ٹھہرا ،جہاں میں نے پہاڑوں کی گود میں ایک ایسا مدرسہ دیکھا جہاں بچے سے لے کر بوڑھے تک ہر شخص کی ظاہری و باطنی تربیت کا انتظام موجود تھا۔

ملک کے طول وعرض سے بے شمار لوگ اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے تھے غریب بھی ،امیر بھی ،ملازم بھی ،افیسر بھی' ہر شخص پتھروں پر سکون سے سوتا تھا اور جو مل جاتا اسے غنیمت سمجھتا۔ ہر آنے والا اپنی استطاعت کے مطابق اس شاہ خاور سے ہدایات کا نور حاصل کرتا تھا۔ نماز باجماعت ،تہجد ،ذکر ،تلاوت ،تفسیر ،بیان اور صحبت شیخ یہاں کی نعمتیں تھیں ۔علماء کی ایک جماعت موجود رہتی جو ظاہری پہلوؤں پر محنت کرواتی اور فقہی مسائل سے آگاہ کرتی۔

یقیناً" حضرت جی کا ظاہری و باطنی جملہ علوم پر حاوی ہونے کی ہی وجہ تھی کہ اس قدر علماء کرام آپ کے گرد جمع رہتے تھے یقیناً" ان کی پیاس یہاں بجھتی تھی ورنہ آج کے دور میں علماء اپنی تربیت کے لئے کسی کے پاس جانا اپنے لئے ضروری نہیں سمجھتے دوران اجتماع ہم نے حافظ عبدالرزاق صاحب سے عرض کیا کہ آپ ہمیں گوجرہ ذکر کروانے تشریف لایا کریں کہاں چکوال اور کہاں گوجرہ مگر حافظ صاحب باقاعدگی کے ساتھ برسوں گوجرہ تشریف لاتے رہے۔ روز بروز جوں جوں احباب کی تعداد بڑھتی گئی وہاں اکابرین سلسلہ کی توجہ بھی بدستوبڑھتی چلی گئی ۔دلوں کی آبیاری کے لئے حضرت جی کے مقرر کردہ بزرگ گاہے گاہے گوجرہ تشریف لاتے رہے جن میں حافظ عبدالرزاق صاحب ،کرنل مطلوب حسین صاحب' کرنل غلام سرور ،حکیم محمد صادق صاحب' حافظ غلام قادری صاحب اور حاجی شکیل صاحب سرگودھا والے کے نام نمایاں ہیں ۔نہ کبھی ان ہستیوں نے ہم سے کرایا طلب کیا اور نہ ہی کبھی اچھے کھانے کی طلب کی۔ بذات خود حضرت جی شاگردوں کی تربیت کے لئے پورے ملک کے دور دراز علاقوں تک تشریف لے جاتے انہیں کسی دنیاوی چیز کے طلب نہ تھی اور عمر کا یہ حصہ بھی آرام کرنے کا تھا۔ مگر انسانیت کا درد کسی لمحے چین سے نہ بیٹھنے دیتا تھا۔

حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس طلب صادق لے کر آؤ میرے پاس رہو ،میرے پاس سے کھاؤ میں ہر لمحہ تمہاری تربیت کے لئے حاضر ہوں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو بھی میرے پاس آتا ہے میں سینے سے لگالیتا ہوں ہر شخص تو موتی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا لیکن پھر بھی سنگریزوں سے کوئی نہ کوئی موتی ضرور نکل آتا ہے ۔فرمایا کرتے تھے کہ لوگو تمہیں دکاندار تو بہت ملیں گے لیکن تربیت کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ 18 فروری 1984ء کو رحلت فرما گئے جس کے بعد تربیت کی بھاری ذمہ داری امیر مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ کے سپرد ہوئی جو حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیات مبارکہ میں ہی ان کے سپرد کر گئے تھے آپ نے ایک طرف تو تعمیر انسانی کا حق ادا کیا' دلوں کی آبیاری کی ،تاریک دلوں کو روشن کیا' بندے کا تعلق اپنے رب سے اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑا تو دوسری طرف آپ نے انسانوں کو ان کے مشن سے آگاہ کیا آپ نے بتایا کہ مسلمان کا مشن روئے زمین سے ظلم کا خاتمہ کرنا ہے۔ آپ نے اپنے کام کا آغاز اپنے گھر یعنی پاکستان سے کیا آپ کی آواز جہاں قریہ قریہ شہر شہر گونج رہی ہے وہاں اقتدار کے ایوانوں سے ہوتی ہوئی پوری دنیا میں پھیل چکی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جب تک ملک میں نفاذ اسلام نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک ظلم کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ ظلم و ناانصافی ختم کرنے کے لئے انگریزی سسٹم کو بدلنا ہوگا۔ اور مکمل طور پر اسلام نافذ کرنا ہوگا۔ آپ نے جس انداز سے آواز اٹھائی آپ پر اعتماد کرتے ہوئے لاکھوں انسانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ،کہ یا تو اسلام نافذ کریں گے یا پھر جان دے دیں گے۔

الحمد اللہ اس سلسلہ عالیہ کی نسبت کے بعد اللہ کریم سے کچھ اس طرح شناسائی ہوئی کہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

اس کے نام پر مرنا آسان لگنے لگا ہے۔ایک دفعہ حضرت شیخ المکرم مدظلہ العالی کے ہمراہ چل رہا تھا تو آپ فرمانے لگے کہ احمد نواز کیا فائدہ ایسی زندگی کا کیا جس میں براہ راست اللہ کریم سے بات نہ ہو سکے۔میں یہ بات سن کر پریشان ہو گیا مگر حضرت ساتھ ہی فرمانے لگے کہ بھئی خواب بھی اللہ سے ہم کلام ہونے کا ایک ذریعہ ہے الحمدللہ حضرت شیخ المکرم کی جوتیوں کا صدقہ کہ میری بھی اپنی حیثیت کے مطابق اللہ کریم سے بات ہو جاتی ہے وہ باتیں بھی کرتا ہے اور پیار بھی کرتا ہے۔میں بے شمار ایسے احباب کو جانتا ہوں جو عالم بیداری میں اس سے بات کر لیتے ہیں اور یہ سب کچھ شیخ المکرم کی جوتیوں کے طفیل ہے حضرت شیخ المکرم مدظلہ ہمیشہ اپنی ذات کی نفی کرتے ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ میں تو لوگوں کی جھجک دور دور کر کے انہیں اللہ کے دروازے پر لے جاتا ہوں۔ آگے یہ جانیں اور وہ جانے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ میری مثال کیچڑ میں پڑے ہوئے پتھر کی ہے کہ آپ میرے ذریعے دامن آلودہ کئے بغیر پار اتر سکتے ہیں اللہ کریم نے شیخ المکرم کو کو خوبصورتیوں کا ایک گلدستہ بنا رکھا ہے۔آپ ایک عجیب ہستی ہیں کہ جن کے بے شمار پہلو ہیں ان ہی ہستیوں کے لئے کسی نے خوب کہا ہے۔

۔عارفین کے قلوب میں ایسی آنکھیں ہیں جو ایسی چیزیں مشاہدہ کرتی ہیں جنہیں آنکھوں والے نہیں دیکھ سکتے۔اور ان کی زبان ایسے راز بیان کرتی ہے جو کراماً کاتبین سے بھی پوشیدہ ہیں ان کے بازو بغیر پروں کے اڑتے ہیں اور رب العالمین کے پاس بسیرا لیتے ہیں کبھی باغ قدس میں چگتے ہیں اور دریائے معرفت کا پانی پیتے ہیں۔اور وہ ایسے بندے ہیں جو پوشیدہ چلتے ہیں یہاں تک کہ محبوب کے قریب ہو گئے اور صابر ہو گئے۔ اللہ کریم مجھے اور جملہ احباب کو ہمیشہ کے لئے اس سلسلہ عالیہ سے وابستہ رکھے۔آمین۔

با مقصد' معیاری اور دیدہ زیب کتابیں

خود پڑھیے........ دوستوں کو تحفہ دیجئے

پاکستان کی دینی جماعتیں

الجھنیں

سوچ سمندر

طریق نسبت اویسیہ

شائع ہو چکی ہیں

منگوانے کے لئے رابطہ کریں

اویسیہ کتب خانہ

اویسیہ سوسائٹی کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

سیاست اور عوام

تحریر۔ سید انور قدوائی

مولانا اکرم اعوان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے وہ ایک مدت سے مسلمانوں کو دعوت بھلائی دے رہے ہیں۔ عوام ان کی روحانی قوت سے بھی فیض یاب ہو رہی ہے ان کا یہ کہنا ہر صورت درست ہے کہ معزول وزیراعظم نواز شریف نے امریکہ اور یورپی ممالک کی خوشنودی کے لئے جو تگ ودو کی تھی اگر اس کا نصف بھی عوام کی بھلائی کے لئے صرف کرتے تو ان کی حکومت مضبوط ہوتی اور یہ دن دیکھنا نہ پڑتے جن سے آج وہ دوچار ہیں۔ برادرم ہارون الرشید کے کالموں سے مولانا صاحب کا تعارف تو تھا ہی اور کئی بار ان کی زیارت کی خواہش بھی ہوئی لیکن ان سے ملاقات کی کوئی سبیل نہ ہو سکی۔ تحریک پاکستان میں جناب محمد حسن خان ایڈوکیٹ نے بڑا کام کیا تھا۔ پنجاب اسمبلی کے رکن اور مرحوم نواب افتخار حسن ممدوٹ کے قریبی ساتھی تھے میرے والد گرامی سید امیر الدین قدوائی سے ان کے بڑے تعلقات تھے۔ مولانا اکرم اعوان کے مرشد حضرت اللہ یار خان ان کے گھر مقیم تھے۔ میں نے اپنے والد کے ہمراہ ان کی زیارت کی اور والد گرامی سے کئی بار مولانا اکرم اعوان کا ذکر بھی سنا تھا کہ ان کے مریدوں کا ایک بہت بڑا حلقہ ہے اور دین کے لئے ان کی خدمات کا بڑا چرچا بھی رہا ہے۔ چند سال قبل عملی سیاست میں آنے کی خبریں آئیں اور پھر یہ ہوا کہ مولانا اکرم اعوان سیاست سے دور ہوتے چلے گئے۔ یہ خبر آئی کہ اس وقت کے وزیراعظم میاں نواز شریف سے ان کی ملاقات ہوئی اور 12 اکتوبر کو ان کی بساط لپیٹ دی گئی۔ ہمارے بھائی تاثیر مصطفیٰ بڑے کام کے جوان ہیں۔ پنجاب یونین آف جرنلسٹس (دستوری گروپ) کے صدر منتخب ہوئے اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ حضرت مولانا اکرم اعوان نے پی یو جے کے منتخب عہدیداروں کو عشائیہ کی دعوت دی اسی طرح ان کی دینی وروحانی توثیق ہو گئی۔ وفاقی یونین کے صدر خواجہ فرخ سعید نے مولانا صاحب کا خیر مقدم کیا اور میاں نواز شریف ملاقات کے بارے سوال کیا۔ یہ بھی پوچھا کہ انہوں نے جی ڈی اے میں شمولیت کیوں نہیں کی اور یہ کہ عمران خان، علامہ طاہر القادری اور مولانا اکرم اعوان پر مشتمل جو تیسرا سیاسی اتحاد بنا تھا۔ وہ کیوں دم توڑ گیا۔ مولانا اکرم اعوان نے اگرچہ مختصر خطاب کیا۔ لیکن ساری بات کر دی اور وہ یہ تھی کہ ملک کی سیاسی جماعتیں حکومت کی تبدیلی اور اقتدار چاہتی ہیں جبکہ ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ لوگوں کے آنے جانے سے فرق نہیں پڑتا عوام کی بھلائی کے لئے کیا پروگرام ہے ایک پتہ کی بات انہوں نے یہ کی کہ چیف ایگزیکٹو نے ساڑھے تین گھنٹے کی پریس کانفرنس کی تمام امور پر بات ہوئی معاشی صورتحال کا تفصیلاً ذکر ہوا نہ ہی جنرل صاحب نے اسلامی معیشت کا حوالہ دیا اور نہ ہی کسی صحافی نے یہ سوال کیا کہ اسلام کا ایک معاشی نظام ہے اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ مولانا اکرم اعوان کا یہ ارشاد درست ہے کہ ملک کے عوام یہ چاہتے ہیں کہ اسلام نے انہیں جو حقوق دیئے ہیں ان پر عمل درآمد کیا جائے وہ کہتے ہیں کہ میرا سر کاٹ دو مگر سزا اسلامی قانون کے مطابق دی جائے جب تک ایسا نہیں ہوگا حکومتیں بدلنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ نوابزادہ نصراللہ خان سے انہوں نے کہا تھا کہ نواز حکومت ہٹانے کا ایک نکاتی ایجنڈا درست سہی یہ بتایا جائے کہ ان کے چلے جانے کے بعد عوام کے لئے کیا پروگرام ہے۔ نوابزادہ نصراللہ صاحب کا جواب تھا کہ اس پر کام ہو رہا ہے۔ میں نے کہا کہ جب پروگرام آجائے گا تو میں آپ کے ساتھ ہوں گا لیکن وہ پروگرام نہیں آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سابقہ حکومت میں جو کچھ ہو رہا تھا موجودہ دور میں بھی وہی طریقے جاری ہیں جب تک واضح لائحہ عمل نہیں بنایا جاتا اور یہ ضمانت

www.naqshbandiaowaisiah.com

نہیں دی جاتی کہ اسلام کے اصولوں کے مطابق حکومت و نظام ہوگا کوئی بہتر اور مثبت تبدیلی نہیں آسکتی مجھے حکومت ہٹانے یا اقتدار میں آنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔میں عوام میں تبدیلی چاہتا ہوں انہوں نے درست فرمایا کہ بیرون ممالک میں مقیم پاکستانی ہر شعبہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔امریکہ میں پاکستانی ڈاکٹروں کی بڑی شہرت ہے،انجینئر قابل اعتماد ہیں ناسامیں ایک سو سے زائد پاکستانی سائنس دان کام کرتے ہیں انہیں ملک میں لاکر ان کے تجربہ وعلم سے استفادہ کیاجاسکتاہے۔مولاناصاحب نے اچھی مثال دی کہ ایک سائنس دان تشریف لائے تو ایٹم بم بنادیا۔

میاں نواز شریف سے ملاقات کا یہ احوال بیان کیاکہ ستمبرمیں وزیراعظم میاں نواز شریف کی طرف سے یہ دعوت ملی،ناشتہ پر بلایا،میں چلاگیا،میں نے ان سے کہاکہ یہاں موجود تمام افراد کو باہر جانے کے لئے کہاجائے -میں وزیراعظم نہیں میاں نواز شریف سے بات کرناچاہتاہوں -چنانچہ میاں صاحب نے سب کو باہر جانے کاکہا میرے ساتھ جو بھی احباب تھے وہ بھی وہاں سے باہر چلے گئے۔میں نے میاں صاحب سے کہاکہ امریکہ یورپ کو خوش کرنے کے لئے جوطاقت وقوت صرف کررہے ہیں اس کی بجائے عوام کی بہتری وبھلائی پر توجہ دیں ان کا کہناہے کہ کارگل کی بات ہوئی جس پر میاں صاحب نے کہاکہ مجھ سے غلطی ہوگئی مگر میں نے تمام کاروائی دیانتداری سے کی -میرامشورہ تھاکہ تمام سیاسی ودینی جماعتوں کی سربراہی کانفرنس بلا کرانہیں اعتماد میں لیاجائے انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیاجائے -میں نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ فوج میں چھیڑچھاڑ نہ کی جائے اوراس وقت حکومت فوج کو سویلین اداروں میں استعمال کررہی تھی اس سے بھی روکاجائے۔ مولاناصاحب کہتے ہیں کہ میاں نواز شریف نے مجھے اپناذاتی فیکس نمبردیا اور کہاکہ آپ اس پر تجاویز مجھے فیکس کردیں میں عمل کروں گا ایک بات اورانہوں نے بتائی کہ میاں نواز شریف خاصے پریشان تھے اورانہوں نے کہاکہ میں نے خانہ کعبہ میں عوام کی بھلائی کے لئے کام کرنے کاعہد کیاہے لیکن میں ان کے لئے کچھ کرنہیں پایا۔میں نے کہاکہ آپ توجہ دیں توسب کچھ ہوسکتاہے -آٹھ صفحات پر مشتمل تجاویز انہیں فیکس کردیں اور چند دن بعد ریمانڈر بھی دیا کہ ان تجاویز کاکیابنا۔لیکن کوئی جواب نہ آیا،ایک سوال کے جواب میں مولانااکرم اعوان نے اس بات سے اتفاق نہیں کیاکہ میاں نواز شریف کو کارگل اپریشن سے بے خبر رکھاگیا۔میراخیال ہے کہ ایسانہیں ہوسکتاوزیراعظم کو کیسے ایسے بڑے اقدام سے لاعلم رکھاجاسکتاہے ان کی یہ تجویز بڑاوزن رکھتی ہے کہ دنیامیں رائج تمام نظاموں کو جائزہ لیاجائے اوراسلامی سسٹم کو بھی دیکھاجائے جو بہتر ہو اسے رائج کردیاجائے میرے خیال میں اسلام ہی سب سے بہتر سسٹم ہے جان بوجھ کر نئی نسل کو اس سے دور کیاگیاہے -مولانااکرم اعوان کی باتوں سے کسی کو انکار نہیں اور یہ ایک عالم دین ہی نہیں روحانی قائد کی حیثیت سے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اس مشن کو پورا کرنے کے لئے قوم کو آواز دیں قوم بڑی دیر سے ایک سچے قائد کی منتظر ہے!

ضرورت اکاؤنٹنٹ

دارالعرفان منارہ ضلع چکوال کے لئے ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ سلسلہ کے حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست بمعہ اسناد (فوٹو کاپی) بھیج دیں۔

پرنسپل،صقارہ اکیڈمی منارہ،ڈاک خانہ نورپور،ضلع چکوال

www.naqshbandiaowaisiah.com

حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالدؓ بن ولید اسلام کے نامور جرنیل تھے۔ 7 ہجری کے بعد آپ اسلام لائے۔ غزوہ احد میں مسلمانوں کے خلاف لڑے۔ اسلام لانے کے بعد آپ کی زندگی میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوگئیں۔ اسلام لانے کے بعد پہلے غزوہ موتہ میں آپ کے ہاتھ سے 9 وزنی تلواریں ٹوٹی تھیں جس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ نے ان کو سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے گورنر کے عہدے سے لے کر سپاہی تک ہر حال میں اسلام کے جانباز ہی رہے۔ آپ کا قول یہ ہے کہ مجھے میدان جنگ کی وہ سخت رات جس میں اپنے دشمنوں سے لڑوں اس شب عروسی سے زیادہ مرغوب ہے جس میں میری محبوبہ مجھ سے ہمکنار ہو۔ زیر نظر مضمون آپ کی شجاعت و بہادری کی داستان ہے۔

6 اور 7 ہجری کے بعد عمروؓ بن العاص جب اسلام لانے کے قصد سے حبشہ سے چل کر عرب میں آئے اور اس کے لئے مدینہ کا رخ کیا تو راستہ میں قریش کا ایک اور خوش قسمت شخص اسی غرض سے مدینہ کا رہ نورد نظر آیا، یہ خالدؓ بن ولید تھے، وہ بھی اسلام لانے کی نیت سے مدینہ جارہے تھے، عمروؓ بن العاص نے ان کو راستہ میں دیکھ کر پوچھا کہاں کا قصد ہے بولے خدا کی قسم خوب پانسہ پڑا۔ یہ شخص آنحضرت ﷺ یقیناً "نبی ہے چلو اسلام کا شرف حاصل کریں آخر کب تک حقیقت سے منہ موڑے رکھیں گے اور اسلام کی برکتوں سے دور بھاگتے رہیں گے۔ چنانچہ یہ دونوں ایک ساتھ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور پہلے خالد بن ولید اور پھر عمروؓ بن العاص مشرف اسلام ہوئے۔

قبول اسلام کے بعد عمروؓ بن العاص مکہ لوٹ آئے مگر خالد بن ولید نے مدینہ ہی میں مستقل قیام اختیار کرلیا۔ آپ کا اسم گرامی خالد ابو سلیمان کنیت اور سیف اللہ لقب تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے کہ خالدؓ بن ولید ابن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم مخزومی، ماں کا نام لبانہ تھا، یہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کی قریبی عزیز تھیں۔

خالدؓ کا خاندان زمانہ جاہلیت سے معزز چلا آرہا تھا، قبہ اور اعنہ یعنی فوج کی سپہ سالاری اور فوجی کیمپ کے انتظام کا عہدہ ان ہی کے خاندان میں تھا، اور ظہور اسلام کے وقت خالدؓ اس عہدہ پر ممتاز تھے چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کا جو دستہ مسلمانوں کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے آیا تھا اس کے سردار خالدؓ ہی تھے۔ غزوہ احد میں مسلمانوں کے خلاف بڑی شجاعت سے لڑے اور مشرکین کے اکھڑے ہوئے پاؤں ان کی ہمت افزائی سے دوبارہ جمے تھے۔

اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے غزوہ موتہ میں شریک ہوئے اس کا واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعوت اسلام کے سلسلہ میں حارث بن عمیر ازدی کے ہاتھ ایک خط شاہ بصری کے پاس بھیجا تھا یہ بزرگ خط لے کر مقام موتہ تک پہنچے تھے کہ شرجیل ابن عمرو غسانی نے انہیں شہید کردیا۔ آنحضرت ﷺ اور عام مسلمانوں پر اس کا سخت اثر ہوا، چنانچہ آپ نے اس کے انتقام کے لئے دو ہزار کی جمعیت زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں روانہ کی اور ہدایت فرمائی کہ اگر زیدؓ شہید ہوں تو جعفرؓ ان کی جگہ لیں اگر یہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ قائمقامی کریں چنانچہ مسلسل تین افسروں کی شہادت سے مسلمانوں کے دل ٹوٹ چکے تھے اس لئے وہ دوبارہ شکست تو نہ دے سکے مگر خالدؓ اپنی جنگی قابلیت سے باقی ماندہ فوج کو بچالائے۔ اسی جنگ میں خالدؓ کے ہاتھ سے 9 وزنی تلواریں ٹوٹی تھیں جس کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ نے ان کو سیف اللہ کا معزز لقب عطا فرمایا تھا۔

فتح مکہ میں میمنہ کے افسر تھے لیکن جنگ کی نوبت نہیں آئی روسائے قریش نے بلا مزاحمت ہتھیار ڈال دیئے صرف چند مشرک خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں مارے گئے اس کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خالدؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنا دستہ مکہ کے بالائی حصہ کداکی جانب سے لے کر آئیں چنانچہ یہ آرہے تھے کہ راستہ میں مشرکوں کا ایک جتھا مزاحم

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہوااور پیہم تیرباری شروع کردی خالدؓ نے بھی جوابی حملہ کیا۔اس میں چند مشرک مارے گئے ۔آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ نے بازپرس کی انہوں نے کہا کہ ابتدا ان کی جانب سے ہوئی تھی آپؐ نے فرمایا تاہم خیر مرضی الٰہی بہتر ہے۔

فتح مکہ کے بعد بنوثقیف وہوازن اوطاس کے میدان میں جمع ہوئے آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ بارہ ہزار فوج کے ساتھ مقابلہ کو نکلے قبیلوں کے لحاظ سے فوج کے مختلف حصے تھے بنوسلیم کا قبیلہ مقدمہ الجیش تھا اس کی کمان خالدؓ کے ہاتھ تھی چنانچہ اس جنگ میں وہ نہایت شجاعت سے لڑے اور بہت سے جسم پر وار کھائے۔آنحضرت ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے زخموں پر دم کیا اور خالدؓ جلد شفایاب ہوگئے۔

حنین کے مشرکوں کی شکست خوردہ فوج بڑھ کر طائف کے قلعہ میں بند ہوگئی اور جیسے ہی مسلمان ادھر سے گذرے اس نے قلعہ کے اندر سے تیر برسانا شروع کردیئے بہت سے مسلمان شہید ہوگئے مسلمانوں نے بھی مدافعانہ حملہ کیا اس فوج کا مقدمہ الجیش بھی خالدؓ کے ماتحت تھا۔

9ہجری میں آنحضرت ﷺ کو خبر ملی کہ رومیوں نے مسلمانوں کے خلاف شام میں فوج جمع کی ہے اور اس کا مقدمہ الجیش بلقاء تک پہنچ چکا ہے چنانچہ آپؐ 30 ہزار فوج لے کر مقابلہ کو نکلے لیکن خبر غلط نکلی اور جنگ کی نوبت نہیں آئی تاہم احتیاطاً بیس دن مقام تبوک میں آپ نے قیام فرمایا اس نواح کے عربی النسل عیسائی روسا قیصر روم کے ماتحت تھے ان ہی کے ذریعے سے رومی ریشہ دوانیاں کیا کرتے تھے۔اس لئے ان کا مطیع کرنا ضروری تھا چنانچہ ایلہ اور اذرح کے رئیسوں نے اطاعت قبول کرلی۔صرف دومتہ الجندل کا رئیس اکیدربن عبدالمالک باقی رہ گیا ۔آنحضرت ﷺ نے خالدؓ کو چارسو آدمیوں کے ساتھ اس کو مطیع بنانے پر مامور فرمایا، اس کے بھائی حسان نے مقابلہ کیا مگر مارا گیا اور اس کے بقیہ ساتھی بھاگ کر قلعہ میں پناہ گزین ہوگئے۔خالدؓ نے اکیدر کو گرفتار کرکے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا یہاں آکر اس نے بھی جزیہ دے کر اطاعت قبول کرلی اور آپؐ نے اس کو جان ومال کا امان نامہ عطا فرمایا۔

اسی سن میں دعوت اسلام کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ نے خالدؓ کو تین سو مہاجرین اور انصار کے ساتھ بنوجذیمہ کی طرف بھیجا انہوں نے آپ کی ہدایت کے مطابق ان کو اسلام کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کرلی مگر ناواقفیت کی بناپر صحیح الفاظ میں اسلام کا اظہار نہ کرسکے اور بجائے اسلمنا کے یعنی ہم اسلام لائے ۔صبانا کہا یعنی ہم بے دین ہوگئے مشرکین سے وہ مسلمانوں کو صابی بے دین کہتے ہوئے سنتے تھے اس لئے انہوں نے بھی ان ہی الفاظ میں اسلام کا اظہار کیا حضرت خالدؓ اس کو نہ سمجھ سکے اور سب کی گردنیں اڑانے کا حکم دے دیا۔ بہت سے مہاجرین وانصار نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کردیا۔پھر بھی بہت سے لوگ مارے گئے ۔آنحضرت ﷺ نے یہ واقعہ سنا تو بہت متاسف ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر اس سے بریت ظاہر کردی کہ خدایا میں خالدؓ کے اس فعل سے بری ہوں پھر حضرت علیؓ کو ان سب کی دیت دے کر بھیجا، انہوں نے سب کو جان ومال کا پورا معاوضہ دیا اور کتوں تک کا خون بہا ادا کیا اور اس کے بعد جتنا مال بچا سب ان ہی لوگوں میں تقسیم کردیا۔

اس سلسلہ کا ایک اور سریہ 10ہجری میں حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں بنوعبدالمدان نجرانی کی طرف بھیجا گیا چونکہ ایک مرتبہ خالدؓ کی جلدبازی کا تلخ تجربہ ہوچکا تھا، اس لئے اس مرتبہ آنحضرت ﷺ نے خاص طور سے ہدایت فرمادی کہ محض اسلام کی دعوت دینا تلوار نہ اٹھانا حضرت خالدؓ نے اس کی پوری پابندی کی اور میدان جنگ کے سپاہی دفعتاً مبلغ اسلام کے قالب میں آگئے اور ان کی کوشش سے بنوعبدالمدان نے اسلام قبول کرلیا اور سیف اللہ نے ان کی مذہبی تعلیم وتربیت کے بعد جب یہ لوگ اسلامی مسائل سے واقف ہوگئے تو آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی آپؐ نے سب کو طلب فرمایا چنانچہ یہ لوگ حاضر ہوئے اور دیدار جمال نبویؐ سے فیض یاب ہوکر واپس گئے۔

اسی سن میں حضرت محمد ﷺ نے حضرت علیؓ کی امارت میں ایک سریہ روانہ کیا اسی سریہ میں دوسری جانب سے خالدؓ کو روانہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

فرمایا اور حکم دیا کہ جب دونوں ملیں تو امارت علیؓ کے متعلق رہے گی اور چلتے چلتے یہ ہدایت فرمادی کہ جنگ کا آغاز تمہاری طرف سے نہ ہو البتہ اگر یمن والے پیش قدمی کریں تو تم مدافعت کرسکتے ہو۔ چنانچہ ان لوگوں نے یمن پہنچ کر اسلام پیش کیا لیکن اس کا جواب تیر اور پتھر سے ملا۔ اس وقت مسلمانوں نے جوابی حملہ کیا اور یمنی پسپا ہوئے مگر ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہیں کی گئی بلکہ دوبارہ اسلام پیش کیا گیا اور انہوں نے بلاجبر و کراہ اس کو قبول کرلیا۔

عزیٰ قریش و کنانہ کا صنم کدہ تھا جس کی یہ لوگ بڑی عظمت کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے خالدؓ کو اس کے گرانے پر مامور کیا انہوں نے اس کی تعمیل کی آپؐ نے پوچھا تم نے وہاں کچھ دیکھا بھی تھا عرض کیا نہیں فرمایا پھر جاؤ اس گرانے کا اعتبار نہیں ہے۔ چنانچہ دوبارہ واپس گئے اس مرتبہ یہاں ایک بھیانک شکل کی عورت نکلی خالدؓ نے اس کا کام تمام کرکے حضور ﷺ کو اطلاع دی۔ فرمایا ہاں جاؤ اب تم نے کام پورا کیا ہے۔

عہد صدیقیؓ میں جب مدعیان نبوت کا فتنہ اٹھا اور اس کے استیصال کے لئے فوجیں روانہ کی گئیں تو خالد طلیحہ کی سرکوبی پر مامور ہوئے انہوں نے اس کا بہت کامیاب مقابلہ کیا اور اس کے اعوان و انصار کو قتل اور اس کے قوت بازو عیینہ بن حصین کو 30 آدمیوں کے ساتھ گرفتار کرکے پابجولاں دربار خلافت میں حاضر کیا۔

یمامہ میں شرجیل بن حسنہ مشہور کذاب مسلیمہ سے برسرپیکار تھے خالدؓ طلیحہ سے فارغ ہوکر ان کی مدد کو بڑھے راستہ میں مجاعہ ملا اس کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا ان کو شکست دے کر مجاعہ کو گرفتار کرکے لائے مسلیمہ حضرت حمزہؓ کے مشہور قاتل وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔

مدعیان نبوت کی مہم سے فارغ ہوکر منکرین زکوٰۃ اور مرتدین کی طرف بڑھے اور سب سے پہلے واعظان سے نبرد آزما ہوئے۔ ان میں کچھ جان سے مارے گئے اور کچھ گرفتار ہوئے جو باقی بچے ہوں گے ان معرکوں کے علاوہ ارتداد کے سلسلہ میں جس قدر لڑائیاں ہوئیں ان میں خالدؓ پیش پیش تھے۔

عرب اس عہد کی دو عظیم الشان سلطنتوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ ایک طرف شام میں چھائے ہوئے تھے دوسری طرف عراق پر کیانی خاندان قابض تھا۔ یہ دو سلطنتیں ہمیشہ عربوں کی وادی سلب کرنے کی فکر میں رہتی تھیں گو پورے طور پر عربوں پر ان کا قابو نہ چلا، تاہم جب بھی ان کو موقع ملا انہوں نے عرب پر تسلط جمانے کی کوشش کی۔ یمن کے حمیری خاندان کا خاتمہ ایرانیوں کے ہاتھوں ہوا گو حمیری برائے نام حکمران رہے مگر اس کا سیاہ سپید تمام تر ایرانیوں کے ہاتھ میں تھا۔ بحرین اور عمان بھی ان کے زیر اثر تھے ان کے علاوہ مختلف اوقات میں عرب کے سولہ مقامات ایرانی مرزبانوں سے قبضہ میں رہ چکے تھے۔ عراقی لخمی خاندان کو بھی ایرانیوں نے ہی

مٹایا۔ ایرانیوں کا یہ اقتدار ظہور اسلام اس وقت باقی تھا چنانچہ جنگ ذی قار میں جب ایرانیوں نے عربوں سے شکست کھائی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا آج عرب نے عجم سے اپنا منصفانہ بدلہ لیا۔

یہی حال قیصری حکومت کا تھا جب اس کو موقع ملتا تھا شام کی جانب سرزمین عرب میں قدم بڑھاتی جو عرب خاندان آباد تھے ان پر آل جفنہ قیصر کی جانب سے حکومت کرتے تھے لیکن ان کا تقرر قیصری حکومت کرتی تھی۔ حبشہ کے عیسائیوں نے رومیوں کی مدد سے عرب کی مرکزیت توڑنے کے لئے یمن کو فتح کرکے صنعاء میں ایک کعبہ بنایا کہ کعبہ کے پجاری تقسیم ہوجائیں۔

ظہور اسلام کے بعد جب عرب متحد ہوکر ایک مرکز پر جمع ہوگئے تو ان دونوں سلطنتوں کے لئے اور زیادہ اہم ہوگیا اگر پہلے ملک گیری کی ہوس تھی تو اب عربوں سے سیاسی خطرہ نظر آرہا تھا آنحضرت ﷺ نے جب خسرو پرویز کو دعوت اسلام کا خط لکھا تو اس نے چاک کرڈالا اور کہا کہ میرا غلام ہوکر مجھ کو یوں لکھتا ہے اور فوراً آپؐ کی گرفتاری کا حکم دیا اسی طرح شرجیل بن عمرو مصر کی جانب سے بصریٰ کا حاکم تھا آنحضرت ﷺ کے قاصد کو قتل کرادیا۔ غرض ان کے محلات میں عرب کی خودمختاری کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ ان دونوں پر یہ حقیقت ظاہر ہوجائے کہ اب عربوں سے کھیلنا آسان کام نہیں ہے۔ تاہم حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس

www.naqshbandiaowaisiah.com

وقت تک کوئی پیش قدمی نہیں کی۔
لیکن وہ قبائل جو ہمیشہ سے ایرانی حکومت کا نشانہ بنتے چلے آرہے تھے انتقام سے لبریز تھے چنانچہ عہد صدیقی میں جب ایران میں بد نظمی پیدا ہوئی اور ایرانیوں نے کسریٰ کی لڑکی کو تخت پر بٹھایا تو ان قبائل کے جذبات انتقام دفعتاً بھڑک اٹھے حارث شیبانی نے اپنا جتھا لے کر عراق عجم کی سرحد پر تاخت و تاراج شروع کردی لیکن بغیر کسی سرپرستی کے کامیابی مشکل تھی اس لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے باضابطہ اجازت حاصل کی اور خالدؓ بن ولید کو ان کی امداد پر مامور کیا اور شرف امارت بھی عطا کیا۔
حضرت خالدؓ فتنہ ارتداد کی مہموں سے فارغ ہو کر عراق کی طرف بڑھے اور بانقیا اور بار سوما کے حاکموں کو مطیع کرتے ہوئے ایلہ کی طرف بڑھے یہ علاقہ بہت اہم تھا یہاں عرب وہندوستان کے بری و بحری خطوط آکر ملتے تھے اس کا حاکم ہرمزان ہی راستوں سے دونوں مقام پر حملے کرتا تھا۔ ہرمز کو مسلمانوں کی پیش قدمی ہوئی تو فوراً" اردشیر کو دربار ایران اطلاع بھیجی اور خود مقابلہ کے لئے بڑھا۔ کاظمہ میں دونوں کا مقابلہ ہوا ایرانیوں نے اپنے کو زنجیروں میں جکڑ لیا تھا کہ پاؤں نہ اکھڑنے پائے لیکن قعقاع بن عمرو نے زنجیر آہن کے ٹکڑے کر ڈالے اور ایرانیوں نے بری طرح شکست کھائی۔
ابھی یہ معرکہ ختم ہوا تھا کہ ایرانیوں کی امدادی فوج کو جو قارن بن قریانس کی ماتحتی میں مدد کو آرہی تھی مذار میں ہرمز کے قتل اور ایرانیوں کی شکست کی خبر ملی اس لئے قارن نے اپنی فوج کی تنظیم کی اور شکست خوردہ فوج کے سردار قباذ اور انوشجان کو امیر العسکر بنا کر بھیجا۔ خالدؓ کو اطلاع ہوئی تو وہ فوج لے کر مذار کی طرف بڑھے۔ لب دریا دونوں کا مقابلہ ہوا معقل نے قارن کو اور عاصم نے نوشجان کو اور عدی نے قباذ کو ختم کیا اور اس شدت کی جنگ ہوئی کہ تیس ہزار ایرانی کام آئے یہ تعداد اس کے علاوہ ہے جو نہر میں ڈوب کر مرے۔
جنگ مذار کے انجام کی خبر ایران پہنچی تو اردشیر نے اندرزغر اور بہمن کو یکے بعد دیگرے مقابلہ کے لئے روانہ کیا اندرزغر مدائن اور کسکر ہوتا ہوا ولجہ پہنچا۔ حیرہ اور کسکر کے تمام اور آس پاس کے عرب بھی ایرانیوں کی حمایت میں اپنی اپنی فوجیں لے کر اندرزغر کے قریب خیمہ زن ہوئے اس درمیان میں بہمن بھی پہنچ گیا۔ خالدؓ کو خبر ملی تو سوید بن مقرن کو ایک جگہ مامور کرکے ضروری ہدایت دے کر پیچھے چھوڑا اور خود بڑھ کر مورچہ بندی میں مصروف ہوگئے اور ساحل کی قربت سے فائدہ اٹھا کر نشیبی زمین میں تھوڑی فوج چھپادی کہ جنگ چھڑنے کے بعد حملہ آور ہو جائے اس انتظام سے فراغت کے بعد جنگ چھڑ گئی دیر تک گھمسان کا رن پڑا رہا تھا فریقین تھکنے لگے تو مسلمان کمین گاہوں سے نکل کر ٹوٹ پڑے اس اچانک حملے نے ایرانیوں کے پاؤں اکھیڑ دیئے مگر وہ جدھر بھاگتے تھے مسلمان سامنے تھے اس لئے جو سپاہی جہاں تھا وہیں پر ختم ہو گیا اندرزغر نکل بھاگا لیکن پیاس کی شدت سے وہ مر گیا۔ جنگ کے بعد مسلمانوں نے عام آبادی سے کوئی تعرض نہیں کیا اور ان کو پوری آزادی دے دی۔
جنگ میں عربی نسل عیسائی قبائل بھی ایرانیوں کی حمایت میں مارے گئے اس لئے جنگ کسکر کے بعد یہ لوگ پورے طور پر ایرانیوں کے ساتھ ہوگئے اردشیر نے بہمن کو عربی قبائل سے نکل جانے کا حکم دیا، چنانچہ بہمن الیس کی طرف بڑھا اور یہاں کے حاکم جاپان کو ہدایت دی کہ میری واپسی تک جنگ شروع نہ کرنا' الیس روانہ کردیا اور خود اردشیر کے پاس مشورے کے لئے چلا گیا۔ وہاں سے لوٹا تو باقی عربی قبائل اور عربی چھاؤنی کی ایرانی سپاہ اکٹھی ہو چکی تھی اس درمیان میں خالدؓ بھی پہنچ گئے ان کے پہنچتے ہی جنگ شروع ہوگئی دیر تک کشت و خوں کا سلسلہ جاری رہا خالدؓ نے منادی کرادی کہ لڑائی روک کر لوگوں کو صرف گرفتار کرو چنانچہ مسلمان دار و گیر میں مصروف ہوگئے۔ اور لڑنے والوں کو زندہ گرفتار کرکے نہر کے کنارے قتل کرنا شروع کردیا اور ایرانی بری طرح سے مفتوح ہوئے۔
اس سے فراغت کے بعد خالدؓ امغیشیا کی طرف بڑھے یہاں کے باشندے مسلمانوں کا رخ دیکھ کر پہلے ہی شہر خالی کر چکے تھے اس لئے جنگ کی نوبت نہیں آئی۔
امغیشیا کے قریب ہی جزیرہ تھا یہاں کے حاکم آزادبہ کو یہ خطرہ پیدا ہوا کہ مسلمان امغیشیا کی طرف بڑھیں گے اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے لڑکے کو خالدؓ کو روکنے کے لئے آگے بھیج دیا اور پیچھے سے خود مدد کے

www.naqshbandiaowaisiah.com

لئے پہنچا امغیشیا اور حیرہ کے درمیان نہر فرات تھی آزادبہ کے لڑکے نے اس کا بند باندھ دیا اس سے مسلمانوں کی کشتیاں رک گئیں اور ملاحوں نے جواب دیا کہ ایرانیوں نے نہر کا رخ موڑ دیا ہے اس لئے کشتیاں نہیں چل سکتیں مسلمان کشتیوں سے اتر پڑے اور گھوڑوں پر ابن آزادبہ اس کی طرف بڑھے فرات کے دہانہ پر دونوں کا مقابلہ ہوا ابن آزادبہ مارا گیا اور فوج بھی تباہ ہوئی اس کے بعد دریا کا بند کھول کر مسلمان حیرہ کی طرف بڑھے لیکن ان کے پہنچنے سے قبل آزادبہ حیرہ چھوڑ چکا تھا مسلمان مقام غریین میں ٹھہر گئے - حیرہ میں لوگ باقی رہ گئے تھے وہ اس عرصہ میں قلعہ بند ہو گئے خالدؓ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ پہلے صلح کی گفت و شنید ہوتی رہی لیکن بے نتیجہ رہی ایرانیوں نے قلعہ کے اوپر سے سنگ باری شروع کر دی مسلمانوں نے پیچھے ہٹ کر تیروں سے جواب دیا اور قلعہ اور محلات کی دیواریں چھلنی کر دیں جب شہری آبادی محاصرہ سے گھبرا گئی تو قسیون اور راہبوں نے قلعہ والوں سے فریاد کی کہ اس خونریزی کی ساری ذمہ داری تم پر ہے اس کو بند کرو۔ آخر میں قلعہ والوں نے بھی عاجز ہو کر خالدؓ سے صلح کی گفتگو کر کے ایک لاکھ نوے ہزار سالانہ خراج پر صلح کر لی اور خالد نے ایک مفصل صلح نامہ لکھ کر حوالہ دیا۔

حیرہ کی صلح کے بعد اطراف کے کاشتکاروں اور دیہی آبادیوں نے بھی جو حیرہ کے مطابق تھیں 20 لاکھ سالانہ پر صلح کر لی حیرہ اور ملحقات حیرہ کی کامل تسخیر کے بعد خالدؓ نے مخالف سرحد میں سے ضرار بن آزور، ضرار بن خطاب، قعقاع بن عمرو، مثنی بن حارثہ اور عتبہ بن شماس کو افسران سرحد کی ترائی میں بڑھنے کا حکم دیا۔ یہ لوگ ساحل تک بڑھتے ہوئے چلے گئے۔

اس وقت گوار دشیر مر چکا تھا اور ایرانیوں میں اندرونی اختلافات کا طوفان برپا تھا لیکن مسلمانوں کے مقابلہ میں سب متحد تھے چنانچہ انہوں نے اپنی مرکزیت قائم کرنے کے لئے فرخزاد کو عنان حکومت سپرد کر دی تھی، اوران کی فوجیں عین التمر، انبار اور فراض تک پھیلی ہوئی تھیں اس لئے خالدؓ کے پہنچتے پہنچتے ہی یہاں کے باشندے قلعہ بند ہو چکے تھے جو ان کے پہنچتے ہی جنگ شروع ہو گئی خالد نے قلعہ کے چاروں طرف چکر لگا کر اس کے استحکام کا اندازہ لگا کر کہا کہ آنکھوں پر تاک کر تیر مارو، اس تدبیر سے دن بھر میں ایک ہزار آنکھیں بیکار ہو گئیں اس مصیبت نے انبار کے باشندوں کو گھبرا دیا اور فوج بدحواس ہو گئی شیرزاد ایرانی سپہ سالار نے صورت دیکھ کر صلح کا پیام دے دیا لیکن شرائط ایسے پیش کئے کہ خالدؓ ان کو منظور نہ کر سکے اور خندق کا جوار زیادہ تنگ تھا اسے بیکار اونٹوں کو ذبح کر کے پاٹ دیا، اور مسلمان اس پر سے اتر کے قلعہ تک گئے اور ایرانی سمٹ کر قلعہ کے اندر ہوئے مگر وہ آنکھوں کی نشانہ بازی سے پہلے ہی گھبرا گئے - مسلمانوں کی اس غیر متوقع آمد سے اور ہمت چھوٹ گئی اور شیرزاد نے بہمن کو فوج کی حالت جتا کر صلح پر آمادہ کر لیا اور اس نے مجبور ہو کر صلح کر لی اس کے بعد انبار کے باشندوں نے صلح کی خواہش کی چنانچہ بواذیج والوں پھر اہل کلواذی نے صلح کر لی۔

خالدؓ انبار کی مہم میں مصروف تھے کہ بہرام چوبین کا لڑکا مہران مسلمانوں کے مقابلے لئے پہنچ گیا۔ عربی قبائل میں نمر تغلب اور ایاد عقہ بن عقہ کے ساتھ علیحدہ مقابلہ پر آمادہ تھے اس لئے وہ انبار کے بعد عین التمر کی طرف بڑھے۔ ایرانیوں نے ایرانی سپاہ قلعوں میں محفوظ کردی قبائل کو مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بڑھا کر ان پر جاسوس متعین کر دیئے کہ اگر ان میں قومی عصبیت آئے تو فوراً تدارک ہو سکے بعض انصاف پسند ایرانی اس پر متعرض ہوئے ان کو جواب دیا کہ ان کی قوم نے ہمارا ملک تباہ کیا ہے اس لئے انہیں آپس میں کٹانا چاہتے ہیں عقہ مقام کرخ میں اپنی فوج مرتب کر رہا تھا کہ خالدؓ پہنچ گئے اور اس کو گرفتار کر لیا اس کی فوج نے سردار کی گرفتاری سے گھبرا کر میدان جنگ چھوڑ دیا، جو بچ گئے وہ گرفتار ہوئے خالدؓ ان کی قوم فروشی پر بہت مشتعل تھے اس لئے پہلے عقہ کا کام تمام کر دیا پھر سب کی گردنیں اڑا دیں۔ مہران کو عربوں کی حالت کی خبر ملی تو وہ قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا لیکن جب شکست خوردہ عرب پہنچے تو پھر اس کی ہمت بندھی اور ایرانی قلعہ بند ہو گئے خالدؓ سیدھے قلعہ تک بڑھتے چلے گئے ایرانیوں نے نکل کر مقابلہ کیا اور تھوڑے مقابلہ کے بعد قلعہ میں داخل ہو گئے مسلمانوں نے محاصرہ کر لیا بالآخر ایرانیوں نے صلح کی

www.naqshbandiaowaisiah.com

درخواست کی لیکن خالدؓ نے انکار کردیا اور بزور شمشیر قلعہ فتح کیا لیکن فتح کے بعد پھر کوئی سختی نہیں کی اور معمولی خراج کے سوا زمین پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔

دومتہ الجندل میں ہمیشہ سے مسلمانوں کے خلاف سازشیں ہوا کرتی تھیں چنانچہ عہد رسالت میں بھی اسی قسم کی سازش ہوئی تھی اسی لئے غزوہ دومتہ الجندل ہوا تھا۔ عہد صدیقی میں پھر اس کا ظہور ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کے تدارک کے لئے عیاض بن غنم کو روانہ کیا لیکن کلب، غسان اور تنوخ کے قبائل متحد تھے اس لئے عیاض کے لئے تنہا ان کا مقابلہ کرنا دشوار تھا انہوں نے خالدؓ کو مدد کے لئے بھیجا وہ عراق کی مہم چھوڑ کر عیاض کی مدد کو چلے گئے اس وقت یہاں دو حکمران تھے اکیدر اور جودی۔ اکیدر کو خالدؓ عہد رسالت میں مطیع کر چکے تھے اس لئے خالدؓ کی آمد کی خبر سن کر وہ خوف سے جودی کی حمایت سے کنارہ کش ہو گیا اور جب جودی جنگ کے لئے بالکل آمادہ تھا تو اکیدر دومتہ الجندل چھوڑ کر ہٹ گیا مگر چونکہ پہلے اس کا شریک تھا اس لئے گرفتار کرکے قتل کر دیا گیا۔ خالدؓ اور عیاض نے دو سمتوں سے دومتہ الجندل کا محاصرہ کر لیا جودی کی فوج میں متعدد افسر تھے خود جودی ودعیہ کلبی ابن رومانس ابن ایہم اور ابن حدروجان ان سب نے متحدہ حملہ کیا جودی اور ودیعہ گرفتار ہوئے باقی فوج قلعہ میں گھس گئی مگر قلعہ میں زیادہ گنجائش نہیں تھی اسلئے فوج کا ایک حصہ باہر رہ گیا اگر مسلمان چاہتے تو ان

میں سے ایک بھی نہ بچ سکتا، لیکن حضرت عاصمؓ نے بنو کلب کو امان دے دی اور خالدؓ نے جودی کو قتل کرا دیا اور قلعہ کا پھاٹک اکھاڑ کے اندر گھس گئے اور قلعہ پر قابض ہو گئے۔

حضرت خالدؓ کے عراق چھوڑ کر شام چلے آنے کے بعد جزیرہ کے عربوں نے ایرانیوں کو عراق کی واپسی پر توجہ دلائی وہ ان کا اشارہ پاتے ہی آمادہ ہو گئے اور زرمہر اور روزبہ نے خنافس اور حصید کی طرف فوجیں بڑھاویں زبرقان بن بدر حاکم نے قعقاع حاکم حیرہ کو اطلاع دی انہوں نے ایرانیوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے اسی وقت الگ الگ فوجیں اعبد بن فدؔ اور عروہ بن جعد کی قیادت میں دونوں مقاموں پر روانہ کر دیں ان دونوں نے بڑھ کر ریف میں ان کو روک دیا روزبہ اور زرمہر یہاں عربوں کا انتظار کر رہے تھے کہ خالدؓ دومتہ الجندل سے حیرہ واپس آ گئے اور امرؤ القیس بن قلبی نے اطلاع بھیجی کہ ہذیل بن عمران مصیخ میں اور ربیعہ بن بجیر ثنی اور بشر میں، روزبہ اور زرمہر کی امداد کے لئے فوجیں لئے پڑے ہیں یہ خبر سن کر خالدؓ نے عیاض کو حیرہ میں چھوڑا اور خود قعقاع اور ابو لیلیٰ کی مدد کو بڑھے یہ دونوں عین التمر میں تھے خالدؓ یہیں آ کر ان سے ملے اور قعقاع خود بڑھے روزبہ نے زرمہر سے مدد طلب کی وہ مدد لے کر پہنچا، حصید میں دونوں کا مقابلہ ہوا زرمہر اور روزبہ دونوں مارے گئے اور ان کی فوج ہٹ کر خنافس میں جمع ہو گئی ابو لیلی تعاقب کرتے ہوئے خنافس پہنچے تو ایرانی خنافس چھوڑ

کر مصیخ چلے گئے خالدؓ کو اس کی اطلاع دی گئی انہوں نے قعقاع ابو لیلیٰ اور عروہ کو ایک خاص مقام پر شب میں جمع ہونے کا حکم دیا اور خود بھی معینہ شب میں وہاں پہنچ گئے اور سب نے مل کر متحدہ شب خون مارا۔ ایرانی بالکل بے خبر تھے اس لئے مدافعت بھی نہ کر سکے اور سب کے سب مارے گئے۔

ربیعہ بن بجیر ثنی اور بشر میں بدستور فوجیں لئے پڑا تھا، مصیخ کے بعد خالدؓ نے قعقاع اور ابو لیلیٰ کو ثنی پر شب خون مارنے کا حکم دیا چنانچہ ایک مقررہ شب کو تینوں نے مل کر تین سمتوں سے حملہ کیا صرف ہذیل امیرالعسکر باقی بچا اور کل فوج کھیت رہی۔ ہذیل ثنی سے بھاگ کر بشر پہنچا یہاں بھی عربوں کا ایک جتھا موجود تھا خالد اس کو صاف کرتے ہوئے رضاب پہنچے یہاں عقہ کا لڑکا بلال مسلمانوں کا منتظر تھا مگر خالدؓ کے آتے ہی یہ بھی بھاگ نکلا۔

خالدؓ رضاب ہوتے ہوئے فرائض کی طرف بڑھے یہ مقام جنگی نقطہ نظر سے بہت اہم تھا یہاں شام اور عراق کی سرحدیں ملتی تھیں شام کی سرحد کی وجہ سے رومی بھی ایک فریق بن گئے اور انہوں نے ایرانیوں کی چھاؤنی اور تغلب داباد (عرب) سے مدد مانگ بھیجی، ان کو اس پر کیا عذر ہو سکتا تھا فوراً" آمادہ ہو گئے اور اب مسلمانوں کا مقابلہ ایرانیوں اور رومیوں دونوں سے ہو گیا اس لئے خالدؓ نے بھی نہایت اہتمام سے اسلامی فوج کو از سرنو منظم کیا۔ فرات کے ایک جانب مسلمان تھے اور دوسری

جانب اتحادیوں نے پیام دیا کہ یا تم دریا عبور کرکے بڑھو یا ہمیں بڑھنے دو خالدؓ نے ان کو بڑھنے کا موقع دیا اور فرات کے اس پار لب دریا دونوں کا مقابلہ ہوا' مسلمان نہایت پامردی سے لڑے اور اتحادیوں کی فوجیں پسپا ہونے لگیں خالدؓ کی للکار پر مسلمان شہ سواروں نے گھیر گھیر کر مارنا شروع کر دیا اتحادی دو طرف سے گھرے ہوئے تھے۔ پیچھے ہٹتے تھے تو فرات کا لقمہ بنتے تھے اور آگے بڑھتے تھے تو تلوار سامنے تھی اسی کشمکش میں سب کے سب کام آگئے۔ فتح کے دس دن بعد تک مسلمان یہاں مقیم رہے اس کے بعد حیرہ لوٹ گئے اس معرکے کے بعد عراق کی پیش قدمی رک گئی اور خالدؓ خفیہ حج کو چلے گئے۔

مسلمانوں کا ایرانیوں اور رومیوں سے نبرد آزما ہونا ناگزیر امر تھا اس لئے عراق کے ساتھ شام پر بھی فوج کشی ہوئی تھی اور ہر ہر صوبہ پر علیحدہ علیحدہ فوجیں بھیجی گئی تھیں خالدؓ عراق کی مہم سر چکے تھے کہ دربار خلافت سے حکم پہنچا کہ عراق چھوڑ کر شام میں اسلامی فوجوں سے مل جائیں اس حکم کے مطابق حج سے واپس ہونے کے بعد عراق کا انتظام مثنیٰ کے سپرد کرکے شام روانہ ہوگئے اور راستہ میں حدردار' ارک' سوئی' حوارین' قصم مرج راہط وغیرہ سے نپٹتے ہوئے شام پہنچے اور بصریٰ کی طرف بڑھے یہاں اسلامی فوجیں پہلے سے ان کی منتظر تھیں - اس لئے خالدؓ نے آتے ہی بصریٰ کے بطریق پر حملہ کرکے پسپا کر دیا اور اس شرط پر صلح ہوگئی کہ مسلمان رومیوں کی جان و مال کی حفاظت کریں گے اور وہ اس کے عوض میں جزیہ دیں گے۔

اس وقت مسلمان شام کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے تھے اور ہرقل نے ان کے مقابلے کے لئے الگ الگ دستے بھیجے تھے تاکہ ایک مرکز پر جمع نہ ہوں لیکن فلسطین کی مہم عمرو بن العاص کے متعلق تھی بصریٰ کے بعد تذارق اور قبقلاء نے اجنادین میں اپنی فوجیں ٹھہرائیں خالدؓ اور ابو عبیدہؓ بصریٰ سے فارغ ہو کر عمرو بن العاص کی مدد کو پہنچے۔13 ہجری میں مقام اجنادین میں دونوں کا مقابلہ ہوا تذارق اور قبقلاء دونوں مارے گئے۔

اجنادین کے بعد دمشق کی طرف بڑھے امیر فوج ابو عبیدہؓ نے تین سمتوں سے اس کا محاصرہ کیا ایک سمت پر خالد مامور ہوئے تین مہینے تک کامل محاصرہ قائم رہا لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا اس دوران ایک دن دمشق کے پادری کے گھر لڑکا پیدا ہوا' اس کے جشن میں دمشق کے بے فکرے شرابیں پی کر ایسے مست ہوئے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی - خالدؓ دوران جنگ رات کو اکثر نہ سوتے تھے بلکہ فوجی انتظامات اور دشمنوں کی سراغ رسانی میں لگے رہتے تھے ان کو اس واقعہ کی اطلاع ہوگئی چنانچہ فوج کو ہدایت دے کر کہ تکبیر کی آواز سنتے ہی شہر پناہ کے پھاٹک پر حملہ کر دینا چند آدمیوں کے ساتھ مل کر کمند ڈال کر شہر پناہ کی دیوار کے اس پار اتر گئے اور پھاٹک کے چوکیدار کو قتل کر دیا اور اس کا قفل توڑ کر نعرہ تکبیر لگایا تکبیر کی آواز سنتے ہی فوج ریلا کرکے اندر داخل ہوگئی دمشق والے ابھی تک غافل سو رہے تھے اس ناگہانی حملہ سے گھبرا گئے اور ابو عبیدہؓ سے صلح کی درخواست کی اور شہر پناہ کے تمام دروانے کھول دیئے ایک طرف سے خالدؓ فاتحانہ داخل ہوئے اور دوسری طرف سے ابو عبیدہؓ مصالحانہ وسط شہر میں دونوں کی ملاقات ہوئی گو نصف حصہ بزور شمشیر فتح ہوا لیکن شرائط سب مصالحانہ رکھے گئے۔

دمشق کی فتح نے رومیوں کو بہت برہم کر دیا اور وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ مقابلہ کے لئے آمادہ ہوگئے اسقلار رومی فحل میں فوجیں لے کر خیمہ زن ہوا اس لئے مسلمان دمشق کے بعد ادھر بڑھے' مقدمہ الجیش خالدؓ کی کمان میں تھا اس معرکہ میں بھی رومیوں نے بری طرح شکست کھائی۔

فحل کے بعد ابو عبیدہؓ اور خالدؓ حمص کی طرف بڑھے یوحنا کے کنیہ کی وجہ سے یہ مقام بھی رومیوں کا ایک اہم مرکز تھا ہرقل کو خبر ہوئی تو اس نے ذربطریق کو فوج دے کر مقابلہ کے لئے بھیجا اس نے دمشق کی مغربی سمت مرج روم میں پڑاؤ ڈال دیا مسلمان بھی آگے بڑھ کر مرج روم کی دوسری سمت ٹھہرے۔ اس درمیان میں رومیوں کی ایک اور فوج شنس کی سرکردگی میں پہنچ گئی اس لئے خالدؓ توذر کے مقابلے کو بڑھے اور ابو عبیدہؓ شنس کے' توذر نے مقابلہ نہیں کیا بلکہ دمشق واپس لینے کے ارادہ سے آگے بڑھا۔ خالدؓ بھی عقب سے اس کے ساتھ ہوگئے دمشق میں یزید بن ابو سفیان موجود تھے وہ شنس کی آمد کی خبر سن کر اس کے

www.naqshbandiaowaisiah.com

روکنے کو نکلے۔ دمشق کے باہر دونوں میں سخت معرکہ ہوا ابھی جنگ کا سلسلہ جاری تھا کہ پیچھے سے خالدؓ پہنچ گئے۔ اور ایک طرف سے انہوں نے اور دوسری طرف سے یزید نے مل کر رومیوں کو پامال کر دیا اور معدودے چند کے علاوہ کوئی رومی باقی نہ بچا۔

ابو عبیدہؓ نے شیرز معرہ حمص اور رلاذقیہ وغیرہ کو لے کر بعلبک اور حمص فتح کیا۔

ان پیہم شکستوں نے رومیوں کو آگ لگادی۔ اور دو لاکھ ٹڈی دل مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے امنڈ آیا۔ رومی سپہ سالار ماہان اس کو لے کر یرموک کے میدان میں اترا۔ اس وقت مسلمان شام کے مختلف حصوں میں منتشر تھے یہ سب ایک مرکز پر جمع ہو گئے اور طرفین میں جنگ کی تیاریاں ہونے لگیں۔ رومیوں کے جوش و خروش کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ گوشہ نشین راہب و قسیسین اپنی اپنی خانقاہوں سے نکل کر مذہب کا واسطہ دلا کر رومیوں میں جوش پیدا کر رہے تھے خالدؓ نے اس جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیئے فوج کو جدید طرز سے 36 حصوں میں تقسیم کر کے سب پر الگ الگ افسر قائم کئے اور جہاد پر نہایت ولولہ انگیز تقریر کی اتفاق سے ایک مسلمان کے منہ سے نکل گیا کہ رومیوں کے مقابلہ میں ہماری تعداد بہت کم ہے خالدؓ غضبناک ہو کر بولے فتح و شکست تعداد کی قلت و کثرت پر نہیں بلکہ تائید ایزدی پر ہے اگر میرے گھوڑے کے سم درست ہوتے تو میں اس سے دوگنی تعداد کی پرواہ نہیں کرتا۔

ضروری انتظامات کے بعد عکرمہ بن ابو جہل اور قتاح بن عمرو کو حملہ کا حکم دے دیا اور یرموک کے میدان میں ہنگامہ کارزار گرم ہو گیا۔ عین اس حالت میں ایک عیسائی رومی فوج سے نکل کر اسلامی لشکر میں آگیا اور خالدؓ سے مذہب اسلام پر گفتگو شروع کر دی کہ اگر میں تمہارے مذہب میں داخل ہو جاؤں تو کیا میرے لئے آخرت کا دروازہ کھل جائے گا خالدؓ نے کہا یقیناً" چنانچہ وہ میدان جنگ میں مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

اس جنگ کا سلسلہ مدتوں جاری رہا مسلمان افسروں نے غیر معمولی شجاعت کا ثبوت دیا آخر رومیوں نے ایسی شکست کھائی کہ پھر ان کی اتنی بڑی تعداد نہ فراہم ہو سکی۔

یرموک کی فتح کے بعد ابو عبیدہؓ نے خالدؓ کو قنسرین کی طرف بھیجا اور خود حمص واپس ہو گئے مقام حاضر میں خالدؓ کو میناس رومی ایک بڑی جماعت کے ساتھ ملا۔ خالد نے اس کو شکست دی اہل حاضر نے امان کی درخواست کی اور کہا کہ ہم کو اس جنگ سے کوئی تعلق نہ تھا ہماری رائے بھی اس میں شریک نہ تھی اس لئے ہم کو امان دی جائے خالدؓ نے ان لوگوں کی درخواست قبول کر لی۔

حاضر سے قنسرین پہنچے اہل قنسرین پہلے جنگ کے ارادہ سے قلعہ بند ہو گئے لیکن پھر اہل حمص کے انجام پر غور کر کے صلح کی درخواست کی خالدؓ نے اس شرط پر منظور کی کہ شہر کے استحکامات توڑ دیئے جائیں قنسرین کے بعد ہرقل بالکل مایوس ہو گیا اور شام پر آخری نگاہ ڈال کر قسطنطنیہ چلا گیا چلتے وقت یہ حسرت انگیز الفاظ اس کی زبان پر تھے "اے شام تجھ کو آخری سلام ہے اب میں تجھ سے جدا ہوتا ہوں افسوس اس سرزمین میں جس پر میں نے حکمرانی کی ہے اطمینان خاطر کے ساتھ نہ آسکوں گا۔"

قنسرین کے بعد بیت المقدس کا محاصرہ ہوا۔ عیسائی اس شرط سے بلا جنگ حوالہ کرنے کو آمادہ ہو گئے کہ خود امیر المومنین اپنے ہاتھ سے معاہدہ لکھیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے صلح نامہ لکھنے کے لئے شام کا سفر کیا اور تمام افسران فوج کو جابیہ میں طلب کیا خالدؓ بھی آئے ان کا دستہ دیبا و حریر میں ملبوس تھا حضرت عمرؓ کی نظر پڑی تو گھوڑے سے اتر پڑے اور کنکریاں مار کر فرمایا، تم لوگوں نے اتنی جلدی اپنی عادتیں بدل دیں۔ ان لوگوں نے اسلحہ دکھا کر کہا کہ سپہ گری کا جوہر نہیں گیا ہے فرمایا تب کوئی مضائقہ نہیں۔

17 ہجری میں حمص کے باشندے باغی ہو گئے لیکن ابو عبیدہؓ اور خالدؓ کی بروقت توجہ سے بہت جلد بغاوت فرو ہو گئی اور شام کے پورے علاقہ پر مسلمانوں کا کامل تسلط ہو گیا۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ عام مسلمانوں کو خیال پیدا ہو گیا تھا کہ اسلامی فتوحات کا دارومدار خالدؓ کی قوت بازو پر ہے جس کو حضرت عمرؓ پسند نہیں کرتے تھے کتب میں لکھا ہے کہ حضرت خالدؓ کے اخراجات اسراف کی حد تک پہنچ جاتے تھے جو دوسرے افسروں کے لئے نمونہ بن سکتے تھے چنانچہ شعراء کو بڑی بڑی

رقمیں دے ڈالتے تھے۔ اشعث بن قیس کو دس ہزار انعام یکمشت دیا حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوتی تو ابوعبیدہ بن جراح کے پاس حکم بھیجا کہ خالدؓ سے دریافت کریں کہ انہوں نے یہ روپیہ کس مد سے دیا ہے اگر مسلمانوں کے مال سے دیا گیا تو خیانت کی اور اگر اپنی جیب سے دیا ہے تو اسراف کیا ہے اس لئے دونوں حالتوں میں معزولی کے قابل ہیں۔ یہ فرمان عین میدان جنگ میں ابوعبیدہ کو ملا انہوں نے حضرت خالدؓ سے پوچھا تم نے روپیہ کہاں سے دیا کہا اپنے مال سے اس کے بعد حضرت عمرؓ کا فرمان سنا کر معزولی کی علامت کے طور پر ان کے سر سے ٹوپی اتارلی اور عمامہ گردن میں ڈال دیا۔ خالدؓ نے جواب میں صرف یہ کہا کہ میں نے فرمان سنا اور مانا۔ اور اب بھی میں اپنے افسروں کے احکام ماننے اور خدمات بجالانے کو تیار ہوں۔

اس واقعہ سے حضرت عمرؓ کے دبدبہ اور خالدؓ کی حق پرستی دونوں کا اندازہ ہوتا ہے معزولی کے بعد دربار خلافت سے طلبی ہوئی چنانچہ خالدؓ حمص سے ہوتے ہوئے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے شکایت کی کہ آپؓ نے میرے معاملے میں زیادتی کی حضرت عمرؓ نے سوال کیا کہ تمہارے پاس اتنی دولت کہاں سے آئی جواب دیا کہ مال غنیمت کے حصوں سے "اگر میرے پاس ساٹھ ہزار سے زیادہ نکلے تو وہ آپ لے لیجئے حضرت عمرؓ نے فوراً" حساب کرایا کل 20 ہزار زیادہ نکلے وہ بیت المال میں جمع کرادیئے اور فرمایا کہ خالدؓ اب بھی میرے دل میں تمہاری وہی عزت و محبت ہے اور تمام ممالک میں فرمان جاری کردیا کہ میں نے خالدؓ کو خیانت کے جرم میں معزول نہیں کیا ہے بلکہ محض اس وجہ سے معزول کیا ہے کہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ اسلامی فتوحات کا دارومدار خالدؓ کے قوت بازو پر نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ نے ۔ بمصالح خالدؓ کو معزول کردیا تھا لیکن معزول کرنے کے بعد ان سے ان کے رتبہ کے مطابق کام لئے اور ان کے جوہر اور ان کی فطری صلاحیتوں سے سپہ سالاری کے بجائے دوسرے شعبوں میں فائدہ اٹھایا چنانچہ معزولی کے بعد رہا، جران آمد اور لرتہ کا گورنر مقرر کردیا لیکن ایک سال کے بعد وہ خود ہی مستعفی ہوگئے۔

گورنری سے استعفیٰ دینے کے بعد مدینہ منورہ میں مقیم ہوگئے اور کچھ دن بیمار رہ کر 22 ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عمرؓ آپ کے جنازہ میں شریک تھے آپ کی وفات سے مدینہ کی عورتوں خصوصاً" بنی عذرہ میں کہرام برپا تھا۔

آپ کی اولاد کی تعداد کی تفصیل نہیں ملتی صرف دو لڑکوں مہاجر اور عبدالرحمان کا نام ملتا ہے۔ ان دونوں میں بھی باپ کی شجاعت کا اثر تھا۔ چنانچہ مہاجر بن خالد نے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی حمایت میں سرگرمی سے حصہ لیا تھا اور حضرت معاویہؓ کے عہد میں قسطنطنیہ کے مشہور معرکہ میں فوج کے ایک کمانڈر عبدالرحمان بن خالد بن ولید تھے حضرت خالدؓ کی کنیت ابوسلیمان تھی اس سے قیاس ہوتا ہے کہ اس نام کا بھی کوئی لڑکا رہا ہوگا مگر تصریح نہیں ملتی۔

ابتداء سے لے کر آخر تک خالدؓ کی پوری زندگی میدان جنگ میں گذری اس لئے ذات نبویؐ سے خوشہ چینی کا موقع کم ملا، وہ کہتے تھے کہ جہاد کی مشغولیت نے مجھ کو تعلیم قرآن کے بڑے حصہ سے محروم رکھا تاہم وہ صحبت نبوی کے فیض سے دولت علم سے بالکل بے بہرہ نہ تھے اور آنحضرت ﷺ کے بعد مدینہ میں جو جماعت صاحب علم و افتا تھی ان میں ایک ان کا بھی نام تھا، لیکن فطرتاً" سپاہی تھے اس لئے مسند افتاپر نہ بیٹھے اور ان کے فتاوی کی تعداد دو چار سے زیادہ نہیں ہے ابن عباسؓ، جابر بن عبداللہ، مقدام بن معدی کرب، قیس بن ابی حازم، اشتر نخعی علقمہ، ابن قیس، حیسر بن نضیر وغیرہ نے ان سے حدیثیں روایت کی ہیں ان کی مرویات کی تعداد کل اٹھارہ ہے جن میں سے دو متفق علیہ ہیں اور ایک میں بخاری منفرد ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے لئے سب سے بڑی دولت آنحضرت ﷺ کی رضاجوئی اور خوشنودی تھی اس کے لئے وہ اپنے جذبات کو بھی آنحضرت ﷺ کے تابع فرمان کردیتے تھے خالدؓ گو تیز مزاج تھے لیکن فرمان نبوی کے مقابلہ میں ان کی تیز مزاجی حلم و عفو سے بدل جاتی تھی ایک مرتبہ ان میں اور عمار بن یاسر میں کسی معاملہ بحث ہوگئی اور سخت کلامی تک نوبت پہنچ گئی۔ عمارؓ نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی اتفاق سے اسی وقت حضرت خالدؓ بھی آگئے اور شکایت سن

کر بہت برہم ہوئے۔ آنحضرت ﷺ خاموش تھے 'عمارؓ نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا حضورؐ ان کی زیادتیوں کو ملاحظہ کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ نے سر اٹھا کر فرمایا جو شخص عمارؓ سے بغض و عداوت رکھتا ہے وہ خدا سے بغض رکھتا ہے خالدؓ پر اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ ان کا بیان ہے کہ جب میں آنحضرت ﷺ کے پاس سے اٹھا تو عمارؓ کی رضاجوئی سے زیادہ کوئی چیز میرے لئے محبوب نہ تھی اور ان سے مل کر ان کو منایا۔

خالد کے دل میں آنحضرت ﷺ کا اتنا احترام تھا کہ وہ کسی کی زبان سے آپ کی شان میں کوئی ناروا کلمہ برداشت نہیں کر سکتے تھے ایک مرتبہ آپ کے پاس کچھ سونا آیا' آپؐ نے اسے اہل نجد میں تقسیم کر دیا قریش و انصار کو شکایت ہوئی انہوں نے شکایت کی کہ آپؐ نے سب سونا نجدی سرداروں کو دے دیا اور ہم لوگوں کو بالکل نظرانداز کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کو تالیف قلب کے خیال سے دیتا ہوں 'یہ سن کر نجدیوں کے گروہ سے ایک شخص نے کہا محمدؐ خدا سے ڈر! آپؐ نے فرمایا اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو پھر خدا کی اطاعت کون کرتا ہے؟ خالدؓ کو اس گستاخی پر غصہ آگیا اور اس کی گردن اڑانے کی اجازت چاہی لیکن آپؐ نے روک دیا۔

وہ ہر اس چیز کے ساتھ جس کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ شرف انتساب حاصل ہوتا والہانہ عقیدت رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک ایک ٹوپی میں سلوا لئے تھے جس کو پہن کر میدان جنگ میں جاتے تھے یرموک کے معرکہ میں یہ ٹوپی گم ہو گئی تھی حضرت خالدؓ بہت پریشان ہوئے اور آخر بڑی تلاش کے بعد ملی۔

حضرت خالدؓ کی کتاب زندگی کا سب سے روشن باب جہاد فی سبیل اللہ ہے ان کی زندگی کا بیشتر حصہ اسی میں گذرا۔ ان کے اسی ذوق جہاد اور شجاعانہ کارناموں کے صلہ میں ان کو دربار نبویؐ سے سیف اللہ کا لقب ملا تقریباً" سوا سو لڑائیوں میں اپنی تلوار کے جوہر دکھائے جسم میں ایک بالشت حصہ ایسا نہ تھا جہاں تلوار اور نیزوں کے زخم نہ ہوں۔ ذوق جہاد میں کہا کرتے تھے کہ مجھے میدان جنگ کی وہ سخت رات جس میں میں اپنے دشمنوں سے لڑوں اس شب عروسی سے زیادہ مرغوب ہے جس میں میری محبوبہ مجھ سے ہمکنار ہو۔ آخر وقت جب اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے تو بڑی حسرت اور افسوس کے ساتھ کہتے تھے کہ میری ساری زندگی میدان جنگ میں گذری اور آج میں بستر مرگ پر جانور کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے رہا ہوں خدا نے آپ کے قدموں میں یہ برکت دی تھی کہ جدھر کا رخ کرتے تھے کبھی ناکام نہ لوٹتے تھے 'خود کہتے تھے کہ میں نے جس طرف کا رخ کیا فتح یاب ہوا۔ اس قول کی صداقت پر ان کے کارنامے شاہد ہیں آنحضرت ﷺ کو ان کی شجاعت پر اس قدر اعتماد تھا کہ جب ان کے ہاتھ میں علم آجاتا تھا تو آپؐ مطمئن ہو جاتے چنانچہ غزوہ موتہ میں جب حضرت خالدؓ نے علم سنبھالا تو آنحضرت ﷺ نے غائبانہ فرمایا کہ اب لڑائی کا تنور گرمایا۔ چونکہ سپہ گری ان کا آبائی پیشہ تھا۔ اس لئے ان کے پاس سامان حرب کافی تھا جس کو انہوں نے اسلام لانے کے بعد راہ خدا میں صرف کر دیا تھا۔

آنحضرت ﷺ حضرت خالدؓ کی ان جان فروشیوں اور قربانیوں کی بہت قدر کرتے تھے اور متعدد موقعوں پر مدحیہ لہجہ میں ان کا اعتراف فرمایا کرتے۔ فتح مکہ کے موقع پر جب مسلمان مختلف سمتوں سے مکہ میں داخل ہو رہے تھے ایک گھاٹی کی طرف سے خالدؓ بھی نمودار ہوئے آنحضرت ﷺ نے ابو ہریرہ سے فرمایا' دیکھو کون ہے۔ انہوں نے عرض کیا خالدؓ بن ولید' فرمایا یہ بندہ بھی خوب ہے خود بھی قدردانی فرماتے تھے اور لوگوں کو بھی ان کا لحاظ رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے ایک موقع پر لوگوں سے فرمایا کہ خالدؓ کو تم لوگ کسی قسم کی تکلیف نہ دو کیونکہ وہ خدا کی تلوار ہے جس کو اس نے کفار پر کھینچا ہے۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کو زکوۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو ابن جمیل خالدؓ اور عباسؓ نے دینے سے انکار کیا۔ آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ ابن جمیل فقیر تھا خدا نے اس کو دولت مند کیا یہ اس کا بدلہ ہے لیکن خالدؓ پر تم لوگ زیادتی کرتے ہو' انہوں نے اپنا تمام سامان حرب خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے پھر ان پر زکوۃ کیسی۔ رہا عباسؓ کا معاملہ تو ان کا میں ذمہ دار ہوں کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ چچا باپ کی

جگہ ہے۔

ان کی پوری زندگی سپاہیانہ تھی اس لئے مزاج میں تیزی تھی، ذراسی بات پر بگڑجاتے تھے لیکن اس تندمزاجی کے باوجود ہٹ دھرمی نہ تھی اور حق بات کو قبول کرنے اور دوسروں کے فضائل کے اعتراف میں عار نہ کرتے تھے۔

اشاعت اسلام ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے خالدؓ آنحضرتؐ کی زندگی میں اور آپؐ کے بعد برابر اس فریضہ کو ادا کرتے رہے فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے اشاعت اسلام کی غرض سے جو سرایا بھیجے ان میں سے متعدد سریے ان کی سرکردگی میں کئے گئے اور بنوجذیمہ بنوعبدالمدان نجرانی ان کی کوششوں سے مشرف بااسلام ہوئے۔

متوجہ ہوں

1- المرشد کے قاریوں اور لکھاریوں سے گذارش ہے کہ "المرشد" کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے تجاویز لکھیں جو کہ ایڈیٹر کی ڈاک میں شائع بھی کی جایا کریں گی اور ممکن حد تک عمل بھی کیا جائے گا۔

2- قلمکار حضرات تحریریں صاف ستھری اور ایک لائن چھوڑ کر خوبصورت لکھ کر بھیجا کریں۔

3- "المرشد" میں "من الظلمت الی النور" کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں روحانی بیعت والے حضرات اپنے حالات و واقعات لکھ کر ہمیں بھیجیں۔ ضلعی امیر، ضلعی صدر الاخوان اپنے علاقہ کے صاحب مجاز کے حالات جلد از جلد لکھ کر بھیجیں۔ آنے والے لوگوں کے لئے مشعل راہ ہوں گے۔

4- "المرشد" کے سلسلہ میں خطوط، مضامین درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔

ماہنامہ "المرشد" ریلوے کالونی چوک عبداللہ پور، عقب ویگن سٹینڈ دارالعرفان، فیصل آباد فون نمبر 041-542284

PSO
رحمان آئلز
پروپرائیٹرز
نورالرحمن خاں لودھی
حفیظ الرحمن خاں لودھی
ہول سیل ڈیلر
لائٹ ڈیزل، کیروسین، فرنس آئل، موبل آئل
لالہ [illegible] چوک فیکٹری ایریا، فیصل آباد فون نمبر 624353-618946

www.naqshbandiaowaisiah.com

اسرار التنزیل

والدین کے حقوق

والدین اولاد کامال اس کی اجازت کے بغیر بھی لے سکتے ہیں ۔کہ وہ انہی کا ہے جیسے ایک شخص کے والد کی شکایت پر کہ اس نے میرامال لے لیاہے آپ ﷺ نے فرمایا انت ومالک لابیک کہ تو اور تیرامال بھی سب باپ ہی کا ہے۔

توفرمایا وہ دونوں یاان میں سے ایک اگر بوڑھے ہوجائیں توانہیں بوجھ نہ سمجھ اورنہ ہی ان کی خدمت میں کوتاہی کر'نہ لہجہ سخت اختیار کربلکہ اف تک نہ کراورانہیں سخت الفاظ مت کہہ بلکہ ہمیشہ لطف ومحبت سے بات کیاکرو۔بلکہ ان کی خدمت کے لئے ہرآن خود کوتیاررکھو'اورمحبت وشفقت سے ان کی خدمت کے لئے جھکے جھکے رہو۔اوران کاحق بنتاہے کہ ان کے لئے دعابھی کیاکروکے اے پروردگارجس طرح انہوں نے مجھے میرے بچپن میں آرام پہنچایاتوانہیں بڑھاپے اور کمزوری میں اپنی رحمت سے نواز۔

اللہ کریم تمہارے دلوں کے بھید جانتاہے اگردانستہ یاغلطی سے کوئی گستاخی سرزد ہوبھی گئی مگردلی طورپرایساکرنانہ چاہتاہوتواللہ کریم خوب جانتے ہیں ارادہ نیک رکھوتوکوتاہی معاف کردیتاہے۔جب انسان کو احساس ندامت ہواوراس سے باز آجائے۔

والدین کے بعد قرابت داروں کا حق ہے کہ ان سے حسن سلوک کیاجائے۔اگر محتاج ہوں تومال سے مدد کی جائے یامحتاج ہوں توخیال رکھاجائے ورنہ عزت واحترام ان پر احسان نہیں ان کاحق ہے۔ایسے ہی مساکین وغرباء کاخیال رکھوکہ ان سے شفقت'ان کی دیکھ بھال اور ان کی مالی مدد یہ سب ان کاحق ہے جو ایک مسلمان کے ذمہ ہے اور مسافرغریب الوطن بھی تمہارے حسن سلوک کامستحق ہے۔اللہ کریم نے ان کی خدمت بقدر استطاعت ان کاحق قراردی ہے ان پر احسان نہیں جتایاجاسکتا۔اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کوبے موقع اور غیر ضروری امور میں خرچ مت کروکہ فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔محض اپنی بڑائی منوانے کو اللہ کا دیاہوا مال ناجائز اموراور غلط مواقع پر ضائع کرتے ہیں۔اور شیطان تو اپنے پروردگار کا نافرمان ہے۔ہاں اپنی جائز خواہشات کو اپنی حیثیت کے مطابق پوراکرنا فضول خرچی میں داخل نہ ہوگا لیکن اگر تمہارے پاس دینے کو کچھ نہ ہوکہ کسی مستحق کی مدد کرسکوتوان سے بات بہت نرم لہجے میں اور محبت وشفقت سے کروسختی سے یاڈانٹ کرمت بولو۔کہ اسلامی اخلاق کوضائع نہ ہونے دو۔اورمال خرچ کرنے میں حسن انتظام کااہتمام کروکسی بدنظمی کاشکار نہ ہوناچاہئے کہ یاتواس قدر کنجوس بن جائے کہ گویا اس کے ہاتھ اپنے ہی گردن سے بندھے ہوں یعنی جائزامور میں بھی خرچ نہ کرے یابالکل کھول دے اور ناروااموریں بھی دولت ضائع کرتارہے۔حتی کہ خودقلاش اور مفلس ہوکرٹھوکریں کھانے لگے غرض ایک اعتدال ہوناضروری ہے کہ مال میں تنگی یافراخی ہوتی رہتی ہے توخرچ کااندازہ بھی اس حیثیت کے مطابق اپنایاجائے کہ یہ پروردگار کانظام ہے جوروزی کوبڑھادیتاہے اور جس کے لئے چاہے وہ گھٹابھی دیتاہے۔لہٰذافراخی کی حالت میں فضول خرچی کرکے تکبر کااظہارنہ کرے اور تنگی میں نارواطریقے اپناکانافرمان نہ بنے بلکہ زندگی اور معاملات واخراجات کواعتدال کی راہ پر رکھے کہ بلاشبہ رب کریم اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں ہرآن دیکھ رہاہے۔(سورۃ بنی اسرائیل...پارہ 15)

دعائے مغفرت

سلسلہ کے ساتھی محمدافتخار نذیر (ٹوبہ ٹیک سنگھ) کی دادی جان قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی ہیں ۔ ساتھیوں سے درخواست ہے کہ وہ مغفرت کے لئے دعاکریں۔